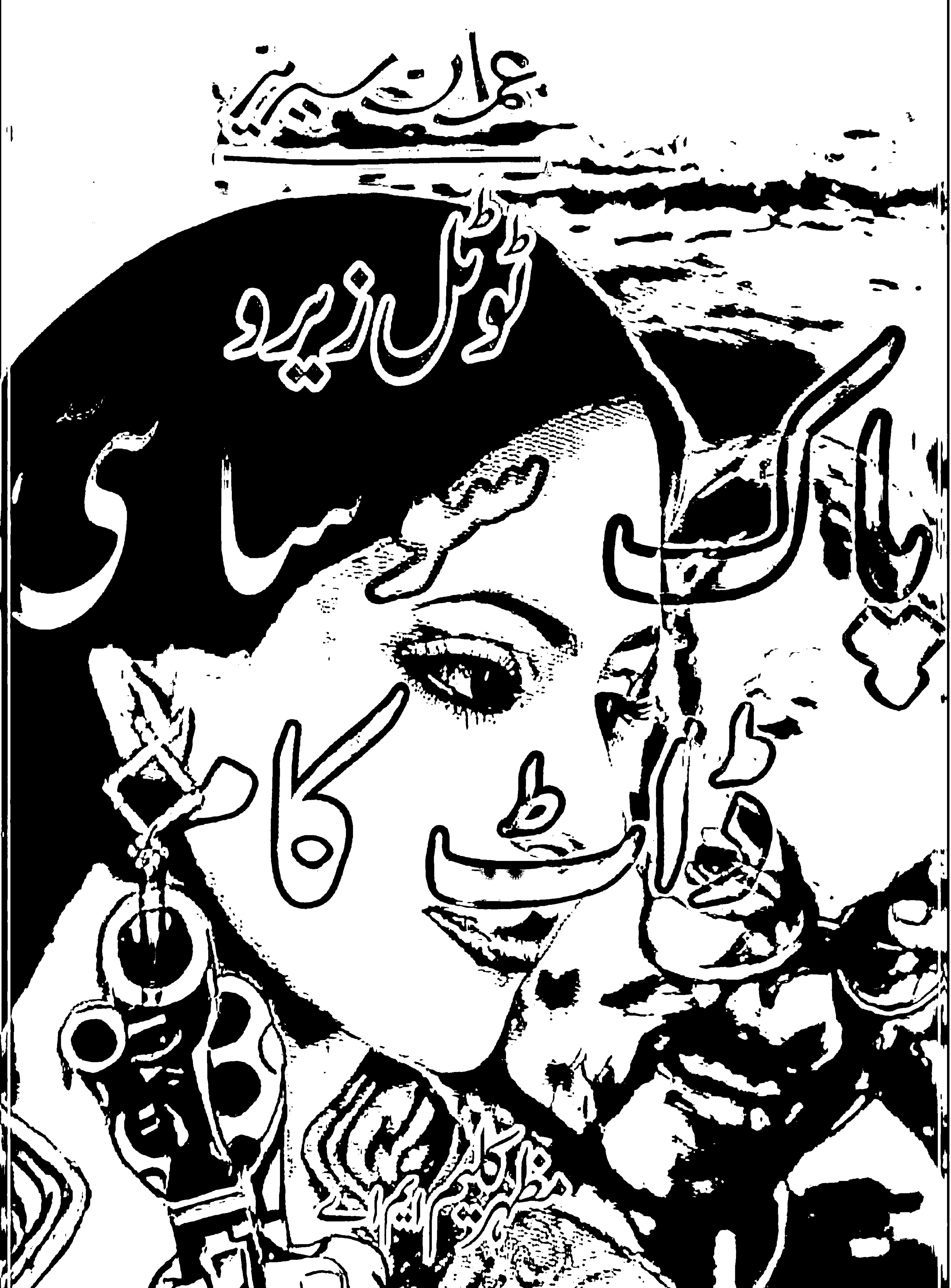
عمران سیریز
ٹوٹل زیرو
پاکیشیا ڈاٹ کام
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ٹوٹل زیرو'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں تمام ممالک مہلک سے مہلک ہتھیار تیار کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں اور ان مہلک ہتھیاروں سے بچنے کے لئے بھی سائنس دان دن رات کام کر رہے ہیں۔ موجودہ ناول بھی ایسے ہی ایک آلے کے فارمولے پر مبنی ہے۔ جسے انتہائی حیرت انگیز طریقے سے پاکیشیا سے اسرائیل لے جایا گیا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بار نئے تجربات ہوئے۔ ایسے تجربات کہ وہ خود بھی حیران رہ گئے۔ اس ناول میں صالحہ اور جولیا دونوں کو اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے انتہائی خوفناک جسمانی فائٹس کرنا پڑی۔ ایسی فائٹس کہ دیکھنے والوں کا سانس رک جائے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنا ایک خط اور اس کا جواب بھی پڑھ لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہے۔

علی پور سے محترمہ لائبہ مریم صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہم نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھ لئے ہیں۔ آپ کے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں البتہ ایک گزارش ہے کہ آپ عمران سے کہیں کہ وہ جسمانی فائٹ بھی ضرور کر لیا کرے تاکہ قارئین کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ عمران

اب بوڑھا ہو گیا ہے۔ عمران اور جولیا کی جذباتی وابستگی نے جولیا کی صلاحیتوں کو سامنے آنے سے روک دیا ہے۔ براہ کرم آپ ایک ناول جولیا ان ایکشن ضرور لکھیں۔

محترم لائبہ مریم صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کی جسمانی فائٹس سے گریز کا تعلق ہے تو عمران اب ایسی فائٹس کو بچوں کا کھیل کہہ کر ٹال دیتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ایسی فائٹس سے علیحدہ رہے لیکن جہاں اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے وہاں وہ ان فائٹس میں بھرپور حصہ بھی لیتا ہے۔ دراصل عمران مارشل آرٹ میں اس قدر ماہر ہو چکا ہے کہ اب سامنے والا چند لمحوں سے زیادہ اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اس کی فائٹ جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ آپ چاہتی ہیں کہ آپ طویل اور تیز ایکشن کو انجوائے کریں تو اب یہ کام عمران کے شاگرد ٹائیگر نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی ٹی وی پر اپنے پسندیدہ پروگرامز دیکھ رہی تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی کی آواز بہت آہستہ کر کے اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جولیا سپیکنگ''...... جولیا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''یس چیف۔ حکم''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہاں دارالحکومت میں ایک لیڈیز کلب ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہے اسے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ایک بار گئی تھی لیکن وہاں کا ماحول ایسا ہے کہ بیان نہیں کر سکتی۔ بہرحال آپ حکم دیں''...... جولیا نے کہا۔

''صالحہ کو کال کرو اور پھر تم نے صالحہ کے ساتھ لیڈیز کلب جانا

ہے۔ وہاں کی جنرل مینجر لیڈی جونز کے آفس کے فون نمبر سے کسی عورت نے جس نے اپنا نام گارشا بتایا ہے یہاں پاکیشیا کے پہاڑی علاقے میں رہنے والے ایک غیر مسلم رام چندر کو فون کیا ہے۔ اس کال میں کافرستان اور اسرائیل کا بھی ذکر ہے۔ یہ کال سنٹرل انٹیلی جنس بیورو نے کیچ کی ہے اور کافرستان اور اسرائیل کا نام آنے کی وجہ سے انہوں نے کال ٹیپ کر لی اور پھر سیٹلائٹ کالنگ ایکسچینج سے اس کال کے بارے میں سرکاری سطح پر معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ یہ کال لیڈیز کلب کی جنرل مینجر لیڈی جونز کے آفس فون سے کی گئی ہے اور پہاڑی علاقے پہلگام میں رہنے والے رام چندر کو جب چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ کافرستانی سمگلر ہے اور کال ملنے کے بعد وہ کافرستان چلا گیا ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو نے لیڈیز کلب سے کال کرنے والی عورت گارشا کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہیں معلوم ہوا کہ گریٹ لینڈ کی رہنے والی ایک لڑکی گارشا ایک ہفتے سے لیڈیز کلب میں ہی ٹھہری ہوئی ہے۔ وہ لیڈی جونز کی کسی فرینڈ کی بہن ہے۔ اس لئے لیڈیز کلب میں لیڈی جونز نے اس کا ہر طرح سے خیال رکھا اور وہ ایک روز پہلے واپس جا چکی ہے لیکن ابھی اس نے کمرہ نہیں چھوڑا۔ انٹیلی جنس نے اس کے کمرے کی تلاشی بھی لی لیکن کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی جس سے قانون کے مطابق غیر ملکی مشکوک افراد کی شمولیت کی وجہ سے یہ کیس سیکرٹ سروس کو بھجوا دیا گیا ہے''......

چیف نے اپنی عادت کے برخلاف خاصی لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... جولیا نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی چیف مزید بات کرے گا کیونکہ ابھی بات اختتام تک نہ پہنچی تھی۔

''تم نے اس گارشا کو تلاش کرنا ہے اور اس کے کمرے کی اپنے انداز میں تلاشی لینی ہے۔ ایئرپورٹ پر بھی چیکنگ کرو کہ وہ واقعی ملک سے باہر چلی گئی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کمرہ ابھی تک اس کے نام ہے اور چابی بھی اس نے جاتے ہوئے کاؤنٹر پر جمع نہیں کرائی۔ اگر وہ نہ ملے تو لیڈی جونز سے بھی اس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرو اور اگر یہ گارشا مل جائے تو اسے رانا ہاؤس لے آؤ۔ میں جوزف اور جوانا کو سمجھا دوں گا۔ وہ تمہارا استقبال کریں گے۔ پھر اس گارشا سے تمام معلومات حاصل کر کے مجھے تفصیل سے رپورٹ دو۔ صالحہ کو بلا کر اپنے ساتھ رکھ لو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ گارشا کا کوئی حلیہ، قدوقامت کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''انٹیلی جنس نے جو رپورٹ بھجوائی ہے وہ میں نے تمہیں بتا دی ہے''...... ایکسٹو نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا کی پیشانی پر پسینہ کے قطرے نظر آنے لگے

تھے کیونکہ چیف کے جواب سے وہ سمجھ گئی تھی کہ اس نے غلط بات کی ہے۔ اگر اس کا حلیہ رپورٹ ہوا ہوتا تو چیف لازماً بتا دیتا۔ اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ صالحہ بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں۔ چیف نے ایک کام ذمے لگایا ہے اور خصوصاً حکم دیا ہے کہ اس کام میں صالحہ کو بھی ساتھ رکھو۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن ہوسکتا ہے میرے پاس پہنچو''...... جولیا نے کہا۔

''کرنا کیا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی اہم معاملہ ہے۔ میں آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے صالحہ نے کہا تو جولیا نے رسیور رکھا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی جس کی سائیڈ پر ڈریسنگ روم بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب جولیا باہر آئی تو اس نے پینٹ کے ساتھ شرٹ اور اوپر بلیک لیدر کا لیڈیز کوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ بے حد فریش دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد کال بیل ہوئی تو جولیا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار سے لگا ہوا ڈور فون کا رسیور کان سے لگایا۔

''کون ہے باہر''...... جولیا نے کہا۔

''صالحہ''...... دوسری طرف سے آواز آئی تو جولیا نے اوکے کہہ کر رسیور واپس ہک سے لٹکایا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو باہر صالحہ موجود تھی۔ صالحہ نے بھی پینٹ اور شرٹ کے ساتھ براؤن لیدر کی لیڈی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

''واہ۔ آج تو آپ بڑی فریش نظر آ رہی ہیں۔ لگتا ہے کوئی بہت بڑی خوشی ملی ہے''...... صالحہ نے سلام دعا کے بعد کہا۔

''دو تین ماہ سے بے کار بیٹھے تھے تو اب خدا خدا کر کے کام ملا ہے۔ خوشی تو ہونی ہے''...... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ صالحہ اندر آئی اور جولیا نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا اور واپس مڑ کر ڈرائنگ روم میں آ گئی جہاں صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا نے فریزر سے ایپل جوس کا ڈبہ نکالا اور اسے صالحہ کے سامنے رکھا اور خود بھی صالحہ کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''آپ نہیں پیئیں گی''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

''ابھی تھوڑی دیر پہلے پی چکی ہوں۔ تم یہ جوس پی لو پھر اس گارشا کو ٹریس کرنے روانہ ہوتی ہیں کیونکہ چیف نے اس کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کا حکم دیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''پہلے تو اس گارشا کا کمرہ چیک کریں گے۔ ماسٹر کی میں ساتھ لے آئی ہوں اس کے بعد اس لیڈی جونز کو گھیریں گے۔ وہ میری بہت اچھی واقف ہے کیونکہ میرے والد کا تعلق بھی ٹاپ سٹار ہوٹل کے بزنس سے ہے اور لیڈی جونز ان کے ایک بہترین دوست کی

بیٹی ہے۔ میں ایک دو بار وہاں گئی ہوں لیکن وہاں کا ماحول اس قدر خراب ہے کہ کیا بتاؤں''...... صالحہ نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ہمیں لیڈی جونز پر ہاتھ اٹھانا پڑے تو ہو سکتا ہے ایسی صورت میں شکایت تمہارے والد تک پہنچ جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ایسی صورت میں اسے ختم کرنا پڑے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''چلو اٹھو۔ وہاں جا کر فیصلہ کریں گے کہ کیا ہونا چاہئے اور کیا نہیں ہونا چاہئے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جولیا نے میز پر رکھا ہوا جوس کا خالی ڈبہ اٹھا کر سائیڈ پر موجود ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔

''اسلحہ لے لیا ہے تم نے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ مشین پسٹل تو ہر وقت ساتھ رہتا ہے''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فلیٹ سے باہر آ کر جولیا نے سپیشل لاک لگایا اور وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئیں کیونکہ جولیا کا فلیٹ تیسری منزل پر تھا۔

''میں کار لے آئی ہوں اسی پر چلتے ہیں''...... صالحہ نے لفٹ سے باہر آتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں صالحہ کی جدید ماڈل کی بڑی کار میں بیٹھیں لیڈیز کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں نے کار میں بیٹھتے

ہی جیبوں سے سیاہ کلر کے چشمے نکال کر آنکھوں پر لگا لیے۔

''ہم کہاں جا رہے ہیں''...... اچانک جولیا نے چونک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی صالحہ سے کہا تو صالحہ چونک پڑی۔

''لیڈیز کلب۔ اور کہاں جانا ہے''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت جھلک رہی تھی۔ شاید اسے جولیا کے اس سوال پر حیرت ہو رہی تھی۔

''نہیں۔ پہلے ائیر پورٹ چلو۔ وہاں سے معلومات حاصل کریں گے کہ گارشا کب آئی اور کب گئی ہے یا ابھی تک نہیں گئی۔ بہرحال آئی تو ہے۔ اس کے کاغذات کی نقول ریکارڈ میں موجود ہوں گی۔ اس طرح لیڈیز کلب جانے سے پہلے ہم خاصی ٹھوس معلومات حاصل کر چکے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''گڈ شو۔ آپ واقعی ذہین ہیں۔ عمران بھائی ویسے ہی نہیں آپ کا دم بھرتے''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا نام بطور ریفرنس مت لیا کرو۔ وہ خود غرض آدمی ہے۔ دوسروں کو الجھا کر خود کام کرتا رہتا ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے لیکن بہرحال عمران صاحب میں ایسی تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو انہیں دنیا کا نمبرون ایجنٹ ثابت کرتی ہیں''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ تم یہ آپ کا سلسلہ بند کرو۔ تم کہنے سے

خلوص ٹپکتا ہے اور پھر میں تم سے اتنی بھی بڑی نہیں ہوں کہ تم مجھے بوڑھی بنا دو''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو یہ ہے اصل بات کہ میرے آپ کہنے سے تم اپنے آپ کو بوڑھی سمجھنے لگ جاتی ہو''...... صالحہ نے اس کے کہنے کے مطابق آپ کو تم میں بدل دیا تھا۔

''یوں ہی سمجھ لو''...... جولیا نے کہا اور پھر کچھ ہی دیر بعد کار ائیر پورٹ پہنچ گئی۔ کار کو پارکنگ میں روک کر وہ دونوں نیچے اتریں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئیں اس طرف بڑھ گئیں جہاں پسنجر کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ انداز میں موجود ہوتا ہے۔

''لیکن وہ تم کو ریکارڈ کیوں دکھائیں گے''...... اچانک صالحہ نے کہا۔

''چیف نے سپیشل پولیس کے خصوصی بیجز سب کو دے رکھے ہیں۔ تمہارے پاس بھی ہو گا۔ وہ ایسے ہی موقعوں پر کام آتے ہیں''...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پسنجرز ریکارڈ کے ڈی جی کون ہیں''...... جولیا نے ایک باوردی آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا جو عمارت کے دروازے پر کھڑا تھا۔

''ڈی جی صاحب کا نام سعادت خان ہے میڈم''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں کہو کہ سپیشل پولیس کی دو آفیسرز ان سے ملاقات چاہتی

ہیں اور فوراً۔ ورنہ دیر ہونے کی صورت میں پولیس انہیں اٹھا کر لے جانے پر مجبور ہو جائے گی''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''جی میڈم۔ آپ اندر تشریف رکھیں۔ میں بڑے صاحب کو اطلاع دیتا ہوں''...... اس آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ گو جولیا اور صالحہ دونوں پولیس یونیفارم میں نہ تھیں بلکہ جولیا نے کوٹ اور صالحہ نے جیکٹ پہن رکھی تھی اور آنکھوں پر سیاہ کلر کے چشمے تھے اور یہ سب کچھ بتا رہا تھا کہ وہ دونوں کوئی عام عورتیں نہیں ہیں۔ اندر ایک کمرے کے دروازے پر ویٹنگ روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ وہ آدمی بھی یقیناً دفتر کا نائب قاصد تھا۔ انہیں وہاں بٹھا کر وہ دوڑتا ہوا ایک طرف چلا گیا۔ اندر موجود کرسیوں پر جولیا اور صالحہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ نائب قاصد واپس آ گیا۔

''آیئے۔ صاحب آپ سے ملاقات کے منتظر ہیں''...... نائب قاصد نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے آفس میں داخل ہوئیں تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس کا خیال تھا کہ سپیشل پولیس کی افسران یونیفارم میں ہوں گی۔ جولیا نے کوٹ کی جیب سے سپیشل پولیس کا بیج نکال کر اسے اس ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے دو بار لہرایا اور پھر اس نے بیج جیب میں واپس رکھ لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ہیں ٹھیک ہے۔ سپیشل پولیس یونیفارم تو آپ نے نہیں پہن رکھی۔ تشریف رکھیں۔ خوش آمدید"...... اس بار ڈی جی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ جولیا اور صالحہ دونوں سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی"...... ڈی جی نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں اس لئے کچھ نہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو غیر ملکی ہیں۔ شاید سوئس نژاد ہیں۔ پھر آپ پاکیشیا سپیشل پولیس میں کیسے پہنچ گئیں"...... ڈی جی نے اب شاید اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پا لیا تھا۔

"اسی لئے اسے سپیشل پولیس کا نام دیا گیا ہے"...... جولیا نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بہرحال فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... ڈی جی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آئی ہو لیکن اب وہ جان چھڑانا چاہتا ہو۔

"گریٹ لینڈ نژاد ایک خاتون جس کا نام گارشا ہے چند روز قبل پاکیشیا دارالحکومت میں آئی ہے۔ اس کے کاغذات کی نقول اور ساتھ یہ چیک کر کے بتائیں کہ وہ واپس چلی گئی ہے یا نہیں اور اگر چلی گئی ہے تو اس کے تفصیلی کوائف"...... جولیا نے کہا تو ڈی جی نے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر کے اس نے کسی کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔

''ہاں۔ صرف گارشا نام ہے اور بس۔ سنو۔ اس کے کاغذات کی نقول کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں نکرا کر آفس میں بھجوا دو۔ جلدی اور فوراً''...... ڈی جی نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''ابھی رزلٹ آ جائے گا''...... ڈی جی نے کہا تو اسی لمحے اس کے سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا اور پھر باتیں شروع کر دیں لیکن یہ باتیں ڈیوٹی کے سلسلے میں ہو رہی تھیں۔ کچھ دیر بات چیت کر کے ڈی جی نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ اس نے ڈی جی کو سلام کیا اور لفافہ اس کے سامنے رکھ دیا۔

''ابراہیم صاحب نے بھجوایا ہے''...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ''...... ڈی جی نے کہا تو وہ نوجوان سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ ڈی جی نے لفافہ اٹھا کر اسے کھولا اور اندر موجود ایک کاغذ باہر نکالا جس پر کمپیوٹر ٹائپنگ دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔

''ان چند دنوں میں تو گارشا نام کی کوئی پسنجر نہیں آئی اور نہ گئی''...... ڈی جی نے کاغذ واپس لفافے میں ڈال کر لفافہ جولیا کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جولیا نے کاغذ لفافے سے باہر نکالا اور اسے پڑھنے لگی۔

''ابراہیم صاحب سے میری براہ راست بات کروائیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہم خود اس سے مل کر بات کریں ورنہ ہمیں تمہیں سپیشل پولیس آفس لے جانا پڑے گا''...... جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ آپ سمجھ رہی ہیں کہ ابراہیم نے غلط رپورٹ بھیجی ہے''...... ڈی جی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ یہ خاتون گارشا بہرحال پاکیشیا آئی ہے۔ واپس گئی ہے یا نہیں، اس کا تو علم نہیں ہے لیکن آئی ضرور ہے۔ اب اگر گارشا کے نام سے کوئی عورت نہیں آئی تو کسی اور نام سے آئی ہو گی۔ ہم ابراہیم صاحب کے تعاون سے بہرحال اسے ڈھونڈ نکالیں گیں''...... جولیا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے''...... ڈی جی نے کہا۔

''یہ آپ کے سوچنے کا کام نہیں ہے پولیس کا کام ہے۔ ہمیں اس کی باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... ڈی جی نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور

پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا گیا تھا۔

"سپیشل پولیس فورس کی دو آفیسرز میرے آفس میں موجود ہیں۔ گارشا نامی عورت کے بارے میں انہوں نے ہی استفسار کیا تھا۔ میں انہیں تمہارے پاس بھجوا رہا ہوں۔ ان سے مکمل تعاون کریں ورنہ سپیشل پولیس فورس کے پاس بے حد وسیع اختیارات ہوتے ہیں"...... ڈی جی نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ پولیس سے تعاون کرنا تو ہمارے فرائض میں شامل ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"او کے"...... ڈی جی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کیا تو دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس سر"...... آنے والے نے کہا۔

"انہیں ابراہیم صاحب کے آفس تک چھوڑ آؤ"...... ڈی جی نے جولیا اور صالحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھیں۔ ڈی جی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تعاون کا شکریہ۔ میں اپنی رپورٹ میں اعلیٰ حکام کو آپ کی تعریف کروں گی"...... جولیا نے کہا تو ڈی جی کا چہرہ بے اختیار کھل

اٹھا۔

"یہ تو ہمارا فرض ہے۔ شکریہ"...... ڈی جی نے کہا اور پھر جولیا اور صالحہ دونوں اس نائب قاصد کے ساتھ چلتی ہوئیں ایک کافی بڑے ہال میں داخل ہوئیں جہاں بڑے بڑے دو کمپیوٹر موجود تھے جن کے سامنے دو دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے انہیں چیک کر رہے تھے جبکہ ایک طرف بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ میز کی سائیڈوں پر دو دو کرسیاں موجود تھیں۔ وہ آدمی جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"انہیں بڑے صاحب نے بھیجا ہے جناب"...... جولیا اور صالحہ کی رہنمائی کرنے والے نائب قاصد نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم جاؤ اور آپ تشریف رکھیں۔ میرا نام ابراہیم ہے اور میں یہاں آپریشنل چیف ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... جولیا نے کہا اور جیب سے ایک بار پھر بیج نکال کر اسے ابراہیم کے سامنے کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... ابراہیم نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے چیک کیا گارشا نام کی کوئی لڑکی نہ پاکیشیا آئی اور

نہ ہی واپس گئی"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہی معلوم ہوا ہے"۔ ابراہیم نے کہا۔

"آپ کے ریکارڈ میں جہاں پسنجرز کے کوائف لکھے جاتے ہیں وہاں ان کے ملک کا نام بھی تو ہو گا جہاں کے وہ رہنے والے ہوتے ہیں۔ مثلاً پاکیشیا، گریٹ لینڈ، ایکریمیا، کارمن وغیرہ"۔ جولیا نے کہا۔ صالحہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ جولیا کی انکوائری پر خاصی حیران ہو رہی ہے۔

"یس میڈم۔ پاسپورٹ اسی ملک کا ہوتا ہے جس کا پسنجرز رہنے والا ہوتا ہے"...... ابراہیم نے جواب دیا۔

"کیا آپ چیک کر سکتے ہیں کہ گریٹ لینڈ پاسپورٹ پر پچھلے دو ماہ سے کتنی لیڈیز پسنجرز پاکیشیا آئیں اور پاکیشیا سے واپس گئیں"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ ویسے گریٹ لینڈ پاسپورٹ پر زیادہ مرد آتے ہیں۔ بہرحال میں چیک کراتا ہوں اور دو ماہ کیا چھ ماہ کی چیکنگ کراتا ہوں"...... ابراہیم نے کہا اور سامنے موجود مستطیل شکل کی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک مختلف بٹن دبانے کے بعد جب اس نے سائیڈ پر موجود ایک بڑا سا بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکے سے پانچ سو سے زائد نام آ گئے جن میں چار سو

مردوں کے نام تھے جبکہ ایک سو عورتوں کے نام تھے۔ جولیا نے لسٹ دیکھی تو ایک عورت کا نام جینی گارشا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اس جینی گارشا کے کاغذات کی نقول چاہئیں ہمیں اور یہ کہ یہ خاتون کب آئی اور کب واپس گئی''...... جولیا نے کہا تو ابراہیم نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین جھماکے سے صاف ہوگئی۔ پھر اس پر مختلف نام ابھرتے اور صاف ہوتے رہے۔ پھر ایک بٹن پریس کرنے پر کمپیوٹر سکرین پر جینی گارشا کا نام اور دیگر کوائف ڈسپلے ہو گئے۔ ابراہیم نے مشین لیول کر دی۔ کچھ دیر بعد ایک بڑے سے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کمپیوٹر کی سائیڈ پر موجود جدید ترین پرنٹر سے چند کاغذات نکالے اور انہیں ایک لفافے میں رکھ کر وہ اٹھا اور مڑ کر وہ ابراہیم کی طرف آیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں لفافہ ابراہیم کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔ ابراہیم نے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات کو چیک کیا۔

''یس میڈم۔ یہ آپ کی مطلوبہ خاتون ہے۔ اس کا پورا نام جینی گارشا ہے''...... ابراہیم نے کہا اور پھر قلمدان میں موجود بال پوائنٹ نکال کر اس نے کاغذات کے آخری حصے پر اپنے دستخط کئے اور پھر کاغذات لفافے میں ڈال کر لفافہ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''تو یہ عورت جینی گارشا تقریباً دو ماہ قبل گریٹ لینڈ سے پاکیشیا

آئی اور ابھی تک واپس نہیں گئی''...... جولیا نے غور سے کاغذات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم''...... ابراہیم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالے اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور ابراہیم بھی کھڑے ہو گئے۔

''تھینک یو مسٹر ابراہیم۔ اعلیٰ حکام کو دی جانے والی رپورٹ میں آپ کے خصوصی تعاون کے بارے میں خصوصاً لکھا جائے گا''۔ جولیا نے کہا۔

''تھینکس میڈم''...... ابراہیم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں مڑ کر کمرے سے باہر آ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے ایئرپورٹ کی حدود سے باہر نکل رہی تھی۔

''تم نے کمال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ آج تو تم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ تم اس قدر ذہین ہو۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ سچ ہے کہ عمران صاحب ذہانت میں تمہارا پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ وہ تمہیں مذاق کر کے خود اپنا کام نکلتے ہیں''...... صالحہ نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''تم خواہ مخواہ حیرت کا اظہار کر رہی ہو۔ مجھ سے زیادہ تم عقلمند ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں عقلمند ہو سکتی ہوں لیکن تمہاری طرح ذہین نہیں ہوں۔ جس طرح تم نے کاغذات نکلوائے ہیں کمال کر دیا ہے۔ میں اب تک

یہی سمجھتی رہی کہ چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف صرف اس لئے بنا دیا ہے کہ تم یہاں اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر سکو لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے کہ چیف نے تمہیں تمہاری ذہانت کی بنا پر ڈپٹی چیف بنایا ہے''...... صالحہ نے کہا۔ وہ واقعی جولیا کی انکوائری اور کامیابی پر بے حد حیران ہوئی تھی۔

''کوئی اور بات کرو۔ بہت ہو گئی۔ یہ معمولی سی بات تھی جسے تم نے بڑھا چڑھا دیا ہے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑی۔

قبرص کے ایک مشہور شہر جبوتی کی ایک رہائشی کالونی کی نو تعمیر شدہ کوٹھی کے اندر ایک خاصے بڑے لیکن آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ اس فائل پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے اس کا اس دنیا و مافیہا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اچانک اس کے سامنے میز پر پڑے فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی تو وہ ادھیڑ عمر آدمی اس طرح اچھلا جیسے فون کی گھنٹی کی بجائے کوئی خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔

"نانسنس۔ کام ہی نہیں کرنے دیتے۔ نانسنس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سخت اور انتہائی کھردرے لہجے میں کہا جیسے اس وقت کی کال اسے سخت ناگوار گزری ہو۔

''کافرستان سے رابرٹ کی کال ہے باس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ادھیڑ عمر آدمی ایک بار پھر چونک پڑا۔

''کراؤ بات''...... باس نے کہا۔

''ہیلو سر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں کافرستان سے''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جینی کہاں ہے۔ اس نے فون کیوں نہیں کیا''...... ادھیڑ عمر آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ رام چندر کے ساتھ کہیں کام کرنے گئی ہوئی ہیں تاکہ مشن مکمل کر سکیں۔ تفصیل کا علم نہیں ہے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے فون کیوں کیا ہے''...... باس نے کہا۔

''پاکیشیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ایئرپورٹ پر سپیشل پولیس فورس کی دو عورتیں گئیں اور انہوں نے وہاں سے جینی گارشا کے کاغذات کی نقول حاصل کر لی ہیں۔ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ ان میں سے ایک عورت مقامی تھی جبکہ دوسری سوئس نژاد تھی''۔ رابرٹ نے کہا تو ادھیڑ عمر بے اختیار چونک پڑا۔

''سوئس نژاد۔ کیا حلیہ تھا اس کا''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''حلیہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپ حکم دیں تو میں اطلاع دہندہ سے رابطہ کروں''...... رابرٹ نے کہا۔

''ہاں فوری اور سنو۔ جینی جب واپس آئے تو اسے کہنا کہ فوری

مجھ سے رابطہ کرے''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ سوئس نژاد لڑکی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل تھی''۔ باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ سوئس نژاد کے الفاظ سن کر چونکا بھی اسی لئے تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ادھیڑ عمر باس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''رابرٹ کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... ادھیڑ عمر باس نے کہا۔

''رابرٹ بول رہا ہوں باس۔ میں نے پاکیشیا سے اس سوئس نژاد عورت کے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں معلوم کر لیا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''کیا حلیہ ہے تفصیل بتاؤ''...... ادھیڑ عمر باس نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل سے پہلے حلیہ اور پھر قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

''اس کے نام کا علم ہے تمہیں''...... ادھیڑ عمر باس نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس کا نام جولیانا بتایا جاتا ہے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر باس نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ہنری بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا بھی ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

''الفرڈ بول رہا ہوں ہنری۔ جبوتی سے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ تم۔ بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر ایکریمیا کی طرف سے کئی مشترکہ مشنز پر کام کیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے احمق اور مسخرے سربراہ عمران کی دلچسپ باتیں سنایا کرتے تھے۔ یاد ہے تمہیں''...... الفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھی طرح یاد ہے بلکہ میرے دماغ میں یہ سب باتیں ثبت ہیں لیکن تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگ گئی ہیں''۔ ہنری نے کہا تو الفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''خطرے کی گھنٹی۔ کیا مطلب''...... الفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ تم نے فون کیوں کیا ہے۔ پھر بات ہو گی''۔ ہنری نے کہا۔

”کیا ایک سوئس نژاد لڑکی بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہے جس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں“...... الفرڈ نے کہا اور پھر تفصیل سے حلیہ بتا دیا جو رابرٹ نے اسے فون پر بتایا تھا۔

”تم جولیانا کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ جو حلیہ تم نے بتایا ہے وہ بھی اسی کا ہے“...... ہنری نے کہا۔

”ہاں۔ کون ہے یہ“...... الفرڈ نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے بلکہ مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے“۔ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ تو غیر ملکی ہے۔ پھر وہ کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن یا ڈپٹی چیف بن سکتی ہے“...... الفرڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ عام اصول تو یہی ہے لیکن یہ جولیانا اس اصول سے مستثنیٰ ہے مگر تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا“...... ہنری نے کہا۔

”میرا اس سے کیا تعلق۔ بس ویسے ہی معلومات کے لئے پوچھ رہا ہوں“...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو الفرڈ۔ میرے ذہن میں خطرے کی جو گھنٹیاں بج رہی تھیں وہ درست ہیں۔ تمہاری تنظیم گو بہت طاقتور اور باوسائل ہے۔ اس میں بے حد تجربہ کار لوگ شامل ہیں اور اس کا نام ریڈ وولف اپنی جگہ طاقت کا نشان ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انداز عام

تنظیموں سے یکسر مختلف ہے۔ یہ لوگ ہنستے کھیلتے آگے بڑھتے ہیں اور پھر بڑی بڑی طاقتور ملکی، غیر ملکی، پرائیویٹ اور سرکاری تنظیمیں ریت کا ڈھیر بنتی چلی جاتی ہیں۔ ان کا خاصا یہ ہے کہ یہ ہر صورت آگے بڑھتے ہیں۔ واپسی یا ناکامی کے الفاظ ان کی ڈکشنری میں درج ہی نہیں ہیں۔ اس لئے اگر تم پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کر رہے ہو تو اس مشن سے دستبردار ہو جاؤ۔ اسی میں تمہارا اور تمہاری تنظیم کا فائدہ ہے''...... ہنری نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''تم واقعی بوڑھے ہو گئے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ریڈ وولف کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر کبھی واقعی کوئی مقابلہ کرنا پڑا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ریت کا ڈھیر ثابت ہو گی۔ او کے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی''...... الفرڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس تمہیں ریڈ وولف کی طاقت کا علم ہی نہیں ہے۔ ہم چاہیں تو پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں''...... الفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اپنے سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔ تقریباً دو گھنٹے کے مسلسل مطالعہ کے بعد اس نے فائل کے آخری صفحے پر دستخط کئے اور فائل بند کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھی اور ہاتھ بڑھا کر دیوار کے ساتھ موجود ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے میز پر رکھی اور پھر اسے کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا کر دو بڑے گھونٹ لئے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو اس نے بوتل کو میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا.

''یس''...... الفرڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''جینی کی کافرستان سے کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ جینی کی۔ جلدی کراؤ بات''...... الفرڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں جینی بول رہی ہوں۔ کافرستان سے''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیسی ہو جینی۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہے''...... الفرڈ نے شفقت آمیز لہجے میں کہا۔

''آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا پرابلم ہوسکتی ہے باس۔ بلکہ مجھے امید ہے کہ میں جلد ہی آپ کو گڈ نیوز سناؤں گی''...... جینی کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بڑے لاڈ بھرے لہجے میں بول رہی ہے۔

''رابرٹ نے بتایا ہے کہ تم مشن کے سلسلے میں رام چندر کے ساتھ گئی ہوئی ہو۔ لیکن تفصیل نہیں بتا کر گئی تھیں۔ پھر کیا ہوا''۔ الفرڈ نے اس بار قدرے خشک سے لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہاں کافرستان میں ایک ایسی سرنگ کا سراغ ملا ہے جو ایک قدیم دور کے مندر سے نکل کر پاکیشائی سرحد کے نیچے سے گزر کر پاکیشائی پہاڑی علاقے میں واقع ایک قدیم دور کے مندر تک جاکر ختم ہو جاتی ہے اور دلچسپ بات یہ کہ یہ دونوں مندر

پہاڑیوں کے اندر اس طرح دفن ہو چکے ہیں کہ موجودہ دور کے لوگوں کو ان کی تفصیل کا علم ہی نہیں ہے۔ اس لئے یہ سرنگیں بھی سامنے نہیں آئیں لیکن کافرستان کا ایک مقامی آدمی ساجن جو کافرستانی پہاڑی علاقے کے ایک چھوٹے سے شہر گاگو میں رہتا ہے جس نے اس سرنگ کو ٹریس کیا اور پھر اسے چیک بھی کیا ہے۔ رام چندر نے اس آدمی کو دریافت کیا اور اس سرنگ کو بھی۔ میں اس آدمی سے خود ملنے گئی تھی۔ اس کو میں نے بھاری رقم دے کر اس سے سرنگ کا نقشہ حاصل کر لیا ہے۔ پوری طرح تیاری کر لینے کے بعد رام چندر کے ساتھ میں اس سرنگ کا خود چکر لگاؤں گی''...... جینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے واپس پاکیشیا جانا ہے یا نہیں''...... الفرڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہاں لیڈیز کلب کا کمرہ میں نے نہیں چھوڑا۔ میں چاہتی ہوں کہ جب مشن مکمل ہو جائے تو اس کا رزلٹ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہی واپس جاؤں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... جینی نے کہا تو الفرڈ نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور جولیانا کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے ائیر پورٹ سے اس کے کاغذات کی نقول حاصل کر لی ہیں۔

''وہ لوگ جو چاہیں کر لیں۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ جب ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ کیا کر لیں گے''...... جینی نے کہا۔

''تم سرنگوں کے چکر میں کیوں پڑ گئی ہو۔ جب تمہیں معلوم ہو

گیا ہے کہ ڈاکٹر اعظم کی لیبارٹری پہلگام پہاڑی سلسلے کی پاکیشیائی سائیڈ پر موجود ہے تو تم وہاں سے ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر کے یہاں قرص لے آؤ''...... الفرڈ نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ لیبارٹری کی انتہائی سختی سے نگرانی کی جاتی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ ملٹری کمانڈوز بھی وہاں ہر طرف خاصی تعداد میں موجود رہتے ہیں۔ کسی اجنبی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو اسے قریب جانے پر بغیر پوچھ گچھ کے گولی مار دی جاتی ہے میں نے اس بارے میں معلومات پاکیشیا میں جس آدمی سے حاصل کی تھیں اس کے مطابق وہ ایک بار ڈاکٹر اعظم کی خصوصی دعوت پر لیبارٹری کے اندر گیا اور ڈاکٹر اعظم کے آفس میں اس نے کچھ وقت گزارا تھا کیونکہ ڈاکٹر اعظم ایکریمیا میں رہتے ہوئے ایک خاص کاک ٹیل شراب کا رسیا بن گیا تھا۔ اس خاص کاک ٹیل شراب کو مختلف شرابیں ملا کر ایک خاص طریقے سے بنایا جاتا ہے جس پر بے حد محنت ہوتی ہے اور عام آدمی تو اس کاک ٹیل شراب کو صحیح معنوں میں بنا ہی نہیں سکتا۔ جبکہ یہ آدمی جس کا نام راجر ہے یہ شراب سپلائی کرنے کا کام کرتا ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر اعظم اسے لیبارٹری میں اپنے آفس میں لے گیا اور وہاں انہوں نے تفصیل سے اس کاک ٹیل شراب کے بارے میں باتیں کیں اور راجر نے بعد میں یہی کاک ٹیل شراب تیار کر کے ڈاکٹر اعظم کو اس کی سپلائی شروع کر دی اور اب تک کر رہا ہے۔ اس نے لیبارٹری کے اندرونی

حالات ایک بھاری رقم لے کر بتائے ہیں۔ اس لحاظ سے اس لیبارٹری کے اندر صرف مخصوص گیٹ کے راستے ہی داخل ہوا جا سکتا ہے اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ڈاکٹر اعظم کی رہائش اور کام کرنے کی جگہ اور آفس بھی لیبارٹری کے آخری حصے میں ہیں اور گیٹ سے لے کر ڈاکٹر اعظم تک تمام ایریا کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اس لئے ڈاکٹر اعظم جس آدمی کو خصوصی چپ دے گا صرف وہی اس راستے سے گزر کر ڈاکٹر اعظم تک پہنچ سکتا ہے۔ باقی چیکنگ علیحدہ ہوتی ہے اس لئے جب مجھے اس سرنگ کا علم ہوا تو میں نے ایک گہری منصوبہ بندی کی۔ اس سرنگ کا وہ حصہ جو پاکیشیائی پہاڑی علاقے تک پہنچتا ہے وہاں جو مندر تباہ شدہ حالت میں موجود ہے وہاں سے اگر کسی طرح باہر پہنچا جا سکے تو وہاں لیبارٹری کا عقبی حصہ ہے۔ وہ عقبی حصہ جہاں ڈاکٹر اعظم کام کرتا ہے، رہتا ہے اور اس کا آفس ہے"۔ جینی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آخری حصے میں کوئی راستہ بھی ہے کیونکہ بم کے دھماکے سے تو پوری پہاڑی گونج اٹھے گی"...... الفرڈ نے کہا۔

"اس کا بندوبست میں نے کر لیا ہے۔ دو چٹانوں کے درمیان ایک چھوٹا حصہ اتنا جاندار نہیں کہ اسے صرف بم سے اڑایا جا سکے۔ اسے الیکٹرانک کٹر کے ذریعے بغیر بھی کوئی آواز پیدا کئے کاٹا جا سکتا ہے اور یہ جگہ اتنی کھلی ہے کہ میں اس جگہ سے آسانی سے لیبارٹری کے اندر پہنچ جاؤں گی اور بے ہوش ڈاکٹر اعظم کو وہاں سے

آسانی سے نکال کر اس سرنگ کے ذریعے کافرستان اور پھر کافرستان سے اسے سپیشل لیبارٹری میں پہنچایا جا سکتا ہے“...... جینی نے کہا۔

”اصل مسئلہ ہوش میں آنے کے بعد ڈاکٹر اعظم کی رضامندی کا ہے کہ وہ ٹوٹل زیرو فارمولے پر ہماری لیبارٹری میں کام کرے“۔ الفرڈ نے کہا۔

”کیا آپ نے میری رپورٹ جو میں نے ڈاکٹر اعظم کے بارے میں دی ہے مکمل نہیں پڑھی ہے۔ آپ کے سوال کا جواب اسی میں موجود ہے“...... جینی نے کہا۔

”میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں تفصیلات پڑھتا رہوں۔ یہ ٹوٹل زیرو مشن سپر چیف نے ہمارے ذمے لگایا ہے اور یہ ٹاسک تمہیں دینے کا حکم دیا ہے۔ ہم نے ان کے احکامات کی تعمیل کرنی ہے“...... الفرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ بہرحال میں بتا دیتی ہوں کہ اس مشن کو مکمل کرنے اور ڈاکٹر اعظم سے ٹوٹل زیرو کا فارمولا جسے اب ڈاکٹر اعظم وسیع رینج پر لے جانے کے لئے کام کر رہا ہے کو حاصل کرنے کے لئے یہ سب پہلے سے ہی طے کر لیا گیا تھا اور میں نے آپ کو اور سپر چیف کو اپنی رپورٹیں بھجوا دی تھیں۔ ڈاکٹر اعظم طویل عرصہ ایکریمیا میں رہا اور اس نے آج تک شادی نہیں کی اور اب تو وہ خاصا بوڑھا بھی ہو چکا ہے لیکن اس کی ایک ایسی خواہش سامنے آئی

ہے جسے آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہی بات سپر چیف نے پسند کی اور یہ مشن مجھے دینے کا فیصلہ کیا گیا‘‘...... جینی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

’’کون سی بات‘‘...... الفرڈ نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ڈاکٹر اعظم نفسیاتی مریض ہے۔ وہ جسمانی طور پر ایک خاص تناسب کی حامل عورتوں کا جنون کی حد تک دیوانہ ہے اور میں اس خاص جسمانی تناسب پر نہ صرف پوری اترتی ہوں بلکہ مجھے ایسے نفسیاتی مریضوں کو احمق بنانے کا فن بھی آتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ میرے ساتھ آنے اور ٹوٹل زیرو فارمولے کو وسیع رینج پر لانے پر کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا‘‘...... جینی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ سب باتیں سپر چیف کو معلوم ہیں‘‘...... الفرڈ نے کہا۔

’’یس باس۔ پوری تفصیل سے اور ان کے مشورے سے یہ سارا مشن ترتیب دیا گیا ہے اور اسی لئے شاید ہمیں غیر متوقع کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اس سرنگ کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے‘‘۔ جینی نے کہا۔

’’اوکے۔ اب میں جو کہوں اس پر تم نے لفظ بہ لفظ عمل کرنا ہے‘‘...... الفرڈ نے کہا۔

’’آپ حکم دیں باس‘‘...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے خلاف حرکت میں آ گئی ہے اس لئے تم نے جلد از جلد یہ مشن مکمل کر کے ڈاکٹر اعظم کو مخصوص پوائنٹ پر پہنچانا ہے اور تم نے اب کسی بھی صورت پاکیشیا نہیں جانا اور یہاں کافرستان میں بھی اپنا خیال رکھنا ہے۔ کافرستان میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ضرور موجود ہوں گے اور ایک بار انہیں بھنک پڑ گئی کہ ہمارا مشن کیا ہے تو ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے“...... الفرڈ نے کہا۔

”آپ کے حکم کی لفظ بہ لفظ تعمیل ہو گی باس“...... جینی نے کہا تو الفرڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

صالحہ نے کار لیڈیز کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر جیسے ہی وہ دونوں نیچے اتریں ایک نوجوان نے قریب آ کر ایک کارڈ صالحہ کو دے کر دوسرا کارڈ کار میں اٹکایا اور تیزی سے مڑ کر دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں عورتوں کے ساتھ ساتھ خاصی تعداد مردوں کی بھی تھی لیکن مردوں کا داخلہ سپیشل ہالز میں نہ ہو سکتا تھا۔ وہ صرف مین ہال تک جا سکتے تھے۔ کلب کے سپیشل ہالز میں سے ایک کو ایڈوانس ہال اور دوسرے کو لکی ہال کہا جاتا تھا۔ دونوں ہالوں میں صرف خواتین ہی جا سکتی تھیں۔ ایڈوانس ہال میں عورتیں ایک لحاظ سے مادر پدر آزاد ہو جاتی تھیں۔ گو کچھ عورتیں ایسا نہ کرتی تھیں لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی جبکہ لکی ہال میں ہر قسم کے جوئے کے انتظامات تھے اور عورتیں بڑے ذوق شوق سے لکی ہال میں اپنی پسند کے لحاظ سے جوا کھیلتی تھیں۔ جولیا اور صالحہ دونوں مین ہال میں داخل ہوئیں جہاں عورتیں اور مرد شراب پینے اور کھانا

کھانے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں اور آنے جانے والی عورتوں کے پوچھنے پر ان کی رہنمائی کرتی تھیں۔ کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر لیڈی جونز کا آفس دوسری منزل پر تھا۔ جولیا اور صالحہ کاؤنٹر پر پہنچیں تو ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

''جی فرمایئے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''...... لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیڈی جونز آفس میں موجود ہے یا نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''جی موجود ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہم نے ان سے ملنا ہے۔ میرا نام جولیانا ہے اور یہ میری ساتھی ہیں صالحہ اور ہمارا تعلق سپیشل پولیس فورس سے ہے۔ لیڈی صاحبہ کو بتا دیں کہ اگر انہوں نے ملنے سے انکار کیا تو ہم انہیں سپیشل پولیس فورس کے ہیڈ کوارٹر بھی لے جا سکتی ہیں''...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی جیب سے مخصوص بیج نکال کر کاؤنٹر گرل کے سامنے ایک بار لہرایا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ لڑکی جو اب تک مسکرا رہی تھی یکلخت بے حد سنجیدہ ہو گئی۔ اس نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

''لاؤڈر بھی آن کر دو''...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری

طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بھاری تھا۔
"لیڈی صاحبہ۔ کاؤنٹر سے مارگریٹ بول رہی ہوں"...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کہو کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کاؤنٹر پر دو نوجوان خواتین آئی ہیں۔ ان کا تعلق سپیشل پولیس فورس سے ہے۔ انہوں نے مجھے سپیشل پولیس فورس کا سرکاری بیج بھی دکھایا ہے۔ ان میں سے ایک غیر ملکی خاتون ہیں۔ ان کا نام جولیانا ہے اور ان کی ساتھی مقامی خاتون ہیں اور ان کا نام صالحہ ہے۔ وہ آپ سے آفس میں ملاقات چاہتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ملاقات نہ کی گئی تو آپ کو سپیشل پولیس ہیڈکوارٹر بھی لے جایا جا سکتا ہے"...... کاؤنٹر گرل نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"انہیں آفس بھجوا دو لیکن انہیں بتا دینا کہ میرے پاس دس منٹ ہیں"...... لیڈی جونز نے سخت لہجے میں کہا۔
"یس میڈم"...... کاؤنٹر گرل مارگریٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے میڈم کی بات سن لی ہو گی۔ ادھر دائیں ہاتھ پر لفٹ ہے۔ آپ لفٹ بوائے کو کوبرا کا نام لیں گی تو وہ آپ کو لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچا دے گا جہاں موجود مسلح افراد کو آپ نے کوبرا کا لفظ بتانا ہے تو آپ کو لیڈی صاحبہ کے آفس پہنچا

دیا جائے گا''...... کاؤنٹر گرل مارگریٹ نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ تھینک یو''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئیں۔ وہاں مشین گنوں سے مسلح چار بدمعاش نما افراد موجود تھے جیسے ہی وہ آگے بڑھے تو جولیا نے کوبرا کا کوڈ بتایا تو وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

''آیئے میڈم۔ ادھر ہے لیڈی صاحبہ کا آفس''...... ایک مشین گن بردار نے کہا اور پھر وہ ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ جولیا نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا اور جولیا اور اس کے پیچھے صالحہ اندر داخل ہوئیں تو یہ ایک خاصا وسیع و عریض کمرہ تھا جسے بہترین آفس فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ بڑی سی مہاگنی کی میز کے پیچھے ایک اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر ایک بھاری جسم کی ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ غیر ملکی تھی۔ غالباً ایکریمین نژاد تھی۔ جولیا اور صالحہ کے اندر داخل ہونے پر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

''ارے صالحہ تم۔ کیا تم نے پولیس جوائن کر لی ہے''...... لیڈی جونز نے صالحہ کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں جولیانا کی دوست ہوں۔ انہوں نے سرکاری طور پر تم سے معلومات حاصل کرنا تھیں اور پولیس کا انداز تم جانتی ہو کیا ہوتا ہے۔ اس لئے میں ساتھ چلی آئی''...... صالحہ نے کہا اور پھر

تینوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور جولیا اور صالحہ دونوں میز کی سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئیں جبکہ لیڈی جونز واپس اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔

''کیا پیو گی'' ...... لیڈی جونز نے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہم ڈیوٹی پر ہیں۔ اس لئے کچھ نہیں'' ...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اور تم'' ...... لیڈی جونز نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بعد میں دیکھوں گی۔ تمہارے پاس وقت نہیں ہے اور ہمارے پاس بھی۔ اس لئے پینے پلانے کا کام ملتوی کردو'' ...... صالحہ نے کہا۔

''لیکن مس جولیانا۔ آپ غیر ملکی ہیں شاید سوئس نژاد ہیں۔ پھر آپ یہاں کی سپیشل پولیس فورس میں کیسے شامل ہو گئیں'' ...... لیڈی جونز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سپیشل پولیس فورس میں تمام کارآمد لوگ رکھے جاتے ہیں''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔ میں کیا خدمت کرسکتی ہوں۔ البتہ تفصیل میں جانے سے پہلے یہ سن لو کہ میں قانون اور حکومت سے تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ بے شک صالحہ اور اس کے والد سے پوچھ لو'' ...... لیڈی جونز نے کہا۔

''ایک گریٹ لینڈ نژاد لڑکی جینی گارشا تمہارے کلب میں رہتی رہی ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہیں'' ...... جولیا نے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے۔ چند روز پہلے سنٹرل انٹیلی جنس کے انسپکٹر آئے تھے وہ بھی گارشا کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں بھی یہی بتایا تھا اور تمہیں بھی بتا رہی ہوں کہ گارشا جس کا پورا نام جینی گارشا ہے وہ میرے والد کے ایک گہرے دوست والٹر کی بیٹی ہے۔ ہمارے آپس میں خاندانی تعلقات رہے ہیں۔ جینی گارشا یہاں آئی اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ پاکیشیا کے پہاڑی علاقوں کی سیر کرنا چاہتی ہے جس پر میں نے اسے ویلکم کہا اور پھر ایک گائیڈ دے کر پہلگام بھجوا دیا۔ پھر وہ گائیڈ واپس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ گارشا نے پہلگام پہنچ کر اسے فارغ کر دیا اور کہا کہ وہ خود ہی سیر کر کے واپس آ جائے گی۔ میں خاموش ہو گئی کیونکہ گارشا پڑھی لکھی اور انتہائی سمجھدار لڑکی ہے۔ وہ دودھ پیتی بچی تو نہیں ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ اس لئے میں نے مزید پرواہ نہ کی کہ وہ کہاں پھر رہی ہے۔ پھر انٹیلی جنس والے آ گئے تو انہیں بھی میں نے یہی بات بتائی۔ وہ مجھ سے اس کے سیل فون کا نمبر پوچھتے رہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے'' ...... لیڈی جونز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''انٹیلی جنس کے آنے کے بعد تمہیں یقیناً تشویش ہوئی ہو گی

اور تم نے اپنے طور پر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہو گی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ گارشا سے تو میرا کوئی رابطہ نہ تھا لیکن غیر ملکوں میں ایسے لوگ موجود تھے جو مجھے اس کے بارے میں بتا سکتے تھے اور صالحہ چونکہ تمہارے ساتھ آئی ہے اس لئے میں سب کچھ بتا دیتی ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ میرا نام سامنے نہ آئے‘‘...... لیڈی جونز نے کہا۔

’’میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ ایسا ہی ہو گا‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’او کے۔ تو پھر سنو۔ جینی گارشا کا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ریڈ وولف سے ہے۔ ریڈ وولف کا آپریشنل ہیڈکوارٹر قبرص کے شہر جبوتی میں ہے اور ہیڈکوارٹر نجانے کہاں ہے۔ ویسے لوگوں کا اندازہ ہے کہ اس کا اصل تعلق اسرائیل سے ہے۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ ہیڈکوارٹر اسرائیل میں ہی ہو۔ بہرحال جینی گارشا ریڈوولف کی ایجنٹ ہے اور کسی خاص مقصد کے لئے یہاں آئی ہے اور میں نے پہلگام سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ گارشا ایک کافرستانی سمگلر رام چندر کے ساتھ اس پہاڑی علاقے کے خفیہ راستوں سے کافرستان چلی گئی ہے اور ابھی تک وہیں ہے‘‘...... لیڈی جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’تم نے واقعی سپیشل پولیس سے تعاون کیا ہے۔ ہم بھی تمہارا ہر

لحاظ سے خیال رکھا کریں گے۔ بے فکر رہو۔ اب تم اور تمہارا کلب ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا۔ ہاں اگر تمہیں کافرستان سے جینی گارشا کے بارے میں کچھ نئی معلومات ملیں تو اس نمبر پر مجھے کال کر لینا''...... جولیا نے کہا اور بیگ میں سے ایک کارڈ جس پر صرف فون نمبر لکھا ہوا تھا، نکال کر لیڈی جونز کی طرف بڑھا دیا۔

''تھینک یو۔ میں کوشش کروں گی کہ کافرستان میں بھی اس کی سرگرمیاں چیک کراؤں''...... لیڈی جونز نے کہا۔

''کس ذریعے سے معلومات حاصل کرو گی''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''کافرستان میں سمگلروں کے بارے میں ایک آدمی رمیش بہت کچھ جانتا ہے۔ رمیش کافرستان کے دارالحکومت میں ایک کلب میں چیف سپروائزر ہے۔ وہ چند سال پہلے سمگلنگ کے دھندے سے اٹیچ تھا۔ وہ لازماً رام چندر کو جانتا ہو گا''...... لیڈی جونز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ بعد میں پھر ملاقات ہو گی۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے ہم سے تعاون کیا''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ اور لیڈی جونز دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں اور پھر وہ لیڈی جونز سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس کمرے کی بھی تلاشی لی جو ابھی تک جینی گارشا کے نام ہی تھا لیکن کمرہ واقعی بالکل خالی تھی۔ حتیٰ کہ ردی کی ٹوکری میں بھی کوئی کاغذ موجود نہ تھا۔

"لیڈی جونز نے جو کچھ بتایا ہے وہ بے حد اہم اور پراسرار ہے۔ اسرائیل کوئی سازشی کام کر رہا ہے"...... کار میں بیٹھتے ہی صالحہ نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب مزید کیا کرنا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ واپس فلیٹ پر چلو۔ چیف کو فون پر تفصیلی رپورٹ دیں گے پھر جو حکم دیا جائے گا اس پر عمل ہوگا"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا تھا۔ چونکہ طویل عرصہ سے کوئی مشن سامنے نہ آیا تھا اس لئے عمران دن رات مطالعہ کے جنون میں مبتلا تھا۔

صبح سے رات سونے تک وہ مسلسل پڑھتا رہتا تھا اور سلیمان کی کم بختی آ جاتی تھی کہ اسے ہر آدھے گھنٹے بعد تازہ چائے بنا کر لانا پڑتی تھی۔ اس لئے وہ مارکیٹ نکل جایا کرتا تھا البتہ جانے سے پہلے وہ کافی مقدار میں چائے بنا کر فلاسک میں رکھ جاتا تھا تاکہ عمران چائے کے لئے پریشان نہ ہو۔ عمران مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا البتہ

اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا بلیک زیرو۔ خیریت تو ہے۔ یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم نے تو قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ جب تک ہر طرف خیر خیریت ہو، تم نے فون نہیں کرنا البتہ جیسے ہی کوئی خوفناک صورتحال پیدا ہو تو تمہاری آواز بھی سنائی دیتی ہے"...... عمران نے اپنی بات کی باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو اس لئے فون نہیں کرتا کہ قومی خزانے پر بوجھ نہ پڑے۔ ویسے آپ شاید دن میں دس بار فون کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ میرا فون تو ویسے بھی قومی خزانے سے متعلق نہیں بلکہ سلیمان کے ادھار پر مبنی ہے اور جسے تم قومی خزانے پر بوجھ بتا رہے ہو اسے لوگ مفت کا نام دیتے ہیں اور کسی بھی آفس سے فون کر کے خوش ہوتے ہیں۔ فون بھی کر لیا اور جیب بھی خالی نہ ہوئی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ جتنی لمبی کال ہو گی اتنا ہی بل زیادہ آئے گا اور یہ کال دانش منزل سے ہو رہی ہے۔ اس لئے بل بھی سرکاری خزانے کو ادا کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے تقریباً زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''میں تو یہ سوچ کر بول رہا تھا کہ جتنا مرضی آئے بولو۔ مجھ پر کوئی کال نہیں پڑے گی لیکن تم نے سرکاری خزانے پر بوجھ کر کہہ کر مجھے ڈرا دیا ہے۔ بہرحال بولو۔ کیوں کال کی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایک لڑکی گارشا کی طرف سے پہاڑی علاقے پہلگام میں غیر ملکی رام چندر کو کال کرنے اور اس کال میں کافرستان اور اسرائیل کا ذکر آنے کے بعد اسے سنٹرل انٹیلی جنس کے ٹیپ کر کے اس پر کارروئی شروع کرنے لیکن سوائے اس کے کہ گارشا نے کال لیڈیز کلب کی جنرل مینجر لیڈی جونز کے آفس فون سے کی ہے کچھ معلوم نہ ہونے لیکن دشمن ممالک کے ذکر کی وجہ سے یہ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کرنے تک کی تفصیل بتا دی۔

''یہ کب کی بات ہے''۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سابقہ کل مجھے یہ کیس ملا تو میں نے جولیا کو اس لڑکی گارشا اور رام چندر کے سلسلے میں بتایا اور اسے حکم دیا کہ وہ صالحہ کے ساتھ اس لڑکی گارشا کے بارے میں لیڈیز کلب جا کر لیڈی جونز سے معلومات حاصل کر کے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جولیا نے رپورٹ دی ہے وہ پڑھ کر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگ گئی ہیں''...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ہے''۔ عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جولیا اور صالحہ دونوں پہلے ایئرپورٹ گئیں۔ وہاں سے انہوں

نے اس لڑکی گارشا کے کاغذات کی نقول حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں بتایا گیا کہ ریکارڈ کے مطابق نہ ہی کوئی گارشا نامی لڑکی پاکیشیا آئی ہے اور نہ واپس گئی ہے لیکن جولیا نے مزید انکوائری کی تو انہیں معلوم ہو گیا کہ اصل نام جینی گارشا ہے جو دو ماہ پہلے یہاں آئی لیکن ابھی تک واپس نہیں گئی۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ دونوں لیڈی جونز سے ملیں۔ لیڈی جونز، صالحہ کو جانتی تھی کیونکہ صالحہ کے والد بھی ہوٹل بزنس میں ہیں۔ بہرحال لیڈی جونز نے جو کچھ بتایا ہے وہ بے حد غور طلب ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بار بار سسپنس مت پیدا کرو۔ کھل کر بتاؤ''...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے وہ تمام تفصیل بتا دی جولیا نے رپورٹ میں لکھی تھی۔

''اوہ۔ یہ واقعی بے حد اہم باتیں ہیں۔ تو اس بار پاکیشیا کے خلاف ریڈ وولف حرکت میں آ رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ کوئی عام مشن نہیں ہو سکتا۔ یہ ضرور کوئی بڑا اور اہم مشن ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ ریڈ وولف کے بارے میں جانتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اس بارے میں سنا ہوا ہے۔ یہ لوگ اسرائیل کے تحت کام کرتے ہیں لیکن بظاہر اسرائیل کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کی فیلڈ تو آج تک یورپ اور ایکریمیا رہی ہے البتہ

پہلی بار وہ پاکیشیا میں کوئی مشن لے کر آ رہے ہیں''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اب کیا کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ اس جینی گارشا اور رام چندر کو گھیر کر ان سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی کہ وہ کس مشن پر یہاں موجود ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''کیا ناٹران کے ذمے لگایا جائے یا آپ خود وہاں جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جولیا اور صالحہ کو بھیج دو۔ وہ دونوں مجھ سے بھی بہتر انداز میں کام کر سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ اس لئے ناراض ہیں کہ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دینے کی بجائے ازخود جولیا اور صالحہ کی ڈیوٹی لگا دی''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''واہ۔ بچے جب روٹھے ہوئے انداز میں بات کرتے ہیں تو بڑوں کو واقعی بڑا لطف آتا ہے۔ میں ناراض نہیں ہو رہا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی تو معلومات کا علم نہیں اور ہم لاؤ لشکر لے کر بینڈ بجاتے گارشا کی طرف چل پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ریڈ وولف حرکت میں آ جائے اور ہمیں کوئی خطرناک مشن بھگتنا پڑ جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ساتھ ہی ناٹران کو بھی ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ ان

دونوں کا خیال رکھے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”جولیا اور صالحہ بچیاں نہیں ہیں بلیک زیرو۔ دونوں میں بے حد صلاحیتیں ہیں۔ میں ان کے ساتھ کام کرتا رہتا ہوں۔ سالانہ ٹریننگ کیمپ میں ان کی صلاحیتیں سب دیکھتے ہیں اور ابھی کوئی زیادہ فکر کرنے والی بات بھی نہیں۔ پہلے معلوم تو ہو کہ یہ جینی گارشا کس مقصد کے لئے یہاں آئی ہے۔ پھر دیکھیں گے کہ اس کے خلاف کیا ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ خود ہی جولیا اور صالحہ کو بطور ایکسٹو ہدایات دے دیں۔ آپ کی ہدایات سے انہیں کوئی عملی فائدہ بھی ہو سکے گا“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم سر“...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تمہاری رپورٹ میں اور تو سب کچھ ہے لیکن اس اصل بات کا ذکر نہیں ہے کہ جینی گارشا یہاں پاکیشیا کیوں آئی اور کافرستان کیوں گئی۔ حالانکہ تم نے رپورٹ میں لیڈی جونز سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بھی لکھی ہے۔ اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ اصل مقصد

کیا ہے"۔عمران نے سخت اور سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی جونز، صالحہ کی گہری دوست ہے اس لئے اس نے بظاہر تو کچھ نہیں چھپایا۔حتیٰ کہ ہمیں اس آدمی کا پتہ دے دیا جس کا نام رمیش ہے اور جو کافرستان دارالحکومت میں بلیک ایگل نامی کلب میں کام کرتا ہے اور سمگلروں کو بخوبی جانتا ہے۔ اس کے ذریعے رام چندر کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے رپورٹ پڑھنا نہ سکھاؤ۔ میں نے رپورٹ پڑھ لی ہے لیکن ہماری فیلڈ میں آنکھیں بند کر کے اندھا اعتماد نہیں کیا جاتا۔ ہو سکتا ہے کہ لیڈی جونز نے دوسری طرف کو بھی اعتماد میں لے لیا ہو"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ درست فرما رہے ہیں"...... جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم صالحہ کو ساتھ لے کر کافرستان جاؤ اور اس جینی گارشا کو تلاش کر کے اس سے کا اصل مقصد معلوم کرو۔ پھر آگے کام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ عمران اور دوسرے ممبرز کو ساتھ نہیں بھیجیں گے"۔دوسری طرف سے جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری اور صالحہ کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ اس لئے ابھی کسی کو ساتھ بھیجنے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

جینی ایک کمرے میں بیٹھی لوکل ٹی وی چینل دیکھ رہی تھی جبکہ رام چندر اس آدمی کو لانے گیا ہوا تھا جس نے سرنگ کا راستہ بتایا تھا۔ جینی اور رام چندر خود اس پہاڑی علاقے کا چکر لگا کر آئے تھے لیکن انہیں نہ کوئی تباہ شدہ اور مدفون مندر نظر آیا اور نہ ہی کوئی چھوٹی سی سرنگ۔ اس لئے جینی نے رام چندر سے کہا تھا کہ وہ اس آدمی کو ساتھ لے آئے تاکہ اس سے دوبارہ تفصیلی بات ہو سکے۔ کہیں وہ دولت کمانے کے لئے فراڈ تو نہیں کر رہا۔ چنانچہ رام چندر پہاڑی شہر گاگو گیا ہوا تھا جہاں وہ آدمی ساجن رہتا تھا اور جینی اس کے انتظار میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ گو جینی نے پاکیشیا میں اپنے بارے میں انکوائری کی پرواہ نہ کی تھی لیکن پھر چیف الفرڈ کی طرف سے محتاط رہنے کی تلقین اسے یاد آ گئی تو اس نے سوچا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں وہاں سے معلومات حاصل کرے تاکہ لوکل ٹی ڈرامہ دیکھنے سے بچ جائے۔ اس نے رسیور

اٹھایا اور انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کافرستان سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں''...... جینی نے کہا۔

''ہولڈ کریں میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... جینی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ جینی نے تھینکس کہا اور کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس وقت جینی چونکہ ایک پرائیویٹ کوٹھی میں موجود تھی۔ اس لئے اسے فون کو ڈائریکٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

''لیڈیز کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کافرستان سے جینی گارشا بول رہی ہوں۔ لیڈی جونز سے بات کراؤ''...... جینی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ لیڈی جونز بول رہی ہوں''...... چند لمحوں کے بعد دوسری

طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''جینی گارشا بول رہی ہوں کافرستان سے''...... جینی گارشا نے کہا۔

''کیسی ہو جینی۔ تم نے دوبارہ کوئی بات ہی نہیں کی۔ تمہاری وجہ سے میرا ناطقہ بند کر دیا گیا تھا''...... دوسری طرف سے لیڈی جونز نے کہا تو جینی بے اختیار چونک پڑی۔

''ناطقہ بند۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کس نے تمہارا ناطقہ بند کیا اور کیوں''...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے کافرستان جانے کے بعد پہلے سنٹرل انٹیلی جنس کے لوگ آ گئے۔ انہوں نے مجھے بے حد تنگ کیا کہ جینی کی کیا تفصیلات ہیں۔ کیا کام کرتی ہے۔ تمہارے کمرے کا تالا توڑ کر وہ پہلے تلاشی لے چکے تھے لیکن انہیں وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ میں نے بڑی مشکل سے ان سے جان چھڑائی تو دو لڑکیاں آ گئیں۔ ان کا تعلق سپیشل پولیس فورس سے تھا۔ وہ تمہارے بارے میں پوچھتی رہیں۔ انہوں نے میرا ڈیڑھ گھنٹہ ضائع کیا۔ بس ایک ہی ضد کہ کافرستان میں تمہارا پتہ اور فون نمبر بتاؤ۔ میں نے بہت کہا کہ میں نہیں جانتی لیکن ان کا کہنا تھا کہ وہ تمہارے دوست کی بیٹی ہے اور یہاں آ کر تمہارے پاس ہی ٹھہری ہے اور جاتے ہوئے اس نے یقیناً تمہیں نزدیکی ملک کافرستان کا پتہ بتا دیا ہو گا۔ بڑی مشکل سے میں نے ان سے جان چھڑائی۔ تم بتاؤ کہاں ہو۔ کیا کر رہی ہو

اور کیوں یہ فورسز تمہارے خلاف کام کر رہی ہیں اور جاتے ہوئے کمرے کی چابی تو ہمیں دے جاتی تاکہ ان کے پاس یہ بہانہ نہ ہوتا کہ وہ کمرہ چھوڑے بغیر کیسے جا سکتی ہے''...... لیڈی جونز نے کھل کر دل کا غبار نکالتے ہوئے کہا تو اب تک خاموشی سے سنتی ہوئی جینی گارشا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''بس اتنی سی بات پر تمہارا ناطقہ بند ہو گیا۔ یہ تو معمولی باتیں ہیں۔ تم نجانے کس طرح کلب چلاتی ہو کہ اتنی سی بات پر گھبرا گئیں''...... جینی گارشا نے قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔

''تم ہنس اس لئے رہی ہو کہ خود مزے سے کافرستان چھپی بیٹھی ہو''...... دوسری طرف سے لیڈی جونز کے لہجے میں ہلکی سی ناراضگی کا تاثر موجود تھا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا اور اب کمرہ میرے نام رکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے پہلے پروگرام بنایا تھا کہ کافرستان سے پاکیشیا واپس آ جاؤں گی اور پھر پاکیشیا سے واپس چلی جاؤں گی لیکن اب میں نے پروگرام تبدیل کر دیا ہے اور اب میں کافرستان سے ہی براہ راست واپس چلی جاؤں گی''...... جینی نے کہا۔

''لیکن آخر تم ایسا کون سا کام کر رہی ہو کہ انٹیلی جنس اور سپیشل فورس تمہیں تلاش کرتی پھر رہی ہیں''...... لیڈی جونز نے کہا۔

''اب تو میں کافرستان میں ہوں اور یہاں رہ کر میں پاکیشیا

کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتی۔ یہاں میں نے چند معلومات لینی ہیں اور پھر واپس چلی جاؤں گی۔ اوکے۔ گڈ بائی''...... جینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ انٹیلی جنس اور سپیشل پولیس میرے خلاف کیوں کام کر رہی ہیں اور انہیں میرے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے۔ میں نے تو اب تک پاکیشیا میں کوئی کارروائی نہیں کی''...... جینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے اس انداز میں سر جھٹکا جیسے وہ کسی حتمی فیصلے تک پہنچ گئی ہو۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ ہمایوں ٹریڈرز''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں کافرستان سے بول رہی ہوں میرا نام جینی گارشا ہے۔ یہاں ایک صاحب عظمت ہوں گے۔ ان سے بات کرنی ہے''۔ جینی نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ سیلز آفیسر ہیں۔ ہولڈ کریں۔ میں بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ عظمت بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''جینی گارشا بول رہی ہوں۔ کیا یہ فون محفوظ ہے''...... جینی نے

کہا۔

"ہاں۔ میں نے آپ کا نام سنتے ہی اسے محفوظ کر لیا تھا۔ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عظمت نے کہا۔

"میں دو ماہ پاکیشیا میں گزار کر اب کافرستان میں ہوں۔ پاکیشیا میں میری کوئی غیر قانونی یا پاکیشیا کے خلاف سرگرمی عمل میں نہیں آئی۔ اس کے باوجود مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پہلے انٹیلی جنس اور پھر سپیشل پولیس فورس کی دو لڑکیاں میرے بارے میں تحقیقات کرتی پھر رہی ہیں۔ کیا تم معلومات حاصل کر لو گے کہ کس نے انہیں میرے پیچھے لگایا ہے اور کیوں۔ پوری تفصیل معلوم کر کے مجھے بتاؤ"...... جینی نے کہا۔

"اوکے میڈم۔ لیکن آپ کو کیا اطلاعات ملی ہیں۔ سپیشل پولیس فورس کی دو لڑکیاں اور انٹیلی جنس کے لوگوں کو آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے کہاں دیکھا گیا ہے"...... عظمت نے کہا۔

"لیڈی کلب کی لیڈی جونز نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ یہ لوگ اس کے پاس آئے تھے"...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ اب میں جلد ہی سب کچھ معلوم کر لوں گا لیکن آپ کو رپورٹ کس نمبر پر کروں"...... عظمت نے کہا۔

"میں جس مکان میں رہ رہی ہوں وہاں فون موجود ہے جس پر اس وقت بات ہو رہی ہے۔ نمبر نوٹ کر لو۔ اگر میں موجود نہ ہوں تو اپنا پیغام ریکارڈ کرا دینا"...... جینی نے کہا اور ساتھ ہی اپنا

موجودہ فون نمبر بتا دیا۔

''میں صرف دو گھنٹے لوں گا۔ اس دوران سب معلومات حاصل کر لوں گا''...... عظمت نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو میں ہیڈکوارٹر کو رپورٹ کرتے ہوئے تمہاری خصوصی تعریف کروں گی''...... جینی نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

''تھینکس میڈم''...... عظمت نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہارے فون کا انتظار کروں گی۔ گڈ بائی''۔ جینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے عظمت کی بات پر اس لئے یقین آ گیا تھا کہ عظمت یہاں ان کا مین ایجنٹ تھا۔ وہ صرف نگرانی کرانے اور معلومات حاصل کرنے کا کام کرتا تھا۔ لیکن وہ اکیلا نہ تھا۔ اس کا پورا نیٹ ورک تھا۔ ہیڈکوارٹر نے اس کی تعریف کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد باہر ہارن کی آواز سنائی دی تو جینی چونک پڑی کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ رام چندر اس آدمی ساجن کو ساتھ لے کر آیا ہو گا۔ گیٹ پر ملازم موجود تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھی رہی۔ پھر کمرے کا دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے دو افراد اندر داخل ہوئے جن میں پہلا رام چندر تھا۔ ورزشی اور سخت جسم کا مالک جبکہ اس کے عقب میں آنے والا ایک سخت کوش پہاڑی آدمی تھا۔ ویسے اپنے انداز اور لباس سے غریب آدمی لگتا تھا۔

''میڈم۔ یہ ساجن ہے اور ساجن، یہ ہیں میڈم جینی۔ جن کے بارے میں تم سے بات ہوئی تھی''...... رام چندر نے باقاعدہ ساجن

اور جینی کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور ساجن نے جھک کر جینی کو سلام کیا۔

''بیٹھو ساجن'' ...... جینی نے کہا تو ساجن اور رام چندر دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تم نے ساجن سے بات کی ہے کہ ہمیں تو کہیں وہ قدیم تباہ شدہ مندر اور سرنگ نظر نہیں آئے'' ...... جینی نے رام چندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ بات ہوئی ہے لیکن ساجن نے کہا کہ جواب آپ کو دوں گا اس لئے۔ میں اسے ساتھ لے آیا ہوں'' ...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں اس نے کیوں جواب نہیں دیا'' ...... جینی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اس سرنگ کے بارے میں کیوں جاننا چاہتی ہیں۔ آپ دراصل قدیم مندروں سے انتہائی قیمتی نوادرات نکال کر یورپ، ایکریمیا لے جانا چاہتی ہیں۔ یہ کروڑوں کا کھیل ہے اور میں غریب آدمی ہوں۔ اس لئے میں نے دانستہ آپ کو غلط جگہ بتائی تاکہ آپ بالا بالا وہاں سے قیمتی نوادرات سمیٹ کر چلی نہ جائیں'' ...... ساجن نے جو بظاہر بڑا بھولا سا نظر آ رہا تھا، جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنے پر بات ہو سکتی ہے۔ یہ بتا دوں کہ ہمارا نوادرات سے

کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ہم نوادرات پاکیشیا یا کافرستان سے باہر لے جا سکتے ہیں۔ ہم نے صرف دستاویزی فلم بنانی ہے اور یہ دستاویزی فلم ہم یورپ میں چلائیں گے جس کے ہمیں دس کروڑ ڈالرز مل سکتے ہیں''...... جینی نے کہا تو رام چندر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔ وہ چاہتا تھا کہ ساجن کو رقم نہیں بتانی چاہئے تھی۔

''ایک کروڑ ڈالرز اور وہ بھی پیشگی''...... ساجن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس گارنٹیڈ چیک ہے۔ اتنی بڑی رقم ہم ساتھ نہیں رکھتے''...... جینی نے کہا۔

''میں نے بنک میں گن مین کا کام کیا ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ گارنٹیڈ چیک کیا ہوتا ہے۔ آپ دیں مجھے۔ پھر ہم ساتھ چلتے ہیں اور میں آپ کو آپ کی مطلوبہ جگہ دکھا دوں گا۔ اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا''...... ساجن نے کہا۔

''تم نے ہم پر اعتماد نہیں کیا اور پیشگی معاوضہ طلب کیا۔ میں چیک تمہارے نام لکھ کر اور رقم لکھ کر دستخط کر کے تمہیں دکھا کر اور تسلی کرا کر اپنے پاس رکھوں گی۔ جب تم ہمیں درست جگہ پر لے جاؤ گے اور ہماری تسلی ہو جائے گی تو میں یہ چیک تمہیں دے دوں گی۔ اوکے''...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر الماری سے اپنا پرس اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے اس کے ایک خفیہ خانے سے چیک بک نکالی اور میز پر موجود

قلمدان سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے ایک چیک پر ضروری کوائف درج کئے اور آخر میں اپنے دستخط کر کے اس نے چیک کو چیک بک سے علیحدہ کیا اور ساجن کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ پوری طرح تسلی کر لو۔ اگر تمہیں کوئی غلطی نظر آئے تو میں ابھی ٹھیک کر دیتی ہوں"...... جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھ لیا ہے"...... ساجن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ایک کروڑ ڈالرز اس کی سات نسلیں بھی نہ اکٹھا کر سکتی تھیں۔

"اب کب جانا ہے"...... جینی نے ساجن سے چیک واپس لیتے ہوئے کہا اور چیک بک کے ساتھ واپس اپنے پرس کے خفیہ خانے میں رکھ لیا۔

"ہم جیپ پر جائیں گے البتہ کچھ حصہ ہمیں پیدل چلنا پڑے گا لیکن یہ بتا دوں کہ سرنگ بند ہے۔ اسے شاید بم مار کر ہی کھولنا پڑے گا"...... ساجن نے کہا۔

"ہم ابھی صرف بیرونی جائزہ لیں گے۔ باہر کی فوٹو گرافی کریں گے۔ پھر سوچیں گے کہ اندر کیسے داخل ہوا جا سکتا ہے"۔ جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ چاہیں۔ اس وقت دوپہر کا وقت ہے اور ہمیں وہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں پچھلی رات یہاں سے جانا ہو گا تاکہ دس گیارہ بجے تک ہم وہاں پہنچ

جائیں۔ اس غار میں اندھیرا ہو گا۔ جہاں سرنگ ہے۔ اس لئے طاقتور سرچ لائٹ ہمیں ساتھ لے جانا ہو گی''...... ساجن نے کہا۔

''وہ تو ہو جائے گا۔ اب اگر پچھلی رات روانہ ہونا ہے تو تم یہاں ہمارے پاس رہو''...... جینی نے کہا۔

''یہ زیادہ بہتر ہو گا''...... ساجن نے فوراً آمادہ ہوئے کہا۔

''رام چندر۔ سب کے لئے کھانا منگواؤ اور پچھلی رات کا الارم لگا دو البتہ سونے سے پہلے جیپ چیک کر لینا''...... جینی نے رام چندر سے کہا۔

''اوکے میڈم''...... رام چندر نے کہا اور پھر ساجن کو ساتھ لے کر وہ اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جینی بے اختیار چونک پڑی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''لیں''...... جینی نے اپنا نام بتائے بغیر کہا۔

''عظمت بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... دوسری طرف سے عظمت کی آواز سنائی دی۔

''لیں۔ کیا رپورٹ ہے''...... جینی نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میں نے اور میرے آدمیوں نے تحقیق کی ہے وہ میں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ آپ نے کسی رام چندر کو لیڈیز کلب کے آفس نمبر سے فون کیا تھا اور اس فون کال میں آپ نے

اسرائیل اور کافرستان کا نام لیا جس پر سنٹرل انٹیلی جنس چونک پڑی۔ اس نے کال ٹیپ کر لی تھی اور پھر انہوں نے لیڈی کلب پہنچ کر آپ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہیں معلوم ہوا کہ آپ نے ابھی تک کمرہ نہیں چھوڑا لیکن آپ رام چندر کے ساتھ کافرستان چلی گئی ہیں۔ چونکہ اسرائیل اور کافرستان دونوں پاکیشیا کے مخالف ملک ہیں اور ایسے ممالک کے ایجنٹوں کے خلاف سیکرٹ سروس کارروائی کرتی ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھجوا دی۔ پھر دو لڑکیاں سامنے آئیں۔ ان میں سے ایک کا نام جولیانا ہے اور یہ سوئس نژاد ہے دوسری لڑکی مقامی ہے جس کا نام صالحہ ہے۔ ان دونوں نے سپیشل پولیس فورس سے اپنا تعلق بتایا لیکن ان دونوں میں سے کسی ایک کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔ اس پر ہم کنفرم نہیں ہیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کبھی سامنے نہیں آئے اور ہمیشہ میک اپ میں غیر ممالک میں مشنز مکمل کرتے ہیں۔ بہرحال یہ دونوں لڑکیاں لیڈی کلب کی لیڈی جونز سے ملیں اور پھر واپس چلی گئیں۔ ابھی ابھی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ وہ دونوں لڑکیاں کافرستان پہنچ رہی ہیں۔ انہوں نے ہوائی جہاز میں اپنی سیٹیں بک کرا لی ہیں"۔ عظمت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے تو سارا معاملہ دو گھنٹوں سے بھی کم وقت میں حل کر دیا ہے"...... جینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ایک آخری بات بھی بتا دوں کہ آپ کا حلیہ لیڈی جونز نے انہیں تفصیل سے بتا دیا ہے''...... عظمت نے کہا۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم نے بہرحال چوکنے رہنا ہے۔ میں ایک ضروری کام کے لئے کافرستان سے باہر جا رہی ہوں۔ واپسی پر خود تمہیں فون کر دوں گی''...... جینی نے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

جولیا اور صالحہ مقامی میک اپ میں تھیں اور وہ دونوں پاکیشیا سے کافرستان تقریباً ایک گھنٹہ پہلے پہنچی تھیں۔ جولیا نے پاکیشیا سے فون کر کے کانٹ ہوٹل میں ڈبل بیڈ روم بک کرا لیا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں ائیرپورٹ سے سیدھی کانٹ ہوٹل پہنچ گئی تھیں۔ انہوں نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا تھا اور اس وقت وہ دونوں ہاٹ کافی کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ جو اندر سے لاک نہیں کیا گیا تھا کھلا اور ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر سلام کیا اور پھر ہاٹ کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے اور پھر خالی ٹرالی ایک سائیڈ پر کھڑی کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ صالحہ نے کافی بنانا شروع کر دی پھر ایک کپ ہاٹ کافی اس نے جولیا کے سامنے رکھا اور دوسرا اس نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

''یہ اتنا بڑا شہر ہے جولیا۔ ہم یہاں کس طرح جینی گارشا اور رام چندر کو تلاش کریں گی۔ رام چندر تو یہاں کا مقبول نام ہے۔ اس لئے سینکڑوں، ہزاروں رام چندر ہو سکتے ہیں۔ تم نے اس بارے میں کیا سوچا ہے''...... صالحہ نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

''اخبار میں اشتہار دے دیں گے کہ جو بتائے گا اسے بھاری انعام دیا جائے گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم نے بھی عمران بھائی کے پیٹرن پر باتیں کرنا شروع کر دی ہیں''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم جو بالکل چھوٹے بچوں والے سوال پوچھنے بیٹھ گئی ہو''۔ جولیا نے کہا۔ وہ بھی ساتھ ساتھ کافی سپ کرتی جا رہی تھی۔

''اچھا چلو ایسا کرتے ہیں کہ کافرستانی فارن ایجنٹ ناٹران کو فون کر کے کہہ دیتے ہیں کہ وہ رام چندر سمگلر کو تلاش کرے''۔ صالحہ نے کہا۔

''یہ کام چیف خود بھی کر سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں کہا ہے تو اس میں کوئی خاص بات ہو گی۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم نے یہ کام کرنا ہے اور واقعی ہم نے کرنا ہے''...... جولیا نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''لیکن اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ کہاں سے شروع کرو گی''۔ صالحہ نے اس بار قدر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جھنجھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیڈی جونز نے جس آدمی کا ریفرنس دیا تھا کیا نام تھا، ریمش۔ اسے فون کر کے اس سے ملاقات کا وقت لے لیتے ہیں۔ پھر اس سے ملاقات کر کے جس انداز میں آگے چلنا پڑا چلیں گے۔ کام بہرحال کرنا ہے لیکن کام کو ذہن پر سوار کر لینے سے الٹا آدمی پریشانی اور ڈیپریس ہو جاتا ہے اور یقینی انداز میں کام بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایزی رہو''...... جولیا نے کہا اور پھر کافی کا خالی کپ میز پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کا ایک مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بلیک ایگل کلب کا نمبر دیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا کر فون بند کر دیا گیا تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''بلیک ایگل کلب''...... چند لمحوں بعد رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں آپ کے کلب کے چیف سپروائزر جن کا نام رمیش ہے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ میرا نام کلثوم ہے''...... جولیا نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ رمیش سے بات کریں''...... چند لمحوں بعد ایک بار پھر وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ رمیش بول رہا ہوں۔ آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے لیڈی جونز نے تمہیں فون کیا ہو گا۔ میرا نام کلثوم ہے''...... جولیا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ کافرستان آنے سے پہلے وہ ایک بار پھر لیڈی جونز سے ملی تھی۔

''اوہ آپ۔ یس میڈم حکم فرمائیں''...... رمیش کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''میڈم جونز نے مجھے بتایا تھا کہ تم کچھ عرصہ پہلے اسمگلنگ میں خاصے اِن رہے ہو اور تم کئی اسمگلروں کو اچھی طرح جانتے ہو''۔ جولیا نے کہا۔

''میڈم چہرہ شناسی کی حد تک تو شاید سب کو آدمی جان لے

لیکن سینکڑوں کی تعداد میں اس دھندے سے متعلق افراد کے بارے میں تفصیل کیسے معلوم کی جا سکتی ہے''...... رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میڈم جونز نے تمہیں فون کیا تھا تو کیا تمہیں اس اسمگلر کا نام نہیں بتایا تھا جس کے بارے میں ہم جاننا چاہتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''بتایا تو تھا لیکن''...... رمیش نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا تو جولیا سمجھ گئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

''تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ ملے گا''...... جولیا نے کہا۔

''شکریہ میڈم۔ رام چندر کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ اب بھی سمگلنگ کے دھندے سے منسلک ہے اور لال چند گروپ سے اس کا تعلق ہے''...... رمیش نے معلومات دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ نہیں معلوم کرنا۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس وقت رام چندر کہاں ہے، کس کے ساتھ ہے اور اس کا حلیہ کیا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''یہ معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اس پر اخراجات ہوں گے''۔ رمیش نے کہا۔

''اخراجات کی فکر مت کرو معلومات کب تک حاصل کر لو گے جلدی سے جلدی کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... جولیا نے

کہا۔

”آپ اس سے سمگلنگ کے دھندے کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہیں تو وہ صاف مکر جائے گا“...... رمیش نے کہا۔

”وہ اِن دنوں کسی غیر ملکی لڑکی کے ساتھ ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ وہ دونوں کہاں ہیں۔ مجھے رام چندر سے نہیں اس غیر ملکی لڑکی جس کا نام جینی ہے سے کام ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کہاں سے فون کر رہی ہیں۔ میں دو تین گھنٹوں میں معلومات حاصل کر کے مع ثبوت آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا لیکن معاوضہ پچاس لاکھ روپے مجھے ملنا چاہئے اور کسی دوسرے کو اس بارے میں معلوم نہ ہو ورنہ سمگلنگ کے ہمارے بنائے اصولوں کے مطابق مجھے گولی مار دی جائے گی“...... رمیش نے کہا۔

”اوکے۔ میں تمہیں ایڈریس بتا دیتی ہوں۔ تم وہیں آ جاؤ لیکن جلد از جلد یہ کام کرو۔ معاوضہ تمہیں معلومات مہیا کرنے سے پہلے نقد دے دیا جائے گا“...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر بھی بتا کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ کہیں ہمیں چکر نہ دے رہا ہو“...... صالحہ نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی صرف سنتی رہی تھی۔

”ہمارے کام میں رسک لینا پڑتا ہے۔ گارنٹی کوئی نہیں دیا کرتا“...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر

ہلا دیا۔

"چیف نے تم پر اعتماد کیا ہے تو تمہاری خفیہ صلاحیتیں بھی تیزی سے ظاہر ہونے لگی ہیں البتہ میری پوزیشن وہی ہے جو عمران کی موجودگی میں باقی ساتھیوں کی ہوتی ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جولیا نے کہا۔

"آپ کی کال ہے رمیش صاحب کی طرف سے"...... ہوٹل ایکسچینج آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرائیں بات"...... جولیا نے کہا۔

"ہیلو۔ رمیش بول رہا ہوں۔ میں آپ کے ہوٹل کے قریب ہی موجود ہوں۔ میں نے تمام ضروری معلومات حاصل کر لی ہیں"۔ رمیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صالحہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کے قریب ہک شدہ ڈور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"کون ہے باہر"...... صالحہ نے کہا۔

"میں رمیش ہوں"...... دوسری طرف سے رمیش کی آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... صالحہ نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

"آؤ اندر"...... صالحہ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور رمیش کے اندر داخل ہونے پر صالحہ نے دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ بیٹھو"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے رمیش کو کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا جولیا کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صالحہ بھی جولیا کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا معلوم ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے میرا معاوضہ مجھے دیا جائے"...... رمیش نے کہا۔

"صالحہ۔ جا کر رقم لے آؤ"...... جولیا نے صالحہ کا اصل نام لیتے ہوئے کہا تو صالحہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

"آپ کا نام کیا ہے"...... رمیش نے کہا۔

"میرا نام کلثوم ہے۔ اطمینان سے بیٹھو تم درست جگہ پر آئے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو رمیش کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کچھ دیر بعد صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چیک بک تھی۔ اس نے چیک بک جولیا کے ہاتھ میں دے دی۔ جولیا نے ایک چیک کو بک سے علیحدہ کیا اور پھر بال پوائنٹ سے اس چیک پر لکھنا شروع کر دیا۔ آخر میں اس نے دستخط کئے اور چیک سامنے بیٹھے رمیش کی طرف بڑھا دیا اور چیک بک

واپس صالحہ کو دے دی جو اٹھ کر واپس اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

''ٹھیک ہے میڈم۔ شکریہ''...... رمیش نے کافی دیر تک چیک کو غور سے دیکھنے کے بعد کہا اور چیک کو تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آ گئی۔

''ہاں۔ اب تفصیل سے بتاؤ۔ کہاں ہے رام چندر اور کس کے ساتھ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میڈم۔ رام چندر ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ جس کا نام جینی بتایا گیا ہے اور جو شاید یونان، قبرص یا اسرائیل سے تعلق رکھتی ہے، پہلگام کے دشوار ترین پہاڑی حصے جسے زرکوہی کہا جاتا ہے کی طرف ایک جیپ میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ جیپ کو کوئی ڈرائیور چلا رہا تھا جبکہ جینی سائیڈ سیٹ پر اور رام چندر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے''...... رمیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے زرکوہی علاقہ دیکھا ہوا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ دونوں وہاں کیوں جا رہے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''میڈم۔ زرکوہی اس علاقے کو اس لئے کہتے ہیں کیونکہ قدیم دور سے مشہور ہے کہ پہلگام کے اس پہاڑی علاقے میں زر یعنی سونے کی بے شمار کانیں ہیں لیکن یہ پہاڑی علاقہ اس قدر دشوار گزار ہے کہ مشہور ہے کہ وہاں جانے والا واپس زندہ نہیں آیا۔ گو لوگ لالچ میں وہاں جاتے رہتے ہیں لیکن وہ کامیاب کبھی نہیں ہو

سکے اور سونے کا ایک ذرہ بھی نہیں حاصل ہوا اور کم ہی وہاں جانے والوں میں سے کوئی زندہ واپس لوٹا ہو گا''...... رمیش نے کہا۔

''تو یہ دونوں وہاں کیوں جا رہے تھے اور کب آخری بار انہیں دیکھا گیا ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''انہیں دو گھنٹے پہلے زرکوہی کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے لیکن وہاں کیوں گئے ہیں اس بارے میں اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے کہ شاید غیر ملکی لڑکی وہاں کا سروے کر کے اپنے ملک کے ماہرین کو بتانا چاہتی ہو تاکہ غیر ملکی ماہرین خاموشی سے وہاں سے سونا نکال کر لے جائیں''...... رمیش نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم نے فوراً وہاں پہنچنا ہے۔ تم اس معاملے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہو''...... جولیا نے چند لمحے سوچنے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ہمیں یہاں سے ٹیکسی یا کار میں نزدیکی پہاڑی شہر پریم گڑھ جانا ہو گا۔ وہاں سے طاقتور انجن والی جیپ حاصل کر کے ہمیں زرکوہی کی طرف بڑھنا ہو گا اور اس طرح ہم زرکوہی کے اس علاقے تک پہنچ جائیں گے جہاں سے پیدل آگے بڑھا جا سکتا ہے اور آگے کا سفر بہت طویل اور خطرناک ہے۔ میں آپ کی صرف اس علاقے تک رہنمائی کروں گا اس کے بعد نہیں''...... رمیش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا خرچہ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''دس لاکھ میرے ڈرائیونگ اور بطور گائیڈ فیس، دس لاکھ کی جیپ آئے گی اور دو لاکھ متفرق اخراجات کل بائیس لاکھ روپے لیکن یہ کیش ہونے چاہئیں''...... رمیش نے کہا۔

''ہوٹل والوں سے مل جائیں گے۔ تم فکر مت کرو''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور رمیش بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم بیٹھو رمیش۔ میں تیار ہو کر آتی ہوں پھر صالحہ جائے گی اور پھر ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے''...... جولیا نے کہا اور رمیش کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑی اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

''یہ تو شاید دنیا کا سب سے دشوار گزار علاقہ ہے''...... جینی نے ساجن سے مخاطب ہو کر کہا تو ساجن بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس علاقے کو زرکوہی کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے میں سونے کی بے شمار کانیں ہیں اور شاید اسی لئے اسے قدرت نے دشوار گزار بنا دیا گیا ہے''...... ساجن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''حکومتوں اور ماہرین کے لئے یہ دشوار گزار نہیں ہے اگر یہاں سونے کی کانیں ہوتیں تو اسے ہر صورت میں نکال لیا جاتا''۔ جینی نے کہا تو رام چندر اور ساجن دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی شدید ترین اور جان لیوا جدوجہد کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ایک غار نما سرنگ تھی جو ڈھلوان کے انداز میں گہرائی میں جا رہی تھی۔

''آیئے۔ یہاں سے ہم اس علاقے کے اندرونی حصے میں

داخل ہو جائیں گے''...... ساجن نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک اندرونی حصے میں داخل ہو گئے جہاں وہ نہ صرف اطمینان سے چل سکتے تھے بلکہ وہاں تازہ ہوا اور روشنی بھی موجود تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں قدرتی طور پر ایسے سوراخ موجود تھے جہاں سے ہوا اور روشنی اندر پہنچ رہی تھی۔

''بس میڈم۔ میں یہاں تک آپ کا ساتھ دے سکتا ہوں۔ اس کے بعد انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے جہاں سے زندہ واپس آنا تقریباً ناممکن ہے''...... ساجن نے ایک ڈھلوانی جگہ پر رکتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم اس مندر تک کیسے پہنچ سکیں گے''...... جینی نے کہا۔

''راستہ میں نے بتا دیا ہے۔ یہاں تک پہنچا بھی دیا ہے اب مزید آگے آپ لوگ خود ہمت کر لیں''...... ساجن نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ تم واپسی تک ہمارے ساتھ رہو۔ واپسی میں تمہیں یہ جیپ میں تحفے میں دے دوں گی اور ساتھ ہی ایک لاکھ روپے نقد دوں گی''...... جینی نے کہا تو ساجن کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''یہ آپ کیا کر رہی ہیں میڈم۔ یہ آدمی انتہائی لالچی ثابت ہوا ہے یہ آگے جا کر پھر کوئی بہانہ بنا دے گا''...... رام چندر نے گریٹ لینڈ کی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ہم نے اپنا کام ہر حال میں پورا کرنا ہے۔ پیسے تو آنے جانے والی چیز ہے''...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

داخل ہو جائیں گے''...... ساجن نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک اندرونی حصے میں داخل ہو گئے جہاں وہ نہ صرف اطمینان سے چل سکتے تھے بلکہ وہاں تازہ ہوا اور روشنی بھی موجود تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں قدرتی طور پر ایسے سوراخ موجود تھے جہاں سے ہوا اور روشنی اندر پہنچ رہی تھی۔

''بس میڈم۔ میں یہاں تک آپ کا ساتھ دے سکتا ہوں۔ اس کے بعد انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے جہاں سے زندہ واپس آنا تقریباً ناممکن ہے''...... ساجن نے ایک ڈھلوانی جگہ پر رکتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم اس مندر تک کیسے پہنچ سکیں گے''...... جینی نے کہا۔

''راستہ میں نے بتا دیا ہے۔ یہاں تک پہنچا بھی دیا ہے اب مزید آگے آپ لوگ خود ہمت کر لیں''...... ساجن نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ تم واپسی تک ہمارے ساتھ رہو۔ واپسی میں تمہیں یہ جیپ میں تحفے میں دے دوں گی اور ساتھ ہی ایک لاکھ روپے نقد دوں گی''...... جینی نے کہا تو ساجن کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''یہ آپ کیا کر رہی ہیں میڈم۔ یہ آدمی انتہائی لالچی ثابت ہوا ہے یہ آگے جا کر پھر کوئی بہانہ بنا دے گا''...... رام چندر نے گریٹ لینڈ کی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ہم نے اپنا کام ہر حال میں پورا کرنا ہے۔ پیسے تو آنے جانے والی چیز ہے''...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ زبان مجھے بھی آتی ہے۔ میڈم اچھی خاتون ہیں"۔ ساجن نے کہا تو رام چندر نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ آگے بڑھنے لگے اور چار گھنٹوں کی مسلسل محنت کے بعد وہ اس غار میں داخل ہوئے۔ جہاں ہر طرف قدیم مندر اور بتوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔

"وہ سرنگ کہاں ہے جو پاکیشیا جا نکلتی ہے"...... جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"...... ساجن نے کہا اور پھر وہ زمین پر لیٹ کر آگے کی طرف کھسکنے لگا۔ جیسے زمین پر کوئی کیڑا رینگتا ہے۔ جینی اور رام چندر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ساجن کیا کر رہا ہے کیونکہ جس طرف وہ رینگ رہا تھا وہاں ایک چٹان تھی اور کوئی راستہ نہ تھا لیکن وہ خاموش کھڑے اسے دیکھتے رہے کیونکہ دونوں ہی جانتے تھے کہ پہاڑوں کے اپنے اسرار ہوتے ہیں اور پھر واقعی ایسا ہی ایک اسرار ان کے سامنے آ گیا۔ جب ساجن نے چٹان پر سر لگا کر اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تو جینی اور رام چندر کو معلوم ہوا کہ چٹان کے اندر خلا ہے اور پھر ساجن کا جسم اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس رخنے میں غائب ہو گیا۔

"کمال ہے اس کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہ سکتا تھا"۔ رام چندر نے کہا تو جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر

بعد ساجن کی آواز سنائی دی۔ وہ انہیں اپنی طرح اوپر آنے کا کہہ رہا تھا۔

''تم جاؤ میں آخر میں آؤں گی''...... جینی نے کہا تو رام چندر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور زمین پر پشت کے بل لیٹ کر پیچھے کی طرف کھسکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سر عقبی چٹان سے لگا اور اس نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے اور پھر اس کا جسم تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ بھی جینی کی نظروں سے غائب ہو گیا تو جینی آگے بڑھی اور عقبی چٹان کے قریب جا کر وہ پشت کے بل زمین پر لیٹ گئی اور تیزی سے پیچھے کی طرف کھسکنے لگی اور پھر وہ درمیانی خلا اسے نظر آنے لگا جو ایک کنویں کی طرح تھا لیکن اس کی گہرائی زیادہ نہ تھی۔ جینی نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور پھر وہ تیزی سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔ اس کے دونوں ہاتھ خلا کے اوپر والے حصے پر پڑے اور پھر ایک لمحے کے بعد جینی انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی ایک سرنگ میں موجود تھی۔ رام چندر نے چونکہ سرچ لائٹ ٹارچ روشن کر دی تھی اس لئے وہاں ہر طرف روشنی تھی۔ سرنگ واقعی انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی اور وہاں ہوا کی آمدورفت کا بھی ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ گھٹن محسوس نہ ہوتی تھی۔

''یہ راستہ کس نے تلاش کیا ہے''...... جینی نے کہا۔

''یہ سارا کام میرا ہے لیکن میں نے کسی کو بتایا نہیں کہ یہ راستہ

کہاں جاتا ہے ورنہ اب تک یہ سرنگ بھی ٹوٹ چکی ہوتی اور مندروں کے نوادرات بھی غائب ہو چکے ہوتے۔ میرے علاوہ آپ دوسرے لوگ ہیں جو اس سرنگ اور اس علاقے میں اس انداز میں پہنچے ہیں“...... ساجن نے کہا۔

”اوکے۔ تمہیں اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا۔ اب آگے چلتے ہیں“...... جینی نے کہا تو ساجن خوش ہو گیا کیونکہ اب تک جینی نے جو کہا تھا اسے بہرحال پورا کیا تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ اس سے خصوصی انعام کا جو وعدہ کیا جا رہا ہے وہ بھی پورا ہو گا۔ سرچ لائٹ نما ٹارچ کی روشنی میں وہ اس بند سرنگ میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

”یہاں سے یہ سرنگ پاکیشیا میں داخل ہوتی ہے“...... ایک جگہ پہنچنے کے بعد ساجن نے چھت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا“...... جینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ چٹانوں کا رنگ دیکھیں۔ کافرستان والی سائیڈ کی تمام چٹانیں سیاہ رنگ کی ہیں جبکہ پاکیشیا کی سائیڈ پر تمام پہاڑی سلسلے کی چٹانوں کا رنگ سلیٹی ہے۔ میں تو اوپر بھی تمام علاقہ گھوما ہوا ہوں“...... ساجن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس سرنگ کو سمگلنگ کے لئے کیوں استعمال نہیں کیا جاتا“۔ جینی نے کہا۔ وہ اب پاکیشیائی حدود میں آگے بڑھ رہے تھے۔

”اس لئے میڈم کہ جہاں یہ سرنگ ختم ہوتی ہے وہاں ٹھوس

چٹانی دیوار ہے اور یہ دیوار انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی ہے''۔ ساجن نے کہا۔

''انسانی ہاتھوں کی دیوار''...... جینی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں کیونکہ پاکیشیا نے اپنی طرف اس پہاڑی کے نیچے موجود قدرتی غار کو باقاعدہ استعمال کرتے ہوئے ایک سائنسی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جس کی فرنٹ کی طرف سے انتہائی سخت حفاظت کی جاتی ہے جبکہ اس لیبارٹری کے عقب کو محفوظ کرنے کے لئے باقاعدہ ٹھوس چٹانی دیوار بنائی گئی ہے اور یہ بات بھی مشہور ہے کہ یہ دیوار بم سے بھی نہیں توڑی جا سکتی''...... ساجن نے کہا۔

''اوہ اچھا ویری گڈ۔ پھر تو ہم ضرور دیکھیں گے یہ دیوار''۔ جینی نے بچوں کے سے انداز میں کہا جو کوئی نئی چیز دیکھنے کی بات پر خوش ہو جاتے ہیں۔

''اس سرنگ کا خاتمہ اس دیوار پر ہی ہو گا''...... ساجن نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر سرنگ میں چلنے کے بعد وہ یہ دیکھ کر رک گئے کہ واقعی اس سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہو رہا تھا جو کافی چوڑی بھی تھی اور اس نے غار کا کافی رقبہ بھی گھیرا ہوا تھا۔ دیوار میں ٹھوس اور بڑی چٹانیں کسی خاص مصالحے سے جوڑی گئی تھیں لیکن دیوار کی بیرونی سطح ہموار تھی۔

"اس دیوار کے پیچھے لیبارٹری ہے"...... جینی نے دیوار کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ اب ہمیں واپس جانا ہے اور جلدی کیونکہ واپس باہر جانے تک شام ہو جائے گی اور اندھیرا پھیل جائے گا"۔ ساجن نے کہا۔

"ایک منٹ چلتے ہیں واپس۔ میں چیک کر لوں کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو یا نہیں"...... جینی نے کہا اور اپنی پشت پر موجود بیگ کو اتار کر اس نے اسے کھولا اور اس کے اندر سے سرخ رنگ کے کاغذ میں لپٹی ہوئی ایک پلیٹ سی باہر نکالی۔ اس کاغذ کو پھاڑ کر اسے باہر نکالا گیا تو وہ واقعی درمیانے سائز کی ایک پلیٹ تھی۔ اس نے اس کے اندرونی حصے کو ایک جگہ انگلی سے پریس کیا اور پھر پلیٹ کو دیوار سے چپکا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہاتھ ہٹایا تو وہ پلیٹ دیوار سے چمٹی ہوئی تھی۔ پھر جینی نے اس کے ایک کنارے پر انگلی اس طرح پھیری جیسے اس کی دھار کا جائزہ لے رہی ہو۔ دوسرے لمحے ساجن اور رام چندر دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ پلیٹ کا عقبی حصہ یکلخت کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا تھا اور پھر جھماکے سے اس پر ایک کمرہ نظر آنے لگ گیا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور سامنے ہی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر دبلا پتلا سا آدمی بیٹھا سامنے رکھی فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ جینی نے پلیٹ کے کنارے پر ایک بار پھر انگلی پھیری تو اس آدمی کا کلوز اپ آ گیا۔ وہ گنجے سر، بڑی

اور موٹی آنکھوں کا مالک تھا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے اس انداز میں سر اٹھایا جیسے وہ ان کی طرف دیکھ رہا ہو اور پھر منظر دھندلا ہوتا چلا گیا۔ جینی نے چٹانی دیوار سے چمٹی ہوئی پلیٹ کو کنارے پر سے دبایا تو پلیٹ یوں پیچھے کو آئی جیسے کسی نے اسے باقاعدہ پھینک دیا ہو۔ جینی نے بڑی مہارت سے پلیٹ پکڑی اور اسے پھٹے ہوئے سرخ کاغذ میں لپیٹ کر واپس بیگ میں رکھ دیا۔

"آؤ اب واپس چلیں"...... جینی نے کہا اور پھر وہ تینوں مڑ کر کافرستانی ایریئے کی طرف بڑھ گئے اور پھر سرنگ کے قریب آ کر واپس اس حصے سے لٹک کر نیچے اتر آئے۔ اس بار سب سے آگے جینی پھر رام چندر اور آخر میں ساجن اترا تھا۔ یہ ترتیب جینی نے خود طے کی تھی۔ رام چندر جیسے ہی نیچے آیا جینی نے اپنے گلے پر ہاتھ رکھ کر گردن کٹنے کا اشارہ کیا تو رام چندر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ پھر جیسے ہی ساجن لٹک کر نیچے گرا وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ رام چندر نے ٹریگر دبا دیا تو تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ساجن چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس کی تلاشی لو اور چیک، نقد رقم اور وہ سب جو ہمارے فائدے کا ہو نکال لو"...... جینی نے کہا تو رام چندر نے آگے بڑھ کر جینی کے حکم کی تعمیل کر دی۔

''یہ سب کچھ اپنے پاس رکھو۔ اب ہم نے یہاں سے نکل کر جیپ تک پہنچنا ہے اور پھر واپس''...... جینی نے کہا۔

''تو اس سائنسدان کا کیا ہو گا''...... رام چندر نے کہا۔

''پلیٹ پر جو آدمی نظر آ رہا تھا وہی ڈاکٹر اعظم ہے۔ اسے ہم نے یہاں سے اپنے ساتھ لے جانا ہے لیکن اس کے لئے پہلے انتظامات کرنے ہوں گے''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رام چندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بڑی سی طاقتور انجن والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر رمیش موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صالحہ تھی۔ وہ اس وقت پہلگام پہاڑی علاقے کی اس سائیڈ پر جا رہے تھے جسے بقول رمیش کے زرکوہی کہا جاتا تھا۔

"تم پہلے کبھی اس علاقے میں گئے ہو"...... جولیا نے رمیش سے پوچھا جو محتاط انداز میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"میڈم پلیز! ابھی کوئی بات نہ کریں۔ بس اب تھوڑا سا علاقہ رہ گیا ہے اس کے بعد ہمیں پیدل آگے جانا ہو گا پھر بات کریں گے"...... رمیش نے منت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہوا ہے تم جیپ ہی تو چلا رہے ہو"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"میں اس راستے کی بات نہیں کر رہی جہاں ہم اس وقت جیپ پر سفر کر رہے ہیں۔ یہ تو عام راستہ ہے اور باقاعدہ راستہ موجود

ہے۔ میں اس علاقے کی بات کر رہی ہوں جہاں ہم نے پیدل آگے بڑھنا ہے تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ جینی کا اس علاقے میں آنے کا ٹارگٹ کیا ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”بظاہر تو ایک ہی جواز سامنے آتا ہے کہ یہ لوگ سونے کی کانوں کے چکر میں ہیں“...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب وہ دور گزر چکا ہے جب کسی کو علم ہی نہ ہو سکتا تھا اور لوگ کانوں سے سونا نکال کر اور اسے صاف کر کے لے جاتے تھے۔ اب تو سپیشل سیٹلائٹ خلاء میں موجود ہیں جو ہر معدنیات کی پوری پوری نشاندہی بھی کرتے ہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر کیا اس جینی کا دماغ خراب ہے کہ وہ اس دشوار گزار علاقے میں بغیر کسی مقصد کے گھوم پھر رہی ہے“...... صالحہ نے کہا تو جولیا ہنس پڑی۔

”وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے نہ وہ احمق ہے اور نہ ہی ایسے لوگ وقت ضائع کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ابھی ہمیں اس کا مقصد سمجھ نہیں آ رہا لیکن اس علاقے میں پہنچ کر سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ کاش جینی سے بھی ٹکراؤ ہو جائے“...... جولیا نے کہا۔

اسی لمحے رمیش نے جیپ کو باہر کو نکلی ہوئی ایک اونچی چٹان کے نیچے موڑ دیا۔ آگے راستہ نہیں تھا بلکہ ڈھلوان گہرائیاں تھیں۔

”بس میڈم۔ اس سے آگے جیپ نہیں جا سکتی“...... رمیش نے

جیپ کا انجن بند کرتے ہوئے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتر گیا۔ جولیا اور صالحہ بھی جیپ سے نیچے اتریں اور اس کے ساتھ ہی جولیا چونک پڑی۔

''کیا ہوا''...... صالحہ نے اسے چونکتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''یہاں پہلے بھی کوئی جیپ کھڑی رہی ہے۔ یہ دیکھو چٹان پر موجود گرد میں اس کے ٹائروں کے نشانات''...... جولیا نے جھک کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہاں واقعی لیکن یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''وہی جینی اور اس کے ساتھی۔ وہ پہلے ہی واپس جا چکے ہیں لیکن ہم چیک کریں گے کہ وہ یہاں کیا کرنے آئے تھے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میڈم۔ آگے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہی آگے کوئی چیز ہے۔ بس دشوار گزار پہاڑیاں ہیں جن کا سلسلہ پاکیشیا تک چلا جاتا ہے''...... رمیش نے کہا۔

''ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ جینی، رام چندر کے ساتھ کیوں یہاں آئی تھی اس لئے تم ہمیں گائیڈ کرو۔ تمہیں اس کا باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''شکریہ میڈم۔ لیکن میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا کہ وہ لوگ آگے کہاں گئے ہوں گے''...... رمیش نے کہا۔

"یہاں پہاڑی چٹانوں پر گرد موجود ہے یہاں بارشیں کم ہوتی ہیں اس لئے چٹانوں پر مٹی کافی مقدار میں موجود ہے اس لئے ہم ان کے پیروں کے نشانات چیک کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے تحسین بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے میڈم۔ آپ واقعی بہت عقل مند اور فیاض ہیں"۔ رمیش نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"واپسی پر ایک لاکھ روپے مزید لے لینا۔ اب چلو"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ پیروں کے نشانات تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے اور پھر جلد ہی گرد پر جوتوں کے نشانات تلاش کر لئے گئے۔ یہ تین افراد کے نشانات تھے لیکن کئی جگہوں پر صرف دو آدمیوں کے نشانات تھے۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ کہیں تین افراد کے قدموں کے نشانات ہیں اور کہیں دو"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"دو افراد کے پیروں کے نشانات آتے ہوئے افراد کے ہیں۔ اس کا مطلب ہے گئے تین افراد تھے لیکن واپس دو آئے ہیں اور ان میں سے ایک عورت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جب تم سوچ رہی ہو تو مجھے سوچنے کی کیا ضرورت ہے لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ایک وہیں رہ گیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جاتے ہوئے دو مردوں اور ایک عورت کے پیروں کے نشانات ہیں جبکہ واپسی پر ایک عورت اور ایک مرد کے پیروں کے نشانات ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک کسی پہاڑی سے گر کر ہلاک ہو چکا ہو"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ ان پیروں کے نشانات کی مدد سے آگے بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک غار میں داخل ہوئے تو وہاں ہر طرف کسی مندر کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ یہاں لاش موجود ہے"...... جولیا نے اس غار سے ملحقہ دوسری غار میں جھانکتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس حصے میں داخل ہو گئے۔ وہاں پیروں کے نشانات اس جگہ تک گئے تھے جہاں ایک لاش موجود تھی۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو ساجن ہے۔ اس سارے علاقے کو بخوبی جاننے والا"...... رمیش نے جھک کر لاش کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوپر کوئی کھلا حصہ ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ لاش اوپر سے نیچے گری ہے"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اوپر دیکھا تو وہ مسکرا دی۔

"کیا ہوا"...... جولیا کو مسکراتے دیکھ کر صالحہ نے پوچھا۔

"اوپر ایک راستہ ہے اور یہ لوگ پہلے نیچے سے اوپر گئے ہیں اور پھر اوپر سے نیچے آتے ہوئے اس ساجن کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ جینی اور رام چندر دونوں اکٹھے واپس

گئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن ساجن کو مارنے کا کیا مطلب ہوا''...... صالحہ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مطلب بعد میں سوچیں گے ابھی ہم نے اوپر جانا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ اوپر کیا ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تینوں باری باری اپنے دونوں ہاتھ اوپر دہانے پر رکھ کر ہاتھوں کے بل اوپر اٹھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔

''ارے یہ تو سرنگ ہے باقاعدہ انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی''۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور پھر ایسی ہی حیرت کا اظہار صالحہ اور رمیش نے بھی کیا۔

''اس سرنگ کا رخ بتا رہا ہے کہ اس کا دوسرا سرا پاکیشیا کے پہاڑی سلسلے کے آخر تک پہنچے گا''...... جولیا نے کہا اور رمیش نے اس کے خیال کی تائید کر دی۔

''آپ درست کہہ رہی ہیں میڈم۔ یہ زرکوہی کا علاقہ پاکیشیا کی طرف ہی جاتا ہے''...... رمیش نے کہا۔

''اس سرنگ کو کیا اسمگلنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے''۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

''نہیں میڈم۔ میں تو یہ سرنگ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں ورنہ مجھے لازماً اس بارے میں معلوم ہوتا''...... رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں ایک جگہ پہنچ کر بے اختیار ٹھٹک کر

رک گئے کیونکہ سرنگ ایک چٹانی دیوار پر ختم ہو گئی تھی لیکن یہ دیوار واضح طور پر انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔ ابھی وہ غور سے اس دیوار کو دیکھتے ہوئے دیوار کی یہاں موجودگی کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ صالحہ چونک کر آگے بڑھی اور دیوار کی جڑ کے پاس زمین پر پڑا ہوا سرخ رنگ کے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اٹھا کر پیچھے ہٹ آئی۔ سرخ رنگ کے کاغذ پر ایسی لکیریں واضح طور پر نظر آ رہی تھیں جیسے انسانی رگیں ہوتی ہیں۔

"یہ کیا ہے صالحہ"...... جولیا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اسے سائنسی زبان میں ککراش کہتے ہیں۔ یہ ایسا کاغذ ہے جس میں سیٹلائٹ ایس وی ریز کو روکنے کی قوت ہے ورنہ یہ ریز ہر قسم کی رکاوٹ کراس کر جاتی ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"یہ کس زبان میں بات کر رہی ہو۔ کیا مطلب"...... اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"تم نے اس کاغذ کے بارے میں پوچھا تھا وہ میں نے بتا دیا البتہ زبان سائنسی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تم بھی عمران کی طرح سائنسی رسالے اور کتابیں پڑھتی رہتی ہو لیکن تفصیل کیا ہے۔ سائنسی زبان میں نہیں اپنی زبان میں سمجھاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"ایکریمیا میں حال ہی میں ایک ایجاد سامنے آئی ہے جسے

ککراش کا نام دیا گیا ہے۔ ککراش ایکریمین مقامی زبان میں ایسی پلیٹ کو کہتے ہیں جس پر تصاویر موجود ہوں۔ ایسے سائنسی سیٹلائٹ خلاء میں موجود ہیں جن سے ایس وی ریز نکل کر پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے۔ ان ریز کو نہ ہی کوئی فولادی دیوار روک سکتی ہے اور نہ ہی چٹانیں۔ اس ریز کو سامنے رکھتے ہوئے سائنسدانوں نے ایک پلیٹ نما آلہ ایجاد کیا ہے جو کسی بھی دیوار سے اس طرح چمٹ جاتا ہے جیسے مقناطیس لوہے سے اور پھر اسے آن کرتے ہی اس پلیٹ پر اس دیوار کے دوسری طرف موجود منظر دیکھا جا سکتا ہے البتہ یہ خصوصی کاغذ جسے ککراش کہتے ہیں ان ریز کو روکنے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے اس پلیٹ کو اس خصوصی کاغذ میں لپیٹ کر رکھا جاتا ہے“...... صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ جینی کے پاس یہ پلیٹ تھی اور اس نے اسے اس دیوار سے لگا کر دوسری طرف کا منظر دیکھا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ تم واقعی درست سمجھی ہو اور یقیناً ایسا ہی ہوا ہے“۔ صالحہ نے جواب دیا۔

”تم نے اپنی معلومات سے مجھے حیران کر دیا ہے۔ تم تو عمران سے بھی دو قدم آگے ہو“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”میں تمہاری ذہانت کے قصیدے کہہ کہہ کر تھک چکی تھی۔ لگتا

ہے اب میری بھی باری آ گئی ہے''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بھی ہنس دی۔

''لیکن اب ہم کیسے معلوم کریں کہ اس دیوار کی دوسری طرف کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تو اس پلیٹ کے ذریعے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے''...... صالحہ نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''نہیں ایک طریقہ اور بھی ہے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ چونک پڑی۔

''اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ طریقہ یہ ہے کہ دیوار کو بم سے توڑا جائے اور پھر دوسری طرف دیکھا جائے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''واہ۔ یہ واقعی بے حد کامیاب طریقہ ہے''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لیکن مسئلہ یہ ہے کہ بم ہمارے پاس ہے نہیں اور نہ ہی ہمیں خیال تھا کہ کسی بم کی ضرورت پڑ سکتی ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کے اس انداز پر صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''اتنے بے تکلفانہ انداز میں ہنسنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اکیلی نہیں ایک مرد بھی ہمارے ساتھ ہے''...... جولیا نے اس بار سخت

لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری'' ...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ سنجیدہ ہوتی چلی گئی۔

''میڈم۔ میں بتا دیتا ہوں کہ اس دیوار کی دوسری طرف کیا ہے'' ...... رمیش نے کہا تو دونوں چونک پڑیں۔

''ہاں بتاؤ'' ...... جولیا نے کہا۔

''دوسری طرف کوئی سائنسی لیبارٹری ہے جس کا انچارج ڈاکٹر اعظم ہے۔ یہ اس لیبارٹری کی عقبی دیوار ہے'' ...... رمیش نے کہا تو دونوں حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا'' ...... جولیا نے کہا۔

''میڈم۔ آج سے چار سال پہلے میں پاکیشیا گیا تھا۔ وہاں میرا ایک کزن رہتا ہے جس کا نام لعل چند ہے۔ وہ پاکیشیا کے پہاڑی علاقے پہلگام میں رہتا ہے اور تعمیراتی کام کا ماہر ہے۔ جب میں اس کے گھر پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ پہلگام میں ایک سائنسی لیبارٹری تعمیر ہو رہی ہے اور لعل چند وہاں کام کر رہا ہے۔ وہ ایک ہفتے بعد ایک دن کے لئے آتا ہے اس لئے یا تو میں اس کے آنے کا انتظار کروں یا وہاں جا کر اس سے ملاقات کر لوں۔ مجھے واپسی کی جلدی تھی اس لئے میں وہاں چلا گیا۔ اس وقت یہ دیوار بن رہی تھی اور لعل چند اس دیوار پر ہی کام کر رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ پہاڑی چٹانوں کو کاٹ کر یہ لیبارٹری بنائی جا رہی

ہے''۔ رمیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر اعظم کے بارے میں تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''جب میں لعل چند سے ملنے گیا تو مجھے ڈاکٹر اعظم کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے اجازت دی تو مجھے اندر لے جایا گیا تھا۔ وہ اس لیبارٹری کا انچارج تھا''...... رمیش نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ جینی کا ٹارگٹ ڈاکٹر اعظم ہے''۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹارگٹ۔ کیا مطلب''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

''وہ گکراش لے کر یہاں آئی اور اس نے اسے استعمال کیا کیونکہ مخصوص کاغذ کا ٹکڑا یہاں اس وقت گرا ہوگا جب جینی نے اسے باہر نکالا ہوگا تاکہ اسے استعمال کیا جا سکے اور پھر وہ کنفرم ہو گئی ہوگی کہ عقبی طرف واقعی ڈاکٹر اعظم کی لیبارٹری ہے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن یہ لیبارٹری بھی تو اس کا ٹارگٹ ہو سکتی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''لیبارٹری تو دوبارہ بن سکتی ہے لیکن ڈاکٹر اعظم دوبارہ نہیں آ سکتا۔ یقیناً وہ کسی خاص فارمولے پر کام کر رہا ہوگا جسے اسرائیل یا ایکریمیا اڑانا چاہتے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہم نے لیبارٹری کو تباہ ہونے سے بچانا ہے'' ...... جولیا نے کہا۔

''وہ کس طرح۔ ہم کب تک پہرہ دیں گے یہاں'' ...... صالحہ نے کہا۔

''ڈاکٹر اعظم سے ملاقات کرنا پڑے گی کہ کیا لیبارٹری کا عقب محفوظ ہے یا نہیں۔ یا پھر چیف سے کہہ کر لیبارٹری خالی کرا کر اسے اس انداز میں کور کیا جائے کہ اس پر کوئی بم بھی اثر نہ کر سکے'' ...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریڈ وولف کا چیف الفرڈ اپنے آفس میں بیٹھا فون پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے دوسرے سرخ رنگ کے فون کی تیز گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ چونک پڑا۔ اس نے اس آدمی سے جس سے وہ بات کر رہا تھا معذرت کی اور رسیور رکھ کر دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس الفرڈ اٹنڈنگ یو''...... الفرڈ نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرخ رنگ کا فون صرف ٹاپ ایجنٹس اور ہیڈکوارٹر ہی استعمال کر سکتا ہے۔ اس لئے کال لازماً کسی ٹاپ ایجنٹ کی ہی ہوسکتی ہے۔

''جینی بول رہی ہوں باس کافرستان سے''...... دوسری طرف سے جینی کی آواز سنائی دی تو الفرڈ چونک پڑا۔

''کوئی خاص بات کہ تم نے سپیشل فون پر کال کی ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے خطرہ تھا کہ میری کال چیک نہ کر لی جائے اور یہ انتہائی اہم کال ہے اس لئے میں نے سپیشل فون کے ذریعے کال کا فیصلہ کیا''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا بتاؤ کیا خاص بات ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''باس۔ میں رام چندر اور ساجن نامی ایک آدمی کے ساتھ اس پہاڑی سلسلے میں گئی جہاں قدیم دور کی سرنگ موجود ہے جو کافرستان سے پاکیشیا تک پہنچتی ہے۔ اس ساجن کو میں نے ہلاک کر دیا تاکہ سرنگ کی بات آگے نہ پھیلے لیکن میں خود الجھ گئی ہوں کہ میرا اگلا قدم کیا ہو''...... جینی نے کہا۔

''تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ میں سمجھ نہیں سکا''...... الفرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''باس۔ اس سرنگ کے اختتام پر لیبارٹری کی عقبی دیوار ہے۔ میں نے انڈر وال چیک پلیٹ کے ذریعے کنفرم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ اس دیوار کے دوسری طرف ڈاکٹر اعظم کا آفس ہے اور ڈاکٹر اعظم آفس میں کام کرتا ہوا دکھائی بھی دیا۔ آپ نے ڈاکٹر اعظم کی جو تصویر مجھے مہیا کی تھی وہ آدمی وہی تھا۔ اب دو باتیں سامنے آئی ہیں۔ اگر اس دیوار کو اڑا دیا جائے تو ڈاکٹر اعظم کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے اور یہ لیبارٹری جس انداز میں پہاڑی کو کاٹ کر بنائی گئی ہے یہ پوری لیبارٹری بھی تباہ ہوسکتی ہے اور دونوں صورتوں میں نقصان ہمارا ہے کیونکہ لیبارٹری تباہ ہونے سے

ٹوٹل زیرو کا فارمولا بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا اور اگر ڈاکٹر اعظم ہلاک ہو گیا تو اس فارمولے پر مزید کام رک جائے گا اس لئے آپ بتائیں کہ میرا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہئے"...... جینی نے کہا۔

"تم اس پلیٹ کے ذریعے پوری لیبارٹری کو چیک کرو کیونکہ ڈاکٹر اعظم اور فارمولا دونوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ تم نے بتایا تھا کہ تم اپنے جسمانی فگرز کے ذریعے ڈاکٹر اعظم کو راضی کر سکتی ہو"۔ الفرڈ نے کہا۔

"وہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس سے دوستی کی جائے لیکن ڈاکٹر اعظم کے بارے میں سنا گیا ہے کہ وہ بہت کم لیبارٹری سے باہر آتا ہے۔ اس کی مطلوبہ ہر چیز جس میں مخصوص شراب اور مخصوص فگرز کی عورت تک شامل ہے اسے لیبارٹری میں ہی مہیا کی جاتی ہے"...... جینی نے کہا۔

"پھر تو آسان کام یہ ہے کہ اس سپلائر سے ملو اور اس کے ذریعے لیبارٹری کے اندر ڈاکٹر اعظم سے جا کر ملو۔ باقی کام تو تم آسانی سے کر سکتی ہو"...... الفرڈ نے کہا۔

"لیبارٹری کے اندر کوئی غیر ملکی عورت نہیں جا سکتی ورنہ یہ کام میں ازخود کافی عرصہ پہلے کر چکی ہوتی"...... جینی نے کہا۔

"کیا عقبی طرف سے کسی طرح بھی لیبارٹری میں داخل ہو کر ڈاکٹر اعظم تک نہیں پہنچا جا سکتا اور پھر اسے عقبی طرف سے ہی نکال کر کافرستان اور کافرستان سے یہاں قبرص اور پھر اسرائیل نہیں

پہنچایا جا سکتا"...... الفرڈ نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے یہ دیوار عام نہیں ہے خصوصی میٹریل سے بنی ہوئی ہے اس لئے اس میں سوراخ نہیں کیا جا سکتا۔ انتہائی طاقتور بم سے ہی اسے اڑایا جا سکتا ہے اور ایسی صورت میں جیسا میں نے پہلے بتایا ہے پوری لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ اگر پیس میگا کٹر مل جائے تو اس دیوار کو کاٹ کر ڈاکٹر اعظم کو مع اس کے فارمولے کے وہاں سے خاموشی سے نکالا جا سکتا ہے۔ بعد میں ہم اسے قائل کر سکتے ہیں یا دوسری صورت میں اس کے ذہن کو کنٹرول کر کے اس سے کام لیا جا سکتا ہے"۔ جینی نے کہا۔

"پیس میگا کٹر۔ اوہ نہیں۔ اسرائیلی صدر کی اجازت کے بغیر اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا"...... الفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کوشش تو کریں ورنہ مشن ختم ہو جائے گا"...... جینی نے کہا۔

"او کے۔ میں بات کرتا ہوں اگر کام بن جاتا ہے تو میں خود تمہیں کال کر لوں گا"...... الفرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی کال کا انتظار کروں گی"...... جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو الفرڈ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر تک بیٹھا وہ سوچتا رہا پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو کرنل رینالڈ مشیر قومی سلامتی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ریڈ وولف الفرڈ بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب سے بات کراؤ"...... الفرڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل رینالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"الفرڈ بول رہا ہوں جناب چیف آف ریڈ وولف"...... الفرڈ نے کہا۔

"یس فرمایئے۔ کوئی خاص بات ہے"...... کرنل رینالڈ نے کہا۔

"جناب صدر اسرائیل کے حکم پر پاکیشیا سے ٹوٹل زیرو کے فارمولے اور اس پر کام کرنے والے ڈاکٹر اعظم کو وہاں سے قبرص لے آنے اور پھر اسے اسرائیل پہنچانے کے مشن پر کام کیا جا رہا ہے۔ میں نے اپنے مخصوص انداز میں اس پر کام کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر اعظم پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے کے اندر بنائی گئی

لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جس کے فرنٹ حصے سے اندر داخلہ ناممکن ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر اعظم بحیثیت مرد ایک خاص جسمانی تناسب کی حامل عورتوں کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ اس قدر زیادہ کہ وہ جنون کی حد تک اسے چاہنے لگتے ہیں اور اس کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ ہماری ایک ایجنٹ جینی اس تناسب پر نہ صرف پورا اترتی ہے بلکہ وہ ہماری ٹاپ ایجنٹ ہے چنانچہ جینی کو گریٹ لینڈ کی شہریت دے کر پاکیشیا بھجوایا گیا۔ وہاں سے اسے معلومات ملیں کہ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان ایک قدیم سرنگ ہے جس کے اختتام پر لیبارٹری کی عقبی دیوار ہے چنانچہ وال ایس وی ریز پلیٹ دے کر جینی کو وہاں بھجوایا گیا۔ اس نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس دیوار کی دوسری طرف ڈاکٹر اعظم کا آفس ہے۔ اب دو پہلو سامنے آئے ہیں۔ یہ دیوار دس میگا واٹ بم کے بغیر نہیں اڑائی جا سکتی اس صورت میں ڈاکٹر اعظم بھی ہلاک ہو سکتا ہے اور لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے اور فارمولا بھی اس تباہی کی زد میں آ سکتا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ پاکیشیا میں رہ کر انتظار کیا جائے جب ڈاکٹر اعظم لیبارٹری سے باہر آئے تو اسے اغوا کر لیا جائے۔ یا پھر ایک صورت یہ بھی ہے کہ پیس میگا کٹر اگر ایکریمیا کے سٹور سے منگوا لیا جائے تو اس کٹر سے دیوار کو کاٹا جا سکتا ہے اور ڈاکٹر اعظم کو اس کی مخصوص ذہنی اور قلبی کیفیت کو بروئے کار لا کر خاموشی سے قبرص اور پھر اسرائیل پہنچایا جا سکتا ہے اور پھر ٹوٹل زیرو پر اس

سے کام مکمل کرایا جا سکتا ہے"...... الفرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آپ مختصر بات کیا کریں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ اتنی طویل باتیں بیٹھا سنتا رہوں۔ آپ کو پیں میگا کٹر چاہئے جس کا حصول بظاہر ناممکن ہے کیونکہ اس جدید ترین ایجاد سے ابھی دنیا کو آگاہ نہیں کیا گیا لیکن ٹوٹل زیرو ایسی ایجاد ہے جو پوری دنیا کا رخ بدل سکتی ہے اس لئے آپ انتظار کریں۔ میں صدر صاحب سے بات کر کے آپ کو جواب دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو الفرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کرنل رینالڈ نے اس کی اس قدر بے عزتی کی تھی جس کی وہ توقع بھی نہ کرسکتا تھا۔ اس نے تو اپنی بات سمجھانے کے لئے تفصیل بتائی تھی لیکن ظاہر ہے وہ اسرائیلی صدر کے قومی سلامتی کے مشیر کو سوائے لیس سر کے اور کوئی جواب بھی نہ دے سکتا تھا۔

"لعنت بھیجو اس معاملے پر۔ اسرائیل کے پاس اتنی ایجنسیاں ہیں وہ خود یہ کام کیوں نہیں کرتیں"...... الفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کافی دیر تک وہ اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔ پھر تقریباً پچیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کرنل رینالڈ صاحب سے بات کریں وہ لائن پر ہیں"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل رینالڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرنل رینالڈ کی بھاری رعب دار آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''ضرور بولیئے''...... الفرڈ کو کرنل رینالڈ کے لہجے پر اس قدر غصہ آیا کہ وہ سب پروٹوکول بھول گیا۔

''یہ آپ میرے ساتھ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں۔ نانسنس۔ آپ کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں''...... کرنل رینالڈ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''اور آپ کو معلوم ہے کہ میں کون ہوں۔ میں بین الاقوامی تنظیم ریڈ وولف کا چیف ہوں اور ریڈ وولف کا کوئی تعلق سرکاری طور پر اسرائیل سے نہیں ہے۔ ہم نے اپنے طور پر اسے اسرائیل دوست بنایا ہوا ہے۔ آپ نے میری اس طرح بے عزتی کی جیسے میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ سوری۔ اب ہمیں کچھ نہیں چاہیئے اور نہ ہم اسرائیل کے لئے کام کریں گے، نانسنس''...... فرڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا اور وہ مسلسل نانسنس، نانسنس اس طرح کہہ رہا تھا جیسے گردان کر رہا ہو۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''اسرائیل کے چیف سیکرٹری روبرٹ صاحب لائن پر ہیں

جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ الفرڈ بول رہا ہوں چیف آف ریڈ وولف''...... الفرڈ نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''روبرٹ بول رہا ہوں چیف سیکرٹری اسرائیل''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد نرم تھا حالانکہ چیف سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہوتا ہے۔

''یس سر۔ فرمایئے''...... الفرڈ نے کہا۔

''کرنل رینالڈ اور آپ کی گفتگو کا اسرائیلی صدر نے بے حد سخت نوٹس لیا ہے۔ آپ کے اور کرنل رینالڈ کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ انہیں پیش کیا گیا جس پر انہوں نے کرنل رینالڈ کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے آپ کی تفصیلی بات کی تعریف کرنے کی بجائے الٹی بات کی جس کی وجہ سے بات چیت میں تلخی پیدا ہو گئی۔ بہرحال صدر صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو کال کر کے ان کی طرف سے آپ کو معذرت کروں اور آپ کو یہ بھی اطلاع دے دوں کہ بیس میگا کٹر آپ کو کل تک پہنچا دیا جائے گا البتہ یہ بھی کہا گیا کہ آپ ڈاکٹر اعظم کو قبرص نہ بھیجیں اور نہ ہی اسرائیل کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً ڈاکٹر اعظم کو واپس لے جانے کے لئے آپ کے ہیڈکوارٹر پہنچے گی اور اگر انہیں اسرائیل کے بارے میں علم ہوا تو وہ اسرائیل میں داخل ہو کر بڑا نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں اس لئے فارمولے کی کاپی اسرائیل پہنچا

دی جائے لیکن ڈاکٹر اعظم کو وہیں رکھا جائے لیکن قبرص میں نہیں کہیں اور''۔ چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''میں صدر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سچ کا ساتھ دیا ہے اس کے باوجود میں اپنے الفاظ پر معذرت خواہ ہوں۔ بہرحال آپ کا اور صدر صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔ احکامات کی مکمل تعمیل کی جائے گی''...... الفرڈ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے اور آنکھوں میں بھی تیز چمک ابھر آئی تھی۔ ظاہر ہے اسرائیل کی انتہائی اعلیٰ سطح پر اس کی تائید کی گئی تھی۔

''اوکے۔ آپ کے اچھے جذبات صدر صاحب تک پہنچا دیئے جائیں گے۔ پیس میگا کٹر کل رات تک آپ کو پہنچا دیا جائے گا لیکن آپ نے اس کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کرنی ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''ایسے ہی ہوگا۔ ویسے یہ کٹر کافرستان براہ راست ہماری ٹاپ ایجنٹ کو بھجوایا جائے یا کیشیا نہ بھیجا جائے''...... الفرڈ نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو الفرڈ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے جینی کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جینی گارشا بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی جینی کی آواز سنائی دی۔

''الفرڈ بول رہا ہوں ہیڈکوارٹر سے''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس باس۔ کیا فیصلہ ہوا اس مشن کا''...... جینی نے کہا تو الفرڈ نے پہلے قومی سلامتی کے مشیر سے ہونے والی بات چیت اور تلخی کے بارے میں تفصیل بتائی پھر چیف سیکرٹری کی کال آنے اور ان سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

''تو پیس میگا کٹر ہمیں مل جائے گا''...... جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن اسے استعمال کر کے تم نے اسے انتہائی حفاظت سے واپس بھجوانا ہے۔ اسرائیل ہم پر اعتماد کر کے جدید ترین ایجاد باہر نکال رہا ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں میں اپنے گروپ کی ایجنٹ جینڈی کو کافرستان کال کر لیتی ہوں۔ میں ڈاکٹر اعظم کو ٹریٹ کر کے لے آؤں گی جبکہ وہ یہ میگا کٹر لے کر فوری طور پر واپس پہنچ جائے گی''...... جینی نے کہا۔

''اوکے۔ میں یہ کٹر جینڈی کے ہاتھ ہی تمہیں بھجوا دیتا ہوں۔ تم اپنا پتہ جینڈی کو سمجھا دینا''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو الفرڈ نے گڈبائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی علاقے کے ایک خطرناک راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جینی اور سائیڈ سیٹ پر اس کی نائب جینڈی بیٹھی ہوئی تھی۔ جینڈی صبح کو ہی قبرص سے کافرستان پہنچی تھی۔ وہ اپنے ساتھ پیس میگا کٹر لے آئی تھی۔ یہ ایسا کٹر تھا جو دس فولادی پلیٹوں کو جوڑ کر بنائی ہوئی دیوار کو بھی اس طرح کاٹ سکتا تھا جیسے کیلے کو چاقو سے کاٹا جا رہا ہو۔

"تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا جینڈی۔ یہ خطرناک راستہ ہے"۔ جینی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میری تو پوری زندگی اس سے بھی خطرناک پہاڑوں پر گزری ہے"...... جینڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا کہاں"...... جینی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"قبرص کے شمال میں کوہ رمیپ کا خطرناک سلسلہ دور دور تک

پھیلا ہوا ہے۔ میں وہیں پیدا ہوئی۔ وہیں پڑھ لکھ کر جوان ہوئی، پھر ایک دوست کے ساتھ قبرص آ گئی جہاں ٹریننگ کے بعد آپ کا گروپ جائن کر لیا اور اب آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے خود چیک کیا ہو گا کہ میں عام عورتوں کی نسبت زیادہ سخت جان ہوں کیونکہ میں ایک پہاڑی لڑکی ہوں''...... جینڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ویری گڈ۔ اب مجھے فکر نہیں تم اکیلی بھی واپس جا سکتی ہو''۔ جینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''جا تو سکتی ہوں لیکن آپ کہاں جائیں گی''...... جینڈی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ مجھے ڈاکٹر اعظم کو مخصوص انداز میں ٹریٹ کرنے کے لئے وہیں اس لیبارٹری میں رکنا پڑے۔ جبکہ تم میگا کٹر لے کر جہاز چارٹر کرا کر واپس چلی جاؤ گی۔ رابرٹ تمہاری ہر طرح سے مدد کرے گا''...... جینی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں''...... جینڈی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ جگہ آ گئی جہاں سے جیپ آگے نہ جا سکتی تھی چنانچہ جینی نے وہاں باہر کو نکلی ہوئی ایک چٹان کے نیچے جیپ روک دی اور وہ دونوں نیچے اتر آئیں۔ دونوں نے جینز کی پینٹس اور شرٹس کے اوپر لیدر جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ جینی کے پاس ایک چھوٹا سا بیگ تھا جسے جینی نے اپنی پشت پر باندھ

رکھا تھا اور پھر وہ پیدل آگے بڑھنے لگیں۔ جینڈی واقعی پہاڑی لڑکی تھی کیونکہ وہ بڑے اطمینان اور سکون سے دشوار گزار اور خطرناک راستوں پر چل رہی تھی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس غار میں داخل ہو گئیں اور پھر وہاں سے وہ سرنگ میں داخل ہو گئیں اور پھر مسلسل آگے بڑھتے رہنے کے بعد آخر کار وہ اس دیوار کے پاس پہنچ گئیں جسے کاٹنے کے لئے وہ یہاں پہنچی تھیں۔ جینی نے اپنی پشت سے بیگ اتار کر اس میں سے بظاہر عام سا نظر آنے والا ایک کٹر نکالا لیکن اس کٹر پر لوہے یا فولاد کا بنا ہوا بلیڈ نہ لگا ہوا تھا بلکہ اس میں سے خصوصی طور پر طاقتور ریز نکلتی تھیں جو مضبوط سے مضبوط چٹانوں کو اس طرح کاٹ دیتی تھیں جیسے مضبوط چٹانوں کی بجائے کوئی نرم ربڑ ہو۔ جینی نے بیگ سے سرخ رنگ کے مخصوص کاغذ میں لپٹی ہوئی پلیٹ نکالی اور اسے دیوار کے مختلف حصوں پر چپکا کر اس پر ابھر آنے والے مناظر دیکھتی رہی۔ اسے دراصل ایسی جگہ کی تلاش تھی جہاں سے وہ گزر بھی جائے لیکن دوسری طرف کوئی اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ بھی نہ سکے اور پھر وہ ایک ایسی جگہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی اور پھر میگا کٹر کی مدد سے اس نے اس جگہ کو کاٹنا شروع کر دیا۔ بیٹری سے چلنے والا کٹر بغیر کوئی آواز نکالے اپنے کام میں مصروف تھا اور جب دیوار کا بڑا سا حصہ کٹ گیا تو جینی اور جینڈی دونوں نے مل کر کٹے ہوئے حصے کو کنٹرول کر کے نیچے رکھ دیا۔

”جینی۔ دوسری طرف کیا تمہارا دوستانہ انداز میں استقبال کیا جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں موجود مسلح سیکورٹی تم پر گولیاں چلا دے“...... جینڈی نے آہستہ سے کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو یہ میرا کام ہے۔ تم یہ کٹر لو اور خاموشی سے واپس چلی جاؤ اور جیسا میں نے کہا ویسے کرو۔ اس کٹر کی حفاظت تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ کرنی ہے“...... جینی نے کہا۔

”فکر مت کرو ایسا ہی ہو گا۔ یہ صحیح سلامت ہیڈکوارٹر پہنچ جائے گا“...... جینڈی نے کہا اور کٹر بیگ میں ڈال کر بیگ اپنی پشت پر باندھ لیا اور پھر جینی کو سلام کر کے مڑی اور چند لمحوں بعد سرنگ میں جا کر وہ جینی کی نظروں سے غائب ہو گئی تو جینی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ کٹے ہوئے حصے سے دوسری طرف پہنچ گئی۔ سامنے اس کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس میں ڈاکٹر اعظم کی موجودگی وہ پلیٹ کے ذریعے چیک کر چکی تھی۔ اس وقت دروازہ بند تھا۔ جینی یہاں تک پہنچ گئی تھی اور اسے اپنے آپ پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ ڈاکٹر اعظم کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لے گی لیکن اب اکیلی ہوتے ہی اس کے دل میں اچانک بے چینی کی لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ کوئی بڑی غلطی کر رہی ہو لیکن اس نے بہرحال یہ کام کرنا تھا اس لئے وہ ہمت کر کے آگے بڑھی اور اس نے بند دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا لیکن کمرہ خالی تھا۔ جینی اندر داخل ہو گئی اور اس

نے سائیڈ پر موجود واش روم کے دروازے کی طرف دیکھا لیکن وہاں بھی روشنی نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر اعظم کمرے یا ملحقہ واش روم میں موجود نہ تھا۔ اس کے پیچھے جانا بے وقوفی تھی کیونکہ وہ بہرحال یہاں اجنبی تھی اور ہوسکتا تھا کہ اسے دیکھتے ہی گولی مار دی جاتی اس لئے وہ کھڑی سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے کیونکہ اب تک جو کچھ جینی نے سوچا تھا اپنے طور پر سوچا تھا اور وہ غلط بھی ہوسکتا تھا۔ ابھی وہ کھڑی یہی سب کچھ سوچ رہی تھی کہ جینی کے سامنے موجود دروازہ کھلا اور ایک فائل اٹھائے ڈاکٹر اعظم اندر داخل ہوا اور سامنے کھڑی جینی پر اس کی نظریں اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ ڈاکٹر اعظم اس انداز میں جینی کو دیکھ رہا تھا کہ عورت ہونے کے ناطے جینی کو جسم کے خاص حصوں میں چیونٹیاں سی چلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

”میرا نام جینی ہے اور میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ آپ کون ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے“...... جینی نے مخصوص لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا نام ڈاکٹر اعظم ہے اور یہ پاکیشیائی سائنس لیبارٹری ہے لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئیں۔ یہاں تو اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہوسکتی“...... ڈاکٹر اعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کے آفس کے آخر میں ایک دیوار ہے جس کا ایک حصہ کٹا ہوا تھا۔ میں سیاح ہوں اور سرنگ میں چلتی ہوئی یہاں پہنچی

ہوں''۔ جینی نے اپنے طور پر اپنے آنے کی کہانی بناتے ہوئے کہا۔

''دیوار کٹی ہوئی ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ دیوار تو بم سے بھی نہیں اڑائی جا سکتی پھر اسے کاٹا کیسے جا سکتا ہے۔ پھر کوئی آواز بھی سنائی نہیں دی یہ کیسے ممکن ہے''...... ڈاکٹر اعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے جینی کی کہانی پر یقین نہیں آیا تھا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں اور یہ دیوار دور بھی نہیں ہے آپ خود چل کر دیکھ لیں''...... جینی نے ناراضگی کے انداز میں کہا۔

''ارے ارے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم جیسی خوبصورت لڑکی کو میں کیسے ناراض کر سکتا ہوں۔ تم لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں میں سے ایک ہو۔ آؤ اکٹھے چل کر دیکھتے ہیں''۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''تم بھی مردانہ وجاہت میں کسی طرح بھی کسی فلمی ہیرو سے کم نہیں ہو۔ میں نے پوری دنیا کی سیاحت کی ہے لیکن تم جیسا وجیہہ مرد خال خال ہی نظر آتا ہے''۔ جینی نے اپنا جال پھینکتے ہوئے کہا۔

''آؤ۔ تاکہ میں اسے بند کرا دوں''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور پھر وہ جینی کو ساتھ لے کر عقبی دروازے سے نکل کر دیوار کے پاس پہنچا تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ پھر جینی کے کہنے پر اس نے سرنگ کا بھی دورہ کیا۔

''اوکے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم غلط نہیں کہہ رہی ہو۔

آؤ میرے ساتھ"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"مجھے اجازت دو۔ تم سائنس دان ہو اور میں سیاح۔ ہمارا تمہارا کس طرح ملاپ ہو سکتا ہے۔ تم پر تو پابندیاں ہوں گی"...... جینی نے کہا۔

"میں لیبارٹری انچارج ہوں جو میں چاہوں گا وہی ہو گا۔ آؤ تمہیں کچھ نہیں ہو گا اور میں صرف سائنسدان ہی نہیں ہوں ساتھ ہی مرد بھی ہوں"۔ ڈاکٹر اعظم نے نثار ہونے والے انداز میں کہا۔

"صرف مرد نہیں وجیہہ مرد"...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اعظم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ یہ فقرہ سن کر بے حد خوش ہوا ہے۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کے بارے میں سیکورٹی کو تفصیلی ہدایات دے دوں پھر ہم دونوں لیبارٹری سے باہر جا کر ہائی گریڈ کلب میں اس وقت تک رہیں گے جب تک یہ عقبی دیوار دوبارہ نہیں بن جاتی۔ اس میں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ جینی پر پوری طرح فریفتہ ہو چکا ہو۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں تم جیسے مرد کے ساتھ وقت گزارنا میرے لئے ہمیشہ باعث فخر رہے گا"...... جینی نے انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تم یہیں بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔ ارے ہاں تمہارے پاس کوئی اسلحہ تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو مجھے دے دو میں اس کو

سیکورٹی کلیئرنس دلوا دوں ورنہ تم آٹو فائرنگ کی زد میں خود بخود آ جاؤ گی اور کوئی بھی تمہیں بچا نہ پائے گا''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''ہاں۔ بطور خاتون سیاح میں نے اپنی حفاظت کے لئے مشین پسٹل رکھا ہوا ہے''...... جینی نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ڈاکٹر اعظم کی طرف بڑھا دیا۔

''او کے۔ تم یہیں بیٹھو میں آ رہا ہوں۔ مجھے اگر کچھ دیر ہو جائے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور پھر اس نے الماری سے شراب کی ایک بوتل اور گلاس نکال کر میز پر رکھ دیا۔

''یہ خصوصی کاک ٹیل شراب ہے۔ امید ہے تمہیں بے حد پسند آئے گی''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا تو جینی کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے بوتل کھول کر گلاس میں شراب ڈالی اور پھر چسکیاں لے لے کر شراب پینے لگی۔ ساتھ ہی وہ سوچ رہی تھی کہ ڈاکٹر اعظم کو کس طرح یہاں سے فارمولے سمیت نکال کر لے جائے۔ وہ تو چاہتی تھی کہ ڈاکٹر اعظم کو کافرستان لے جائے اور وہاں سے اسے قبرص پہنچا دے لیکن صورتحال اب الٹ ہو گئی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ جب وہ دونوں علیحدہ کمرے میں ملاقات کریں گے تو وہ ڈاکٹر اعظم کو ساتھ لے جانے کی بات منوا لے گی۔ اس لئے وہ خاصی حد تک مطمئن نظر آ رہی تھی۔

کار تیزی سے کافرستانی دارالحکومت کے نزدیکی شہر رام گڑھ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر رمیش تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صالحہ موجود تھی۔

”رام چندر کیا تمہیں جینی کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا“...... جولیا نے رمیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اس سے بات ہو گئی ہے میڈم۔ اسے رقم چاہئے رقم مل جائے گی تو وہ سب کچھ بتا دے گا“...... رمیش نے کہا۔

”اسے دارالحکومت لے آنا تھا۔ خواہ مخواہ ہمیں اتنا طویل سفر کرنا پڑے گا“...... جولیا نے کہا۔

”وہ دارالحکومت میں آپ سے ملنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس طرح بات جینی تک پہنچ سکتی ہے اور اسے مستقل کنٹریکٹ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے“...... رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا جینی اس کے گھر رہ رہی ہے۔ وہ دارالحکومت میں کہیں نظر نہیں آئی''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ وہاں موجود نہیں ہے ورنہ مجھے لازماً معلوم ہو جاتا اور وہ دارالحکومت میں بھی نہیں ہے ورنہ سٹار نیٹ ورک کا راجیش اس کا سراغ لگا لیتا۔ اس کا سرچنگ نیٹ ورک بے حد وسیع اور مضبوط ہے''...... رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آخر وہ کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہی معلوم کرنے تو ہم رام گڑھ جا رہے ہیں۔ رام چندر کو معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے''...... رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ رام گڑھ پہنچ گئے۔ رام گڑھ زیادہ بڑا شہر نہ تھا البتہ اسے بڑا قصبہ کہا جا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک علیحدہ بنے ہوئے چھوٹے سے مکان کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

''میں معلوم کرتا ہوں کہ رام چندر موجود ہے یا نہیں''...... رمیش نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا اتنا لمبا سفر کرنے کے باوجود اس سے ملاقات نہیں ہو گی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ گھر میں ہی ہو گا یا زیادہ سے زیادہ قریبی ایک شراب خانے میں۔ ملاقات تو بہرحال ہو جائے گی''...... رمیش نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"آ جائیں۔ وہ ہمارا منتظر ہے"...... چند لمحوں بعد رمیش نے واپس آ کر کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں کار سے نیچے اتر آئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں رمیش کے ساتھ ایک چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں موجود قدیم انداز کے صوفوں پر بیٹھیں ہوئی تھیں۔

"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رام چندر نے کہا۔

"میرا نام کلثوم ہے اور یہ میری ساتھی ہے صالحہ اور ہم نے گریٹ لینڈ سے آئی ہوئی جینی گارشا سے ملنا ہے جو تمہارے ساتھ کافی عرصہ تک نظر آتی رہی ہے۔ اب کہاں ہے وہ"...... جولیا نے کہا۔

"رمیش سے اسی سلسلے میں بات ہوئی تھی۔ اس نے آپ کو کچھ نہیں بتایا"...... رام چندر نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ تم دو لاکھ روپے معاوضہ چاہتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس سے ایک روپیہ بھی کم نہیں کیونکہ اگر کسی کو یہ معلوم ہو گیا کہ میں نے آپ کو اس کے بارے میں کچھ بتایا ہے تو مجھے گولی مار دی جائے گی"...... رام چندر نے کہا۔

"ایک صورت میں معاوضہ مل سکتا ہے کہ تم اپنی بات کنفرم کراؤ"...... جولیا نے کہا۔

"کنفرم۔ وہ کیسے"۔ رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو تم نے خود سوچنی ہے ورنہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ

تم ہمیں فرضی کہانی سنا کر ہم سے روپے اینٹھ لو"...... جولیا نے کہا۔

"ایسی صورت میں آپ کو ایک لاکھ روپے زیادہ دینے ہوں گے"...... رام چندر نے کہا۔

"اس قدر لالچ مت کرو۔ لالچ انسان کو ہمیشہ نقصان پہنچاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر سوری۔ آپ جا سکتی ہیں"...... رام چندر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تین لاکھ لے لینا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ رقم شو کریں اور یہ رقم میرے حوالے کر دیں"۔ رام چندر نے کہا۔

"صالحہ۔ اسے رقم دے دو"...... جولیا نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اپنے کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ کھولا اور اس میں سے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی تین گڈیاں نکال کر اس نے سامنے موجود میز پر رکھ دیں۔

"رمیش۔ انہیں اٹھا کر رام چندر کو دے دو"...... صالحہ نے رمیش سے کہا۔

"یس میڈم"...... رمیش نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر میز کی طرف آیا۔ اس نے میز سے تینوں گڈیاں اٹھائیں اور انہیں رام چندر کے سامنے رکھ کر وہ واپس مڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ رام

چندر نے گڈیاں اٹھائیں اور انہیں باقاعدہ چیک کیا۔ پھر مطمئن ہو کر اس نے تینوں گڈیاں اپنے کوٹ کی جیبوں میں ڈال لیں۔

"شکریہ میڈم۔ اب میں آپ کو آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ میڈم جینی قبرص سے آئی ہوئی ایک عورت جس کا نام جینڈی ہے کے ساتھ آج صبح اس پہاڑی سرنگ میں گئی ہیں جس کا ایک سرا کافرستان اور دوسرا پاکیشیا میں ہے"...... رام چندر نے کہا۔

"تم ان کے ساتھ نہیں گئے"...... جولیا نے پوچھا۔

"پہلی بار جب میڈم گئی تھی تو میں ان کے ساتھ تھا اور میرے ساتھ ایک اور آدمی ساجن بھی تھا جس نے سرنگ دریافت کی تھی لیکن اس بار میڈم اپنی ساتھی عورت جینڈی کے ساتھ گئی ہیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ میں ساتھ چلوں لیکن میڈم نے انکار کر دیا"۔ رام چندر نے کہا۔

"ساجن زندہ واپس آیا تھا یا اسے وہیں ہلاک کر دیا گیا تھا"...... جولیا نے کہا تو رام چندر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"آپ۔ آپ کو کیسے پتہ چلا اس بات کا کہ ساجن کو وہیں ہلاک کر دیا گیا تھا"...... رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں، صالحہ اور رمیش کے ساتھ اس سرنگ سے ہو آئی ہوں اور ہم نے وہاں ایک لاش دیکھی تھی۔ اب تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ واپسی پر ساجن کو گولی مار دی گئی

تھی لیکن ایسا کس لئے کیا گیا تھا'' ...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میڈم جینی نے اچانک جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ساجن کو گولی مار دی۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا تو میں خاموش ہو گیا۔ وہ بہرحال مجھ سے بہت سینئر ہیں'' ...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ جینی اور جینڈی وہاں کیوں گئی ہیں'' ...... جولیا نے کہا۔

''اس سرنگ کے اختتام پر ایک انتہائی مضبوط دیوار ہے جس کے دوسری طرف پاکیشیا کی ایک سائنسی لیبارٹری ہے جس کا انچارج ڈاکٹر اعظم ہے۔ ڈاکٹر اعظم کسی سائنسی فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ جینی اس فارمولے اور ڈاکٹر اعظم کو یہاں سے قبرص لے جانا چاہتی ہے جہاں ریڈ وولف کا ہیڈکوارٹر ہے''۔ رام چندر نے کہا

''یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر اعظم کیوں جائے گا اس کے ساتھ اور لیبارٹری سے وہ اسے اغوا نہیں کر سکتی'' ...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ بے حد تیز اور شاطر ایجنٹ ہے۔ اس نے سینکڑوں مشن ایسے مکمل کئے ہیں جن کے بارے میں سوچ کر لوگ آج بھی حیران ہوتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی پلان بہرحال اس نے بنا رکھا ہو گا'' ...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم ان باتوں کو کنفرم کراؤ''۔ جولیا نے کہا۔

''ابھی کراتا ہوں'' ...... رام چندر نے کہا اور سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دینے لگی۔

''یس۔ لیلا وتی بول رہی ہوں'' ...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رام چندر بول رہا ہوں لیلا وتی'' ...... رام چندر نے کہا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات'' ...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میڈم جینی تمہارے چیک نیٹ پر ہو گی۔ یہ تو چیک کر کے بتا دو کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے''۔ رام چندر نے کہا

''او کے۔ دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا'' ...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے'' ...... رام چندر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ لیلا وتی کون ہے اور اس کا چیک نیٹ کیا ہے'' ...... جولیا نے کہا۔

''کافرستانی دارالحکومت میں لیلا وتی کا چیک نیٹ بہت وسیع طور پر پھیلا ہوا ہے۔ انسانوں سے لے کر سیٹلائٹ چیکنگ تک اس کے نیٹ ورک میں کام ہوتا ہے البتہ معاوضہ دوسروں سے زیادہ لیتی ہے'' ...... رام چندر نے کہا۔

''جینی کو اس نے کیوں چیکنگ میں رکھا ہوا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہ ہیڈکوارٹر کا کام ہے۔ وہ اپنے ٹاپ ایجنٹس کو ہمیشہ نظروں میں رکھتا ہے''...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر لیلا وتی سے رابطہ کیا۔

''پہلے وہ زرکوہی پہاڑیوں کے نیچے تھی اور پھر کافرستان چیک نیٹ سے ہی باہر چلی گئی۔ کہاں چلی گئی معلوم نہیں ہو سکا''...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ پاکیشیا چلی گئی ہے''...... رام چندر نے پوچھا۔

''یہ مجھے نہیں معلوم۔ میرا وہاں کوئی چیک نیٹ ورک نہیں ہے۔ اوکے گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''پھر تو جینڈی بھی اس کے نیٹ ورک میں ہو گئی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں یقیناً''...... رام چندر نے جواب دیا۔

''جینڈی کے بارے میں پوچھو وہ کہاں ہے''...... جولیا نے کہا تو رام چندر نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر لیلا وتی سے رابطہ کیا۔

''لیلا وتی۔ قبرص سے ریڈ وولف کی دوسری ٹاپ ایجنٹ جینڈی یہاں آئی تھی۔ یقیناً ہیڈکوارٹر نے اس کے بارے میں بھی ہدایات

دی ہوں گی'' ...... رام چندر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں پوچھ رہے ہو'' ...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کہاں ہے اس وقت اور کیا کر رہی ہے''۔رام چندر نے کہا

''دس منٹ بعد فون کریں'' ...... لیلا وتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رام چندر نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تمہارا حکم کیوں اس طرح فوراً مان لیا جاتا ہے'' ...... جولیا نے کہا۔

''میں کافرستان میں ریڈ وولف کا مستقل ایجنٹ ہوں۔ میری وجہ سے ہی ہیڈکوارٹر نے لیلا وتی کو کام دیا ہے جس سے اسے لاکھوں کی آمدنی ہوتی ہے'' ...... رام چندر نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا۔

''تمہاری بھی تو نگرانی ہو سکتی ہے'' ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی ہے اس لئے تو میں نے آپ سے یہاں رام گڑھ میں ملاقات کی ہے۔ نیٹ ورک دارالحکومت تک محدود ہے'' ...... رام چندر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ بعد رام چندر نے ایک بار پھر لیلا وتی سے رابطہ کیا۔

''جینڈی اب سے ایک گھنٹہ پہلے ائیرپورٹ سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر قبرص چلی گئی ہے'' ...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... رام چندر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ جینڈی کیوں اس قدر جلدی واپس چلی گئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بارے میں مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم''...... رام چندر نے ایسے لہجے میں کہا کہ جولیا کو اس کی بات پر یقین آ گیا۔

''ہمیں جینی کے بارے میں کوئی حتمی بات بتاؤ۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ وہ زرکوہی گئی اور وہاں سے غائب ہو گئی''...... جولیا نے کہا۔

''ایک ہی صورت میں اس کا پتہ چل سکتا ہے لیکن آپ کو ایک لاکھ روپے مزید دینے ہوں گے''...... رام چندر نے کہا۔

''تم معلوم تو کرو پھر مزید ایک لاکھ روپے بھی لے لینا''۔ جولیا نے کہا تو رام چندر نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی رام چندر نے پریس کر دیا کیونکہ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔

''یس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سلطان خان سے بات کراؤ۔ میں رام چندر بول رہا ہوں''۔ رام چندر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ سلطان خان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی

کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''سلطان خان۔ رام چندر بول رہا ہوں''۔رام چندر نے کہا۔

''کوئی حکم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مس جینی کو چیک کر رہے ہو یا نہیں''...... رام چندر نے کہا۔

''وہ تو آپ کے ساتھ کافرستان چلی گئی تھی اس لئے چیکنگ سے آؤٹ ہو گئی تھیں پھر اچانک وہ ڈاکٹر اعظم کے ساتھ نظر آ گئیں''...... سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے اس وقت وہ''...... رام چندر نے چونک کر پوچھا۔

''ڈاکٹر اعظم کے لئے ہائی گریڈ کلب میں ایک کمرہ مستقل بک رہتا ہے۔ اس وقت جینی اور ڈاکٹر اعظم اس کمرے میں موجود ہیں''...... سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی''...... رام چندر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب دیں مجھے مزید ایک لاکھ روپے''...... رام چندر نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور پھر اس سے پہلے کہ رام چندر الرٹ ہوتا کمرہ فائرنگ کی تیز آواز اور رام چندر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا لیکن اسے زیادہ تڑپنے کی مہلت نہ ملی اور وہ ساکت ہو گیا۔

''یہ بے حد لالچی آدمی تھا۔ یہ ہمارے جاتے ہی جینی اور دیگر متعلقہ افراد کو اطلاع دے دیتا''...... جولیا نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو صالحہ اور رمیش دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہمیں اب طیارہ چارٹرڈ کرا کر واپس پاکیشیا جانا ہے۔ میں جلد از جلد جینی پر ہاتھ ڈالنا چاہتی ہوں''...... جولیا نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہ ڈاکٹر اعظم جینی کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا جینی سے کیا تعلق ہے''۔ صالحہ نے اس کے عقب میں چلتے ہوئے کہا۔

''یہ تو پاکیشیا جا کر ہی معلوم ہو گا۔ فی الحال ہمارا ٹارگٹ جینی ہے جینڈی تو نکل گئی۔ اب یہ بھی ہاتھ سے نہ نکل جائے''...... جولیا نے گھر کے باہر کھڑی کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ ڈاکٹر اعظم اسی لیبارٹری کا انچارج ہے جو زرکوہی پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی ہے۔ اس سرنگ کے دہانے پر جو ایک طرف کافرستان میں ہے اور دوسری طرف پاکیشیا سے ملتی ہے''...... رمیش نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جینی کا ٹارگٹ ڈاکٹر اعظم ہی تھا۔ ٹھیک ہے ہم بروقت جینی کی گردن پکڑ لیں گے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... ڈاکٹر اعظم نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے جینی نے کوئی ناگوارانہ بات کر دی ہو۔ اس وقت وہ دونوں ہائی گریڈ کلب میں ڈاکٹر اعظم کے لئے مستقل طور پر بک کمرے میں موجود تھے۔ کل شام دونوں یہاں پہنچے تھے اور اب ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے شراب کی چسکیاں لے رہے تھے۔ ڈاکٹر اعظم کے چہرے پر رات کو بے تحاشا شراب پینے کا خمار ابھی تک نمایاں نظر آ رہا تھا۔

''کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... جینی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''جینی۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو''...... ڈاکٹر اعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے ساتھ رہنے کا نشہ موجود ہے۔ کیوں''...... جینی نے اس قدر لاڈ بھرے لہجے میں کہا کہ ڈاکٹر اعظم کا چہرہ جینی کی

بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ بات نہیں۔ یہ نشہ مجھ پر تم سے زیادہ سوار ہے۔ تم جیسی خوبصورت عورت کا ساتھ کسی خوش قسمت کو ہی نصیب ہوتا ہے لیکن تم خود سوچو جینی میں سائنسدان ہوں۔ حکومت نے مجھے ایک بڑی اور خفیہ لیبارٹری کا انچارج بنایا ہوا ہے۔ میں انتہائی اہم اور خفیہ سائنسی فارمولے پر کام کر رہا ہوں۔ میری باقاعدہ نگرانی ہوتی ہے۔ اب بھی میں نے تمہارے بارے میں نگرانی کرنے والوں کو بتایا ہے کہ تم گریٹ لینڈ کی سائنس دان ہو اور مجھ سے چند سائنسی معاملات پر بات چیت کرنے آئی ہو ورنہ وہ ہم دونوں کا ساتھ رہنا ناممکن بنا دیتے۔ اس صورت حال میں تم کہہ رہی ہو کہ میں پاکیشیا چھوڑ کر تمہارے ساتھ مستقل گریٹ لینڈ شفٹ ہو جاؤں۔ خود سوچو یہ کیسے ممکن ہے۔ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں"...... ڈاکٹر اعظم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن میں ہر صورت میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تمہارے سامنے خودکشی کر لوں گی"...... جینی نے اپنے مخصوص حربے کا استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں ڈیئر لیکن"...... ڈاکٹر اعظم نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن کے بعد تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ تم سائنس دان ہو۔ تم

فارمولے پر کام کر رہے ہو۔ تمہاری نگرانی ہو رہی ہے اس لئے تم نہیں جا سکتے لیکن اگر تمہیں قبرص میں ایک جدید ترین لیبارٹری کا انچارج بنا دیا جائے۔ دنیا کے ہزاروں سائنس دان وہاں تمہارے ماتحت ہوں اور تمہیں مکمل آزادی ہو کہ تم وہاں اپنے فارمولے پر کام کرو۔ جب تم اپنا فارمولا مکمل کر لو تو بے شک اسے پاکیشیا کے حوالے کر دو اور مجھے بھی آزادی ہو وہاں تمہارے ساتھ رہنے کی تو پھر تمہیں کیا اعتراض ہے''...... جینی نے کہا تو ڈاکٹر اعظم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہے یا تم کسی ملک کی ایجنٹ ہو ورنہ عام عورتیں تو ایسی آفر نہیں کر سکتیں''۔ ڈاکٹر اعظم کے لہجے میں شکوک کی پرچھائیاں موجود تھیں تو جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں ایجنٹ ضرور ہوں لیکن تمہاری محبت کی ایجنٹ ہوں۔ تم میری زندگی کے پہلے مرد ہو اس لئے میں تمہاری منتیں کر رہی ہوں ورنہ میں کسی مرد کے منہ سے اپنے خلاف ایک لفظ سننا بھی برداشت نہیں کر سکتی لیکن تم نے واقعی مجھ پر جادو کر دیا ہے۔ اب غور سے سنو میں گریٹ لینڈ کی ضرور ہوں لیکن میرا تعلق قبرص کی ایک بین الاقوامی تنظیم ریڈ وولف سے ہے جو ویسے اسمگلنگ کی بین الاقوامی تنظیم ہے لیکن گزشتہ پانچ سالوں سے اس نے اسمگلنگ چھوڑ کر ایکریمیا میں جاب دلانے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔

ایکریمیا اور یورپ کسی بھی فیلڈ میں کوئی بھی سیٹ خالی ہوتی ہے اس کے بارے میں ریڈ وولف سیمینار منعقد کراتی ہے۔ یونیورسٹیوں میں فنکشن کراتی ہے، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونگ میڈیا میں بھی پبلسٹی کی جاتی ہے اور جو لوگ ریڈ وولف کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں انہیں جاب دلانے میں مدد کی جاتی ہے۔ جب جاب مل جاتی ہے تو معاہدے کے مطابق پانچ سال تک وہ ملازم اپنی تنخواہ کا تیسرا حصہ ریڈ وولف کو دیتا ہے۔ اس طرح ملازمتیں حاصل کرنے والوں پر بوجھ بھی نہیں پڑتا اور انہیں ان کی تعلیم و تجربے کے مطابق جاب بھی مل جاتی ہے۔ یہ کاروبار اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ ریڈ وولف نے سائنسدانوں کے لئے جدید ترین لیبارٹریاں بنائی ہیں۔ کوئی بھی سائنس دان ان لیبارٹروں میں اپنے فارمولے پر کام کر سکتا ہے جب وہ اپنا فارمولا مکمل کر کے کسی حکومت کو فروخت کرے گا تو معاوضے کا تیسرا حصہ ریڈ وولف کو دے گا'' ...... جینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے ایسی تنظیمیں بھی وجود میں آ گئی ہیں۔ بہرحال میں اپنی لیبارٹری میں ہی کام کرنا پسند کروں گا'' ...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''ضرور کرو لیکن میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ میں اب تم سے علیحدہ نہیں رہ سکتی'' ...... جینی نے جذباتی انداز میں کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیبارٹری میں کوئی اجنبی نہیں رہ سکتا۔ تم

اس کلب میں رہو میں تم سے ملتا رہوں گا"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ یہاں رہو یا قبرص لیبارٹری میں رہو"...... جینی نے اور زیادہ لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں تو تم میرے ساتھ رہ نہیں سکتی اور قبرص میں جا نہیں سکتا ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں ریڈ کر کے مجھے گرفتار کر کے وہاں سے واپس لے آئے گی"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"اب تمہیں اصل بات بتا دوں۔ ریڈ وولف کے چیف الفرڈ میرے والد ہیں۔ میں انہیں جیسا کہوں گی وہ ویسے ہی کریں گے۔ میں ان کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ہوں اس لئے تم فکر مت کرو۔ تم دنیا کی جدید ترین لیبارٹری میں کام کرو گے۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گی اور تم پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہو گی۔ تم اپنا فارمولا مکمل کر کے پاکیشیا کو دے سکتے ہو۔ کوئی تم سے اس بارے میں نہیں پوچھے گا۔ اب بولو میں بہرحال تمہیں نہیں چھوڑ سکتی اور اب مان جاؤ ورنہ میں تمہارے سامنے خودکشی کر لوں گی"...... جینی نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال اپنی کنپٹی پر رکھ دی۔

"ارے ارے۔ مت ایسا کرو میرا دل ڈوب جائے گا۔ تم جیسا کہو گی ویسے ہی ہو گا۔ مجھے اب تم سے زیادہ کوئی اچھا نہیں لگتا"۔ ڈاکٹر اعظم نے شاید وقتی طور پر ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ یہاں سے جاتے ہوئے تمہیں کوئی چیک

نہیں کر سکے گا۔ میں میک اپ کے ماہر سے تمہارا میک اپ کراؤں گی اور تمہارے نئے کاغذات بھی تیار ہو جائیں گے“...... جینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”تم پھر ایجنٹوں اور جاسوسوں جیسی باتیں کر رہی ہو“...... ڈاکٹر اعظم نے مسکراتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اسے خدشہ ہو کہ جینی ناراض ہو جائے گی اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

”میں تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہی ہوں۔ تم اپنے سینئیرز سے کہہ کر مجھے اپنے ساتھ لیبارٹری میں رکھ لو۔ میں باقی ساری عمر یہاں تمہارے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔ میرا اور کوئی مقصد نہیں ہے“...... جینی نے لاڈ بھرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جس میں ہلکی سی ناراضی کا تاثر بھی نمایاں تھا۔

”ارے ارے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم جیسے کہو گی میں ویسے ہی کروں گا بس خوش ہو جاؤ“...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

”سچ واقعی“...... جینی نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

”ہاں سچ۔ سو فیصد سچ“...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں انتظامات کرتی ہوں۔ تم جس سیکرٹ سروس کی بات کر رہے وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے۔ وہ تمہیں لے جائیں گے اور مجھے گولی مار کر یہاں پھینک جائیں گے۔ ایسے لوگ بہت ظالم ہوتے ہیں“...... جینی نے کہا۔

”ارے ایسا سوچو بھی مت۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو یہاں تمہاری نہیں میری لاش پڑی ہو گی“...... ڈاکٹر اعظم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں انتظامات کرنے جا رہی ہوں پھر ملاقات ہو گی۔ طویل ملاقات“...... جینی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور بیگ اٹھا کر کاندھے سے لٹکانے کے بعد بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا انداز قاتلانہ تھا۔

ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ جولیا مقامی میک اپ میں تھی وہی میک اپ جس میں وہ کافرستان گئی تھی۔ ٹیکسی انہوں نے ائیرپورٹ سے ہائر کی تھی اور اس وقت وہ دارالحکومت کے ہائی گریڈ کلب جا رہی تھیں جہاں رام چندر کی معلومات کے مطابق ڈاکٹر اعظم اور جینی موجود تھے۔

''تم وہاں جا کر کیا کرو گی''...... عقبی سیٹ پر بیٹھی جولیا کے ساتھ بیٹھی صالحہ نے کہا۔

''بعد میں بات ہو گی''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی آنکھوں کے اشارے سے صالحہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اجنبی ڈرائیور ٹیکسی میں موجود ہے اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مزید ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی دس منزلہ انتہائی خوبصورت عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور شیشے

کے بنے ہوئے وسیع و عریض مین گیٹ کے سامنے رک گئی۔ جولیا اور صالحہ دونوں نیچے اتریں اور میٹر دیکھ کر صالحہ نے بیگ سے رقم نکال کر ڈرائیور کو دے دی۔

''باقی تمہاری ٹپ''...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ مین گیٹ سے گزر کر ایک لابی میں پہنچ گئیں۔ یہاں تک کوئی بھی اجنبی آ جا سکتا تھا لیکن اس سے آگے افسران کو بھی متعلقہ افراد کی اجازت کے بغیر جانے کی اجازت نہ تھی۔ کاؤنٹر کے پیچھے دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کے سامنے کاؤنٹر پر فون موجود تھا۔

''یس میڈم''...... جولیا کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی فون والی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ صالحہ جو جولیا کے پیچھے چل رہی تھی بھی ساتھ جا کر رک گئی۔

''ڈاکٹر اعظم جو کہ سائنس دان ہے ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں کسی کمرے میں موجود ہیں۔ اس کمرے کا نمبر کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوری۔ کسی اجنبی کو نمبر نہیں بتایا جا سکتا۔ آپ ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہیں''...... اس لڑکی نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے جیب سے سپیشل پولیس فورس کا بیج نکالا اور اسے اس لڑکی کی نظروں کے سامنے لہرا کر واپس جیب میں رکھ لیا۔

''سپیشل پولیس فورس''...... لڑکی نے قدرے ہراساں لہجے میں کہا۔

''ہاں اور تمہارا یہ کلب میرے چند الفاظ کے حکم سے بند ہوسکتا ہے۔ بولو کیا نمبر ہے ڈاکٹر اعظم کے کمرے کا''...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ میڈم۔ آئی ایم سوری۔ ان کے کمرے کا نمبر نو سو نو ہے۔ میں انہیں اطلاع دے دوں''...... لڑکی نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر سپیشل پولیس فورس کے حکم پر کلب بند ہوسکتا ہے تو اس کی نوکری تو ایک طرف اس کو شاید جان سے ہی مار دیا جائے۔

''پہلے معلوم کرو کہ ڈاکٹر اعظم کمرے میں ہیں یا نہیں اور کیا ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کل سے میڈم جینی ان کے ساتھ تھیں اب کا مجھے معلوم نہیں''...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب وہ ہر بات کا جواب اس طرح دے رہی تھی جیسے یہ اس کا فریضہ ہو۔

''کرو بات''...... جولیا نے کہا تو لڑکی نے رسیور اٹھا لیا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... جولیا نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آخری بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سر ڈاکٹر اعظم صاحب۔ سپیشل پولیس فورس کی دو ہائی گریڈ لیڈیز آفیسر آپ سے ملنے کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ کیا میڈم جینی بھی

کمرے میں موجود ہیں۔ میں کاؤنٹر سے رومیلا بول رہی ہوں''۔ لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سپیشل فورس کی لیڈی آفیسرز۔ وہ کیوں مجھ سے ملنا چاہتی ہیں اور آپ جینی کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہیں۔ کیا میں کسی تھانے میں ہوں''...... ڈاکٹر اعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری جناب۔ سپیشل پولیس فورس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہ آپ سے پوچھوں۔ آئی ایم سوری''...... رومیلا نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں کہہ دیں کہ میں ان سے نہیں ملنا چاہتا''...... ڈاکٹر اعظم نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''اب مزید میں کیا کر سکتی ہوں''...... رومیلا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ڈونٹ وری۔ ہم نہ تمہیں نقصان پہنچنے دیں گے اور نہ کلب کو۔ ہم نے تو ڈاکٹر اعظم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس۔ اوکے۔ گڈ بائی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ اس طرف بڑھ گئی جدھر آٹھ لفٹیں موجود تھیں جو سب کی سب مسلسل کام کر رہی تھیں۔ لوگ ان لفٹوں کے ذریعے اوپر نیچے آ جا رہے تھے۔

''فکر مت کرو رومیلا''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا

کے پیچھے چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ صالحہ کی بات سن کر رومیلا کا چہرہ نارمل ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نویں منزل کے کمرہ نمبر نائن کے سامنے موجود تھیں۔ ہوٹلوں اور کلبوں میں نمبروں کی ترتیب ایسی رکھی جاتی تھی کہ ایک سو کا مطلب فرسٹ فلور اور اس طرح آگے گنتی بڑھ جاتی تھی۔ بند دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے فریم میں ڈاکٹر اعظم کا نام اور نیچے اس کی ڈگریاں اور سب سے آخر میں سینیئر سائنس دان کے الفاظ درج تھے۔ جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ڈاکٹر اعظم کی آواز سنائی دی۔

"سپیشل پولیس فورس۔ آپ سے چند ضروری معلومات حاصل کرنے آئی ہے"...... جولیا نے نرم لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میرے پاس آپ سے ملاقات کا وقت نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ڈور فون آف ہو گیا۔

"سپیشل پولیس فورس کو کون روک سکتا ہے"...... جولیا نے پاس کھڑی صالحہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ جس کے چہرے پر شاید اپنی توہین کی وجہ سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ ختم ہو گئے۔ ادھر جولیا نے کاندھے سے لٹکے ہوئے لیڈیز بیگ کی سائیڈ زپ کھولی اور مڑی ہوئی مخصوص انداز کی ایک چابی نکالی۔ اسے دیکھتے ہی صالحہ بے اختیار مسکرا دی کیونکہ یہ ماسٹر کی تھی

جس کے ذریعے ہر طرح کا تالا کھولا جا سکتا تھا۔ جولیا نے چابی کو کی ہول میں ڈالا اور اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا تو کٹاک کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ جولیا نے چابی کو واپس بیگ میں ڈالا اور پھر دروازے کو آرام سے لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا جس کے بال خشک اور پریشان تھے اور چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

"خبردار۔ اگر تم نے کوئی حرکت کی تو تمہیں یہیں سے ہتھکڑیاں ڈال کر ہیڈکوارٹر لے جایا جائے گا۔ تم سائنسدان ہو تو کیا ہوا ہم نے سرداور سے تم سے معلومات حاصل کرنے کی باقاعدہ اجازت لے رکھی ہے"..... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ سرداور کا نام سنتے ہی ڈاکٹر اعظم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کہاں ہے ان کا اجازت نامہ۔ دکھاؤ مجھے"...... اس بار ڈاکٹر اعظم نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"میں ان کا نمبر ملا دیتی ہوں تم ان سے بات کر لو۔ انہیں بتا دینا کہ تم دانستہ سپیشل پولیس فورس کو نظر انداز کر رہے ہو"..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سرداور کا ریفرنس دے کر مجھے خاموش کرا دیا ہے۔ ٹھیک ہے بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو"...... ڈاکٹر اعظم نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مجبوراً ان کے سامنے ہتھیار ڈال رہا ہو۔

''تم بھی بیٹھو۔ تم ہمارے ملک کے اہم سائنس دان ہو اور ہم سب تمہاری عزت کرتے ہیں۔ نجانے تم کیوں مخالفت پر اتر آئے''...... جولیا نے صالحہ کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اعظم کو بھی بیٹھنے کا کہا اور ساتھ ہی ان کی تعریف بھی کر دی۔

''ان تعریفی کلمات کا شکریہ''...... ڈاکٹر اعظم نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں تمہارے ساتھ گریٹ لینڈ نژاد جینی آئی تھی وہ اب کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ یہ کہہ کر یہاں سے چلی گئی ہے کہ اس نے کافرستان سے آنے والے دو افراد کا ایئر پورٹ پر استقبال کرنا ہے اور پھر انہیں لے کر مارکیٹ جانا ہے۔ وہ اب رات کو آئے گی''...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ سے اس کی ملاقات کہاں ہوئی تھی''...... جولیا نے پوچھا۔

''تم حیران تو ہو گی سن کر لیکن جو کچھ میں بتا رہا ہوں سو فیصد سچ ہے۔ میں پہلگام پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا ہوں۔ میں اس لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ میرے ساتھ چار سائنس دان اور دس معاون کام کرتے ہیں۔ لیبارٹری میں انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں کوئی اجنبی

انسان تو ایک طرف کوئی مکھی بھی بغیر اجازت لیبارٹری میں نہ داخل ہو اور نہ باہر جا سکتی ہے۔ میرا ذاتی آفس لیبارٹری کے آخری عقبی حصے میں ہے تاکہ کوئی مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے بعد ایک ایسی دیوار ہے جو نہ صرف میگا بم پروف ہے بلکہ اس دیوار کو کسی طرح بھی نہ کاٹا جا سکتا ہے اور نہ اسے کسی طرح بھی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ میں اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ اچانک جینی میرے آفس میں داخل ہوئی تو میں حیرت سے دنگ رہ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں تک کیسے پہنچی ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ اس کمرے کے عقب میں جو دیوار ہے اس کا ایک حصہ کٹا ہوا ہے اور اس دیوار کے دوسری طرف کسی مدفون مندر کے آثار ہیں جس کے ساتھ ایک سرنگ موجود ہے۔ جو پہاڑی کے نیچے سے گزرتی ہوئی کافرستان تک جاتی ہے۔ وہ آثار قدیمہ گریٹ لینڈ کی طرف سے یہ سرنگ دیکھنے آئی تھی تو اس نے یہ کٹی ہوئی دیوار دیکھی تو ادھر آ گئی اور اس کمرے میں پہنچ گئی۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ میں لیبارٹری کی سیکورٹی کو اطلاع دیتا تاکہ اسے گرفتار کر کے لے جایا جا سکے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا کیونکہ دیوار اول تو کٹ ہی نہ سکتی تھی اور اگر کاٹی بھی گئی تو اس سے اس قدر آواز پیدا ہوتی کہ تمام پہاڑیاں گونج اٹھتیں لیکن ایسا کچھ نہ ہوا تھا۔ میں جینی کے ساتھ اس دیوار تک گیا وہ واقعی اس طرح کٹی ہوئی تھی جیسے کسی کیک کو چھری سے کاٹا گیا ہو۔ کٹا ہوا حصہ بھی وہاں موجود تھا۔ میں

اس دیوار سے گزر کر جینی کے ساتھ دوسری طرف بھی گیا وہاں واقعی کسی قدیم مندر کے مدفون ہونے کے آثار نظر آ رہے تھے اور ایک خاصی بڑی سرنگ بھی تھی جو انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی نظر آ رہی تھی‘‘...... ڈاکٹر اعظم بولتے بولتے اس طرح خاموش ہو گیا جیسے تھک گیا ہو۔

’’پھر آپ جینی کو یہاں کیوں اور کیسے لے آئے‘‘...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

’’میں نے اچھی طرح چیک کر لیا تھا کہ جینی واقعی آثار قدیم سے متعلق تھی اور چونکہ وہ انتہائی متناسب جسم کی مالکہ ہے اس لئے مجھے اچھی لگی۔ وہ تو اس سرنگ سے واپس جا رہی تھی لیکن میں نے اسے اپنے ساتھ پاکیشیا دارالحکومت چلنے کی دعوت دی تو وہ مان گئی اور میں چونکہ لیبارٹری کا انچارج تھا اس لئے میں نے اسے اپنا مہمان بنایا اور اس کے ساتھ یہاں آ گیا۔ یہاں یہ کمرہ میرے نام سے مستقل طور پر حکومت کی طرف سے بک رہتا ہے۔ میں نے لیبارٹری سے چار روز کی رخصت لی ہے تاکہ ان چار دنوں میں کٹی ہوئی دیوار کو دوبارہ درست کیا جا سکے پھر میں جینی کو رخصت کر کے واپس لیبارٹری چلا جاؤں گا‘‘...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

’’جینی کافرستان کے کن لوگوں کے استقبال کے لئے ائیر پورٹ گئی ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’میں نے پوچھا تھا تو اس نے بتایا کہ اس کے آثار قدیمہ کے

ساتھی ہیں۔ وہ یہاں کے آثار قدیمہ کا جائزہ لینے کافرستان سے یہاں آ رہے ہیں''...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔آپ کا شکریہ۔اب ہمیں اجازت دیں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ ڈاکٹر اعظم بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ نے مزید بات چیت کرنی ہو تو میں حاضر ہوں''۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئیں۔

''اب کیا کرنا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''مجھے تو لگتا ہے کہ جینی، ڈاکٹر اعظم سے فارمولا حاصل کرنا چاہتی ہے۔ یہ کس قسم کا فارمولا ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے یہ بات چیف معلوم کرے گا۔اس کے بعد مزید سوچا جائے گا کہ ہمارا مزید کام کرنا ضروری ہے بھی یا نہیں''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ سلیمان آج صبح اپنے گاؤں گیا تھا کیونکہ وہاں اس کے عزیزوں میں شادی کی تقریب تھی۔ سلیمان نے عمران کو بھی شادی میں شرکت کی دعوت دی لیکن عمران نے وعدہ کیا کہ اگر کل تک کوئی ایمرجنسی کام سامنے نہ آ گیا تو وہ پہنچ جائے گا۔ عمران کو معلوم تھا کہ سلیمان نے جانے سے پہلے کوٹھی جا کر اماں بی کو بھی بتانا ہے اور اماں بی ایسے مواقع کی تلاش میں رہتی ہیں۔ اس لئے اسے مجبوراً اماں بی کو لے کر شادی پر جانا پڑے گا لیکن اصل بات یہ تھی کہ وہ جانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ دیہات میں شادی کے موقع پر آج بھی ایسی رسوم اور رواجات ہیں کہ جیسی رسمیں اور رواج دورِ جاہلیت میں ہوا کرتے تھے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے خلاف معمول بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھا لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فون اماں بی کی طرف سے ہی ہوگا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ڈگریاں نہ دوہرائی تھیں کیونکہ اماں بی بعض اوقات اس بات پر بھی غصہ میں آ جاتی تھیں اور عمران کو بہت کچھ سننا پڑتا تھا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"ارے تم ہو۔ مجھے خواہ مخواہ ڈرا دیا میں سمجھا اماں بی کی کال ہو گی"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈر گئے۔ کیوں"...... اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی آواز میں کہا۔

"سنا نہیں کہ میں سمجھا کہ اماں بی کی کال ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ وجہ۔ کیا کوئی گڑبڑ کی ہے آپ نے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے سلیمان کی دعوت اور اس کے مابعد الاثرات کے بارے میں بتایا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا اب تم جلدی سے بتاؤ کہ تم نے کس لئے فون کیا ہے ورنہ اماں بی کو فون انگیج ملا تو وہ سیدھی فلیٹ میں پہنچ کر اتنی جوتیاں ماریں گی کہ میری آنے والی نسلیں اگر آئیں تو بہرحال گنجی پیدا ہوں گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو پھر ہنس پڑا۔

"انگیج فون سے جوتیوں کا کیا تعلق عمران صاحب"...... بلیک

زیرو نے ایک بار پھر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اماں بی کا خیال ہے کہ کنوارے مردوں کو فون پر زیادہ لمبی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو غلط کام کا ارادہ رکھتا ہے اور انگیج فون کا مطلب اماں بی یہی لیتی ہیں کہ معاملات درست نہیں ہیں اور ظاہر ہے اماں بی کے نزدیک معاملات جوتیوں سے ہی سیدھے کئے جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ویسے بات تو اماں بی کی ٹھیک ہے۔ آپ کے معاملات تو صرف وہی ٹھیک کر سکتی ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ جینی گارشا کے بارے میں جولیا نے خاصا کام کیا ہے اور تفصیلی رپورٹ دی ہے''...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اسے جولیا کی رپورٹ کی بنیادی اور اہم باتیں بتا دیں۔

''مطلب یہ ہوا کہ جولیا اور صالحہ، جینی کے پیچھے بھاگتی رہی ہیں اس کے باوجود وہ انہیں مل ہی نہیں سکی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بظاہر تو ایسے ہی ہوا ہے لیکن جولیا نے واقعی کام کیا ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر اعظم اور جینی کے درمیان کوئی اہم سازش پاکیشیا کے خلاف پروان چڑھ رہی ہے اور میرا خیال بھی یہی

ہے۔ آپ سرداور سے معلوم کریں کہ ڈاکٹر اعظم کس فارمولے پر کام کر رہے ہیں اور وہ کس ٹائپ کا آدمی ہے پھر فیصلہ کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ جولیا نے اگر گڑبڑ محسوس کی ہے تو یقیناً ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا لیکن کریڈل دباتے ہی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے کریڈل سے انگلی ہٹا لی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے ایک بار پھر اپنے طور پر اندازہ لگاتے ہوئے ہوئے کہا کہ کال اماں بی کی طرف سے ہو گی اپنا تعارف مختصر طور پر کرایا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ارے جولیا تم۔ میں سمجھا کسی بزرگ کی کال ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا بزرگوں کی کال پر گھنٹی اور طرح سے بجتی ہے اور جوانوں کی کال پر اور طرح کی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے۔ نوجوان تیزی سے نمبر پریس کرتے ہیں لیکن بزرگوں کا بٹن پریس کرنے کے درمیان خاصا وقفہ آ جاتا ہے اس لئے بزرگوں کی کال کھانستی ہوئی محسوس ہوتی ہے

جبکہ نوجوان کی کال رقص کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے''...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''بکواس کرنے میں تو تم واقعی ورلڈ چیمپئن ہو۔ میں نے اس لئے فون نہیں کیا کہ تم مجھے اپنی احمقانہ باتیں سناؤ بلکہ اس لئے فون کیا ہے کہ تم سے پوچھوں کہ تم نے چیف کو کام کرنے سے انکار کیوں کیا ہے''...... دوسری طرف سے جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے انکار تو نہیں کیا البتہ بڑی مالیت کا چیک ضرور مانگا تھا کیونکہ روز بروز مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے اور کم مالیت کا چیک اب کے لحاظ سے مقدر اشک بلبل بن کر رہ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر چیف نے تمہاری بجائے مجھے اور صالحہ کو کیوں جینی گارشا کیس کی تحقیقات کا حکم دیا یقیناً تم نے انکار کیا ہو گا''۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم اپنے طور پر سب کچھ فرض کر رہی ہو۔ یہ کیوں نہیں سوچتی کہ مجھ سے زیادہ تم ذہین ہو۔ بغیر وقت ضائع کئے کام کرتی ہو اور پھر تفصیلی رپورٹ دیتی ہو۔ ایسی رپورٹ کہ چیف پوری رپورٹ پڑھ لیتا ہے اور بور نہیں ہوتا جبکہ میرے بولنے سے ہی وہ بور ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''غلط مت بولو چیف کی ہر معاملے میں پہلی ترجیح تم ہو''۔ جولیا

نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب کیا ہوا ہے جس پر تم اس قدر غصے میں آ گئی ہو''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے وہی کچھ دوہرایا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے بلیک زیرو نے فون پر بتایا تھا۔

''تم نے واقعی محنت کی ہے جولیا''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں اور مجھے معلوم ہے کہ چیف اس معاملے میں تم سے ضرور بات کریں گے اور میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے میری رپورٹ میں کیڑے نہیں نکالنے جیسے کہ تمہاری عادت ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ رپورٹ کو کیڑے بھری رہنے دیا جائے۔ نان حینک''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم میری بات سمجھ گئے ہو اور سنو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاکیشیا چھوڑ دوں گی''...... جولیا نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ پیا کا گھر چھوڑ کر بابل کے گھر شفٹ ہو جاؤ گی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پاکیشیا چھوڑنے کی بات کی ہے بابل اور پیا کی بات نہیں کی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران۔ ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”یہ ڈگریاں ہیں جو تم اپنے نام کے ساتھ باقاعدہ بتاتے ہو یا ان جوتیوں کی تعداد ہے جو تمہیں عقلمند بنانے کے لئے تمہارے سر پر ماری گئی ہیں“...... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ اماں بی آپ کیسی ہیں۔ ثریا کا فون آیا ہے یا نہیں“...... عمران نے جان بوجھ کر اماں کے ذہن کا رخ تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے کبھی خود فون کیا ہے چھوٹی بہن اور بہنوئی کو۔ فضول کاموں میں پڑے رہتے ہو اور ہاں کل تم نے اکیلے سلیمان کے گاؤں جانا ہے تاکہ گاؤں میں ہونے والی شادی میں شرکت کر سکو۔ تمہارے ڈیڈی ملک سے باہر ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر میں گھر سے باہر نہیں جا سکتی“...... اماں بی نے کہا۔

”آپ فون پر ان سے بات کر لیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب میں فرنگی ملک فون پر بات کروں

گی۔ تمہیں حیا نہیں آئی ایسی بات کرتے ہوئے''...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں کل ضرور چلا جاؤں گا''...... عمران نے جلدی سے بات کو موڑتے ہوئے کہا۔

''اللہ تمہاری حفاظت کرے گا''...... اماں بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار طویل اور اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اماں بی سے بات کرتے ہوئے وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا تھا۔ چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ داور بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے سر داور کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں سر داور''...... عمران نے کہا۔

''کون علی عمران۔ میں تو صرف ایک عمران کو جانتا ہوں جو ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ تم بغیر ڈگریوں کے کون سے عمران ہو''...... دوسری طرف سے سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''سر داور۔ آپ کے سامنے یہ معمولی سی ڈگریاں بتاتے ہوئے ڈگریوں کو بھی شرم سے پسینہ آ جاتا ہے۔ کہتے ہیں اونٹ جب پہاڑ تلے آتا ہے تو اسے اپنی حیثیت معلوم ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم سے بات کر کے بڑے طویل عرصے بعد ہنسنے کا موقع ملتا ہے۔ بولو کیسے فون کیا ہے''...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ کے تحت ایک سائنس دان ہیں ڈاکٹر اعظم۔ جو پہلگام پہاڑیوں کے نیچے بنی ہوئی خفیہ لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں معلوم ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... سر داور نے کہا۔

''یہ ڈاکٹر اعظم کس فارمولے پر کام کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ انتہائی خفیہ ہے فون پر نہیں بتایا جا سکتا۔ تم خود میرے پاس آ جاؤ پھر بات ہو سکتی ہے لیکن پہلے یہ سب پوچھنے کی وجہ بتاؤ''۔ سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''سر داور۔ ڈاکٹر اعظم ایک غیر ملکی غالباً یہودی ایجنٹ لڑکی کے ساتھ ہائی گریڈ کلب کے کمرے میں رہائش پذیر ہے اور یہ ایجنٹ لڑکی جینی اس لیبارٹری کی عقبی دیوار کاٹ کر اندر داخل ہوئی اور وہاں سے لیبارٹری کے اندر موجود ڈاکٹر اعظم سے ملی اور پھر ڈاکٹر اعظم اسے اپنے ساتھ لے کر ہائی گریڈ کلب میں اپنے کمرے میں چلے گئے اور اب وہ دونوں وہاں موجود ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ فون پر نہیں بتایا جا سکتا کہ ڈاکٹر اعظم کس فارمولے پر کام کر رہے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ڈاکٹر اعظم تو بے حد اصول پسند آدمی ہیں''...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تو بتا دیں کہ ڈاکٹر صاحب کس فارمولے پر کام کر رہے ہیں کہ یورپی اور اسرائیلی ایجنٹ ان کے پیچھے لگ گئے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''وہ ٹوٹل زیرو فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو ایک مخصوص رینج میں ایسی ریز پھیلاتا ہے کہ اس رینج میں کوئی بارودی یا شعاعی ہتھیار کام نہیں کر سکتا حتیٰ کہ کوئی ایسی مشینری جو آئل یا کسی بیٹری سے چلنے والی ہو وہ بھی ٹوٹل زیرو ہو جائے گی۔ مطلب یہ کہ وہاں ٹوٹل زیرو ہو گا۔ یہ آلہ ایجاد ہو چکا ہے اس کا محدود تجربہ بھی کیا جا چکا ہے اور یہ فارمولا ڈاکٹر اعظم کا ایجاد کردہ ہے۔ انہوں نے اس پر غیر ممالک میں کام کیا پھر وہ وہاں کی تمام آسائشوں کو چھوڑ کر حب الوطنی کی بناء پر پاکیشیا آ گئے اور ہم نے انہیں ایک ایسی لیبارٹری دی ہے جہاں کوئی اجنبی تو کیا مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ عورت لیبارٹری میں داخل ہو گئی اور ڈاکٹر اعظم اسے وہاں سے باہر لے گئے ناقابل یقین ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتے''...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ابھی ڈاکٹر اعظم ہائی گریڈ کلب میں موجود ہیں۔ کیا آپ انہیں روکیں گے یا ہم کام کریں''...... عمران نے کہا۔

''تم ذاتی طور پر تو یہ کام نہیں کرو گے۔ تمہارا چیف کیا تمہیں اجازت دے گا'' ...... سر داور نے کہا۔

''چیف نے ہی تو یہ رپورٹ حاصل کی ہے ۔ اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے بات کروں'' ...... عمران نے کہا۔

''میں چیف سے شرمندہ ہوں۔ بہرحال تم ڈاکٹر اعظم سے ملو اور اسے ساتھ لے کر میرے آفس آجاؤ میں اس دوران لیبارٹری کے بارے میں تازہ معلومات حاصل کر لوں'' ...... سر داور نے کہا۔

''اوکے'' ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہاں کوئی اجنبی عورت آئی تھی۔ کون تھی وہ''...... جینی نے ڈاکٹر اعظم کے کمرے کا دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا تو ڈاکٹر اعظم بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

''تو تم میری نگرانی کرا رہی ہو۔ کیوں''...... ڈاکٹر اعظم نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نگرانی۔ وہ کیوں۔ مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری نگرانی کرانے کی''...... جینی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے کیوں کہا کہ یہاں کوئی اجنبی عورت آئی تھی''۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''اس لئے کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں اور عورت جس مرد کو پسند کرتی ہے اس کے لئے اس کے حواس ضرورت سے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوئی تو مجھے یہاں کسی

لڑکی کی مخصوص خوشبو محسوس ہوئی''...... جینی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ کیا تم اس حد تک مجھے پسند کرتی ہو''...... ڈاکٹر اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی بھی تمہیں اس میں کوئی شک ہے''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر سن لو کہ ایک عورت نہیں بلکہ دو عورتیں یہاں آئی تھیں اور یہ بھی بتا دوں کہ گو وہ دونوں بے حد متناسب جسموں کی مالک تھیں لیکن ان کا تعلق چونکہ سپیشل پولیس فورس سے تھا اس لئے مجھے مجبوراً نظریں ان سے ہٹا کر بات کرنا پڑی''...... ڈاکٹر اعظم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''سپیشل پولیس فورس۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیوں آئی تھیں''۔ جینی نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ واقعی بدل گیا تھا اور پھر ڈاکٹر اعظم نے تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں یہاں روکنے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ کیا تم مجھے لیبارٹری میں رکھ لو گے۔ مجھے نکال تو نہیں دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو میں ابھی خودکشی کر لیتی ہوں''۔ جینی نے انتہائی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال اپنی کنپٹی پر رکھ لی۔

''ارے ارے۔ اسے واپس جیب میں رکھو۔ سنو۔ تم اپنے والد

سے بات کرو۔ اگر وہ میری حفاظت کر سکتے ہیں اور مجھے جدید ترین لیبارٹری مہیا کر سکتے ہیں تو میں تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اور پھر میں واپس کسی صورت نہیں آؤں گا''...... ڈاکٹر اعظم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''پہلے بھی بات کی تھی۔ اب میں تمہاری بات کرا دیتی ہوں''...... جینی نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے جینی بول رہی ہوں۔ ڈیڈی سے بات کرائیں''۔ جینی نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو بے بی۔ کیا ہو رہا ہے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر اعظم میرے ساتھ قبرص آنے کے لئے تیار ہیں البتہ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... جینی نے کہا۔

''کراؤ بات''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی نے رسیور ڈاکٹر اعظم کی طرف بڑھا دیا۔

''ہیلو۔ میں ڈاکٹر اعظم بول رہا ہوں۔ آپ جینی کے ڈیڈی تو ہیں لیکن اس سے ہٹ کر آپ کیا ہیں''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''میرا نام الفرڈ ہے اور میں بین الاقوامی تنظیم ریڈ وولف کا سپر

چیف ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا آپ کے پاس ایسی لیبارٹری ہے جہاں انتہائی ایڈوانس آلات موجود ہوں تاکہ میں اپنے فارمولے پر ریسرچ کر سکوں''۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''ہاں۔ ایک نہیں کئی ہیں۔ ویسے یہ نوٹ کر لیں کہ ہمیں آپ کے فارمولے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں تو جینی کی خوشی عزیز ہے''...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے میں آپ کے پاس آنے کے لئے تیار ہوں''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور رسیور جینی کو دے دیا۔

''تھینکس ڈیڈی۔ میں ڈاکٹر اعظم کے ساتھ جلد پہنچ رہی ہوں''...... جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے لیبارٹری واپس نہیں جانا فارمولے کے لئے''۔ جینی نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی مائیکروفلم میں نے اسی کلب کے سیف میں رکھی ہوئی ہے۔ میں لیبارٹری میں فارمولا رکھتا ہی نہیں ورنہ کوئی سائنس دان اسے چرا کر کسی بھی ملک کو فروخت کر سکتا ہے''۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''اوکے۔ پھر اٹھیں، چلیں میں تمام انتظامات کر کے آئی ہوں۔ یہاں سے ہم میک اپ کرنے والے کے پاس جائیں گے وہاں آپ کو میک اپ کے لئے چھوڑ کر میں آپ کے خصوصی کاغذات

تیار کرا کر لاؤں گی پھر ہم دونوں ایک لانچ کے ذریعے بین الاقوامی سمندر میں جائیں گے جہاں ہمیں ایک تیز رفتار بحری جہاز میں کانکا پہنچا دیا جائے گا اور کانکا سے ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ آپ نے جو ساتھ لینا ہے لے لیں لیکن سب کچھ آپ کو وہاں سے مل جائے گا''...... جینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں تیار ہوتا ہوں''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور اٹھ کر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں ڈاکٹر اعظم کی خصوصی کار میں سوار بندر گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ راستے میں جینی نے میک اپ ایکسپرٹ سے ڈاکٹر اعظم کا میک اپ کرا دیا تھا۔ میک اپ کے بعد ڈاکٹر اعظم آئینہ دیکھ کر خود بھی حیران رہ گئے تھے کیونکہ وہ اب سائنسدان کی بجائے شوبز کے کوئی ہیرو دکھائی دے رہے تھے۔

''آپ کا نام اب ڈاکٹر اعظم نہیں، ڈاکٹر سہیل ہے اور آپ کا تعلق کافرستان سے ہے''...... جینی نے کہا تو ڈاکٹر اعظم بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا ہوا۔ آپ ہنس کیوں رہے ہیں''...... جینی نے چونک کر کہا۔

''پہلے میں سنا کرتا تھا کہ لوگ عشق میں پاگل ہو جاتے ہیں۔ اب مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہو رہا ہے اس لئے ہنس رہا ہوں''۔ ڈاکٹر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ میں آپ سے بھی زیادہ آپ کو پسند کرتی ہوں۔ آپ قبرص پہنچ جائیں پھر دیکھنا میں آپ کو کس قدر محبت دیتی ہوں''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے اس لئے تو اپنے ملک اور اپنی شخصیت کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ جا رہا ہوں ورنہ پہلے ایسی بات سوچی بھی نہ جا سکتی تھی''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''میں نے انتظام کر دیا ہے ہمارے جانے کے بعد کار ہائی گریڈ کلب پہنچا دی جائے گی۔ کار کی چابیاں پارکنگ بوائے کو دینی ہیں اور اپنا نام ڈاکٹر سہیل ہی بتانا ہے''...... جینی نے کہا تو ڈاکٹر اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار پارکنگ میں روکنے اور چابیاں پارکنگ بوائے کے حوالے کرنے کے بعد وہ دونوں پیدل ہی چلتے ہوئے بندرگاہ کی مشرقی سمت آگے بڑھنے لگے۔

''ادھر کہاں جا رہی ہو ادھر تو سوائے ریت کے اور کچھ نہیں ہے''...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

''ہمارے لئے خصوصی لانچ موجود ہو گی۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہیں تلاش کرنا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ وہ تم تک پہنچ جائیں اور تمہیں مجھ سے الگ کر کے واپس لے جائیں''...... جینی نے کہا تو ڈاکٹر اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم کہہ رہی تھی کہ ہم نے پہلے کانکا جانا ہے اس کی بجائے اگر ہم کافرستان چلے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا''...... ڈاکٹر اعظم نے

کہا۔

”وہاں سے انہیں ہمارا سراغ لازماً مل جائے گا لیکن انہیں کا نکا کا خیال تک نہیں آئے گا“...... جینی نے کہا۔

”کمال ہے تمہاری ذہانت کا۔ ہر بات تم پیشگی سوچ لیتی ہو“۔ ڈاکٹر اعظم نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنانے کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے“...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اعظم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

عمران نے کار ہائی گریڈ کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے اسے پارکنگ کارڈ دیا۔ عمران پہلی بار اس کلب میں آیا تھا کیونکہ یہ کلب ہائی گریڈ افسروں اور سائنس دانوں کے لئے وقف تھا اور عمران ایسے لوگوں سے بے حد الرجک رہتا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ لوگ مصنوعی زندگی گزارتے ہیں اور ان کا ہنسنا ان کا بولنا اور ان کی باتیں سب مصنوعی ہوتی ہیں۔ اسے ڈاکٹر اعظم کے کمرے کا نمبر معلوم تھا اس لئے اسے کاؤنٹر پر جانے کی ضرورت نہ تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر اعظم کے کمرے کے بند دروازے پر موجود تھا۔ دروازے کی سائیڈ پر پلیٹ پر ڈاکٹر اعظم کا نام اور اس کی ڈگریوں کی تفصیل موجود تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن کسی نے دروازہ کھولنا تو ایک طرف جواب تک نہ دیا۔ اسی لمحے ایک ویٹر وہاں پہنچ گیا۔

''جناب۔ کمرہ تو لاکڈ ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''اچھا۔ ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جناب۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ دو روز پہلے ڈاکٹر صاحب غیر ملکی خاتون کے ساتھ گئے تھے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی''...... ویٹر نے جواب دیا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا جبکہ عمران نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور لاک کھول کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ یہاں کی تلاشی لینا چاہتا تھا اور پھر ڈسٹ بن سے اسے ایک مڑا تڑا کاغذ مل گیا جس پر قبرص ریڈ وولف اور لیبارٹری کے الفاظ علیحدہ علیحدہ جگہوں پر ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے اور ایسا لگتا تھا جیسے کاغذ پر یہ الفاظ لکھنے والا ذہنی تذبذب کا شکار ہو اور وہ سوچنے کے ساتھ ساتھ الفاظ لکھتا رہا ہو۔ اس طرح اسے سوچنے کے زاویے مل جاتے ہوں۔ عمران نے کاغذ کو تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ کمرے کے حالات دیکھ کر عمران سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر اعظم اور جینی فوری طور پر کمرے میں واپس نہیں آئیں گے کیونکہ کسی قسم کا سامان کمرے میں موجود نہ تھا جو رہنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عمران یہ سب سوچتا ہوا واپس پارکنگ میں پہنچ گیا۔ پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کے پہنچ گیا۔ عمران نے جیب سے پارکنگ کارڈ اور چھوٹی مالیت کا نوٹ نکال کر پارکنگ بوائے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''کب سے یہاں کام کر رہے ہو''...... عمران نے قدرے

بڑے مالیت کا نوٹ نکال کر پارکنگ بوائے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ میں گزشتہ چار سالوں سے یہاں کام کر رہا ہوں"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر اعظم کی کار کو پہچانتے ہو"......عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح سے۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... پارکنگ بوائے نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔ شاید اسے دوسری کاروں کی طرف جانے کی جلدی تھی کیونکہ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے علاوہ ایک اور پارکنگ بوائے بھی وہاں کام کر رہا تھا۔ عمران نے اس بار جیب سے بڑی مالیت کا نوٹ نکالا اور پارکنگ بوائے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"اطمینان سے میرے سوالوں کا جواب دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ حکم سر"...... پارکنگ بوائے نے جلدی سے بڑی مالیت کے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈاکٹر اعظم نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ دو روز پہلے ایک غیر ملکی خاتون کے ساتھ گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی کیا یہ بات درست ہے"......عمران نے کہا۔

"جی ہاں درست ہے۔ ڈاکٹر اعظم ایک غیر ملکی خاتون کے

ساتھ کار میں بیٹھ کر یہاں سے گئے تھے پھر کم از کم میرے سامنے تو ان کی کار واپس نہیں آئی البتہ میں نے ان کی کار بندرگاہ کی مین پارکنگ میں دیکھی تھی''...... پارکنگ بوائے نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''تم وہاں کیا لینے گئے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہاں ریڈ کارپٹ نامی کلب میں میرا بھائی کام کرتا ہے۔ ہم دونوں اکٹھے ہی موٹر سائیکل پر واپس گھر جاتے ہیں''۔ پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا پہچان ہے ان کی کار کی''...... عمران نے کہا تو لڑکے نے بتایا کہ سفید رنگ کی چند دھاریاں کار کی نشانی ہے اور ساتھ ہی کار کا رجسٹریشن نمبر بھی بتا دیا۔

''او کے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور اپنی کار میں بیٹھ کر وہ وہاں سے سیدھا بندرگاہ پہنچا۔ وہاں مین پارکنگ میں ڈاکٹر اعظم کی کار موجود نہ تھی۔ عمران نے پارکنگ بوائے سے اس کار کے بارے میں پوچھا۔

''کون سی کار جناب۔ کوئی رجسٹریشن نمبر یا کوئی نشانی''۔ پارکنگ بوائے نے پوچھا تو عمران نے رجسٹریشن نمبر اور سفید رنگ اور سرخ دھاریوں کے بارے میں بتا دیا۔

''یس سر۔ یہ کار ڈاکٹر اعظم صاحب کی تھی۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ کار کا ڈرائیور آ کر کار لے جائے گا۔ میں کار لے آنے والے

سے کار کی چابیاں لے لوں اور میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر ڈاکٹر اعظم صاحب کا ڈرائیور آیا اور مجھ سے چابیاں لے کر کار میں واپس چلا گیا''...... پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم ڈاکٹر اعظم اور ان کے ڈرائیور سے پہلے سے واقف تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ یہ کار ہی پہلی بار یہاں پارکنگ میں آئی تھی۔ ڈرائیور نے آ کر کہا کہ وہ ڈاکٹر اعظم صاحب کا ڈرائیور ہے تو میں نے چابیاں اسے دے دیں کیونکہ مجھے یہی ہدایت کی گئی تھی''۔ پارکنگ بوائے نے کہا۔

''جب یہ کار آئی تو اس میں کون کون سوار تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک چالیس سال کا مرد تھا جو کسی فلم کا ہیرو لگتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک غیر ملکی خوبصورت لڑکی تھی۔ اس عورت نے اس مرد کو ڈاکٹر سہیل اور ڈاکٹر سہیل نے اسے جینی کہہ کر مخاطب کیا تھا''۔ پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے دیکھا کہ وہ کدھر گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ یہاں کاریں آتی جاتی رہتی ہیں ہم بے حد مصروف رہتے ہیں''...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر پارکنگ سے نکل کر وہ ایک طرف موجود دو منزلہ ریڈ کارپٹ کلب کی طرف بڑھ گیا اور پھر کچھ دیر بعد

وہ کلب کے مینجر ولیم کے آفس میں موجود تھا۔ ولیم، ٹائیگر کے حوالے سے عمران کو پہلے سے پہچانتا تھا۔ اس لئے ولیم نے کاؤنٹر سے اس کا نام سنتے ہی اسے آفس میں بلا لیا تھا۔

''تم سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو جانتے ہو''...... عمران نے رسمی فقرات بولنے کے بعد پوچھا۔

''یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں''...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیسے جانتے ہو۔ تمہارا سائنس سے کیا تعلق''...... عمران نے کہا تو ولیم بے اختیار ہنس پڑا۔

''جناب۔ میرا سائنس دانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن سائنس دانوں کا ہم سے تو تعلق رہتا ہے۔ وہ انسان تو بہرحال ہوتے ہیں۔ میں دو سال پہلے یہاں آیا ہوں اس سے پہلے شہر کے کلبوں اور ہوٹلوں میں کام کرتا رہا ہوں اور ڈاکٹر اعظم ایک نفسیاتی بیماری میں مبتلا تھے۔ وہ خاص جسمانی تناسب کی مالک عورت کو پوجنے کی حد تک چاہتے تھے اور ایسی عورتیں بہت کم سامنے آتی تھیں اس لئے ڈاکٹر اعظم ہماری منتیں کرتے رہتے تھے کہ انہیں اس خاص انداز کی عورت سے ملوایا جائے اور سارے سائنس دان اور افسران اس بارے میں جانتے ہیں''...... ولیم نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے پارکنگ بوائے کو کہا تھا کہ ڈاکٹر اعظم کی کار آئے گی اس کی چابیاں لے کر وہ اس آدمی کو دے دے جو اپنے آپ کو ڈاکٹر اعظم کا ڈرائیور کہے''...... عمران نے کہا تو ولیم کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی عمران نے یہ بات کی ہے۔

''آپ سے کس نے کہا ہے کہ میں نے یہ بات کی تھی''۔ ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''دیکھو ولیم۔ تم اچھے آدمی ہو۔ ٹائیگر نے بھی دو تین بار تمہاری تعریف کی ہے اس لئے تمہیں اس بین الاقوامی کھیل میں شامل نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''جی میں نے کہا تھا۔ میں نے یہ بات جینی کے کہنے پر کہی تھی''...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''جینی وہ کیسے۔ اس سے تمہارے تعلقات کیسے بن گئے''۔ عمران نے کہا۔

''کافرستان کا ایک اسمگلر رام چندر میرا دوست تھا۔ وہ اس جینی کے ساتھ مجھ سے ملنے آیا۔ جینی کا تعارف اس نے یہ کہہ کر کرایا کہ جینی کا تعلق بھی اسی اسمگلر تنظیم سے ہے جس سے رام چندر کا ہے اور پھر میں نے ان کے چھوٹے چھوٹے کئی کام کئے اور مجھے انہوں نے معقول معاوضہ دیا اور پھر جینی نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں کار کے سلسلے میں کام کروں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا

کہ وہ کار کے مالک ڈاکٹر سہیل کے ساتھ کافرستان جا رہی ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کام کر دیا''...... ولیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ ڈاکٹر سہیل کون ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں نے یہ نام پہلی بار سنا ہے''...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ جینی کار کو پارکنگ میں چھوڑ کر کہاں گئی ہے۔ کس ذریعے سے گئی ہے۔ تمہیں اس کا معقول معاوضہ مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری جناب۔ یہاں نگرانی کا کوئی سیٹ اپ موجود نہیں ہے ورنہ میں ضرور معلوم کر لیتا''...... ولیم نے جواب دیا۔

''کوئی ٹپ''...... عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا اور ولیم کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''ہاں۔ سپر گھاٹ کا انچارج جیفرے اگر چاہے تو معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس کے آدمی چوبیس گھنٹے سپر گھاٹ اور اس کے اردگرد کے تمام گھاٹوں پر کام کرتے رہتے ہیں''...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اس سے میرے سامنے معلومات حاصل کرو تو یہ رقم تمہاری ورنہ مجھے آدھے تمہیں اور آدھے جیفرے کو دینے پڑ جائیں

گے۔ یہ ایک لاکھ روپے ہیں'' ...... عمران نے کہا تو ولیم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس سر'' ...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپر گھاٹ کے جیفرے سے جہاں بھی وہ ہو میری بات کراؤ'' ...... ولیم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولیم نے فون کا رسیور اٹھا کر لاؤڈر کا بٹن ایک بار پھر پریس کر دیا۔

''یس'' ...... ولیم نے کہا۔

''جیفرے سے بات کریں سر'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ولیم بول رہا ہوں'' ...... ولیم نے کہا۔

''یس سر۔ میں جیفرے بول رہا ہوں۔ میرے لئے کوئی حکم''۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''جیفرے۔ جینی گارشا کو جانتے ہو نا'' ...... ولیم نے کہا۔

''یس سر۔ آپ نے ہی ملاقات کرائی تھی رام چندر کے ساتھ آئی تھی وہ'' ...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دو روز پہلے جینی کسی اجنبی ڈاکٹر سہیل کے ساتھ بندرگاہ پہنچی اور انہوں نے کار پارکنگ میں روکی اور اتر کر کہیں چلے گئے۔ کار ڈاکٹر اعظم کا ڈرائیور رات گئے واپس لے گیا۔ اگر تم معلوم کر سکو

کہ جینی یہاں سے کہاں گئی تھی اور اطلاع حتمی ہو تو تمہیں پچاس ہزار روپے نقد مل سکتے ہیں''...... ولیم نے کہا۔

''میں معلوم کر لوں گا۔ صرف دس پندرہ منٹ دے دیں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ لیکن اطلاع حتمی ہونی چاہئے ورنہ تمہارے اور میرے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''فکر مت کریں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسی پارٹیوں کے لئے ٹھوس کام کرنے کے آئندہ کے لئے بھی سکوپ بنایا جا سکتا ہے۔ اوکے۔ میں دس پندرہ منٹ بعد خود فون کروں گا''...... جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ولیم نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''تمہیں اس پر شک ہے اس لئے بار بار حتمی معلومات دینے کی بات کر رہے تھے''...... عمران نے کہا۔

''لالچی آدمی ہے اس لئے کہہ رہا تھا لیکن اب وہ غلط بات نہیں کرے گا''...... ولیم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پچیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولیم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس''...... ولیم نے کہا۔

''جیفرے کی کال ہے سر''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات'' ...... ولیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جیفرے بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جیفرے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے'' ...... ولیم نے کہا۔

''جینی اور اس کے ساتھ ایک مقامی مرد تھا۔ یہ دونوں ایسٹرن ساحل پر موجود سپیشل لانچ پر بیٹھ کر پاکیشیائی سمندری حدود میں آگے موجود ایک سپر ٹرالر میں سوار ہو گئے تھے''۔ جیفرے نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ یہ دونوں کافرستان چلے گئے ہیں''۔ ولیم نے کہا۔

''مجھے جہاں تک علم ہوا ہے میں نے بتا دیا ہے۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ویسے اگر تھوڑا سا معاوضہ اور دیں تو اس سپر ٹرالر کا کیپٹن گاسکو یہاں موجود ہے وہ حتمی طور پر بتا سکے گا کہ وہ انہیں کہاں چھوڑ آیا ہے'' ...... جیفرے نے جواب دیا۔

''کیپٹن گاسکو کہاں ہے۔ اس کا فون نمبر تو لازماً ہو گا تمہارے پاس'' ...... ولیم نے کہا۔

''فون نمبر تو نہیں ہے لیکن کیپٹن کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ میں رہتا ہے'' ...... جیفرے نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں موجود ہے'' ...... ولیم نے کہا

تو عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس سوال پر وہ ولیم کو خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔

''وہ صبح واپس آیا ہے۔ میں اپنے دوست راڈش سے ملنے گیا تھا۔ واپس آ رہا تھا کہ کیپٹن گاسگو کو میں نے اپنی کوٹھی کی طرف جاتے دیکھا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ شام تک گھر میں پڑا آرام کرتا رہے گا''...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے تمہاری ٹپ دی جائے تو کیا وہ سچ بتا دے گا۔ معاوضہ اسے نقد دیا جائے گا''...... ولیم نے کہا۔

''ہاں۔ بے شک اسے میرا حوالہ دے دیں''...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اپنا معاوضہ واپسی پر کلب سے لیتے جانا''...... ولیم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تھینک یو ولیم۔ یہ رکھ لو''...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے کرنسی نوٹوں کی گڈی ولیم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''تھینک یو سر''...... ولیم نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار کیپٹن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو وہیں بندر گاہ کے ایریئے میں تھی۔ کالونی کے گرد اونچی چار دیواری تھی اور

کالونی کے آغاز میں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی لیکن لوگ اور کاریں آ جا رہی تھیں کوئی چیکنگ نہ ہو رہی تھی۔ عمران بھی اطمینان سے چیک پوسٹ کراس کر کے کالونی میں داخل ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی کار کوٹھی نمبر گیارہ کے بند پھاٹک کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ کوٹھی کے ستون پر کیپٹن گاسگو کا نام بھی درج تھا۔ عمران نے کار سے اتر کر ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا گیٹ کھلا اور باوردی سیکورٹی گارڈ باہر آ گیا۔

''جی صاحب''...... سیکورٹی گارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیپٹن گاسگو سے کہو کہ سپیشل پولیس فورس کا کمانڈر ان سے ملاقات کے لئے آیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا سر۔ آیئے میں پھاٹک کھول دیتا ہوں۔ صاحب تو سو رہے ہوں گے میں انہیں اٹھا کر آپ کے بارے میں بتاتا ہوں''۔ سیکورٹی گارڈ نے سپیشل پولیس فورس کا نام سنتے ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر چھوٹے گیٹ سے اندر چلا گیا۔ پھر بڑا پھاٹک کھلا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ ایک طرف گیراج تھا جس میں پرانے ماڈل کی ایک کار موجود تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی تو وہ سیکورٹی گارڈ پھاٹک بند کر کے گیراج کی طرف آ رہا تھا۔ پھر عمران اس کی رہنمائی میں ایک کمرے میں پہنچا تو سیکورٹی گارڈ اسے وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ٹرے میں لوکل مشروب کا ایک گلاس

رکھا ہوا تھا۔

"کیا یہاں کیپٹن صاحب اکیلے رہتے ہیں"...... عمران نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی۔ کیپٹن صاحب کی بیگم اپنے دونوں بچوں سمیت اپنے میکے گئی ہوئی ہیں۔ دو روز سے وہ وہیں ہیں۔ اب کیپٹن صاحب اور میں یہاں موجود ہیں۔ میں نے کیپٹن صاحب کو آپ کا بتا دیا ہے وہ تیار ہو کر آ رہے ہیں"...... سیکورٹی گارڈ نے کہا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔ پھر کچھ دیر بعد ڈرائینگ روم میں ایک ادھیڑ عمر آدمی داخل ہوا۔ وہ اپنے انداز سے ہی بحری کیپٹن دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں سپیشل فورس کا کمانڈر ہوں"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے کیپٹن کے سامنے لہرایا اور پھر اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"آپ یہاں تشریف لائے ہیں کوئی خاص بات"...... کیپٹن گاسگو نے رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ایک سپر ٹرالر کے کیپٹن ہیں۔ ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں کہ ایک غیر ملکی لڑکی جس کا نام جینی ہے ایک مقامی مرد کے ساتھ جس کا نام ڈاکٹر اعظم ہے پاکیشیائی سمندروی حدود کے باہر سے غیر قانونی طور پر آپ کے ٹرالر میں سوار ہوئے تھے۔

ہمارے پاس دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کو سپیشل پولیس فورس کے ہیڈکوارٹر لے جا کر آپ سے تفتیش کی جائے لیکن اس طرح آپ کی عزت ختم ہو جاتی۔ یہ دونوں غیر قانونی طور پر پاکیشیا سے فرار ہو رہے تھے۔ آپ نے ان کی مدد کر کے غیر قانونی کام کیا ہے۔ میں خود یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اگر آپ مجھے سچ بتا دیں کہ ان دونوں کو آپ کہاں لے گئے اور کس کے کہنے پر لے گئے تو آپ کا نام بھی ہم اس کیس میں بھول جائیں گے ورنہ"۔ عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے اس لئے میں نے تو اسے کبھی غیر قانونی تصور نہیں کیا۔ آئندہ خیال رکھا کروں گا۔ آپ نے ان دونوں کے جو نام بتائے ہیں وہ غلط ہیں۔ لڑکی کا نام جینی ضرور تھا لیکن اس مرد کا نام ڈاکٹر سہیل تھا۔ اس کے پاس اسی نام سے درست کاغذات بھی تھے۔ میں نے انہیں کانکا کی سمندری حدود میں اتار دیا تھا۔ وہاں پر ایک سپر لانچ پہلے سے موجود تھی جو ان دونوں کو لے کر کانکا کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گئی اور ہم اپنے سفر پر آگے بڑھ گئے"...... کیپٹن گاسگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس مقامی کے کاغذات خود دیکھے تھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ پہلے وعدہ کریں کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا کیونکہ جو نام میں آپ کو بتانے والا ہوں وہ شخص بے حد طاقتور اور اثر و

رسوخ والا ہے۔ وہ میرا اور میری فیملی کا خاتمہ کر دے گا''...... کیپٹن گاسگو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ یہ میرا وعدہ ہے کہ آپ کا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا تو کیپٹن گاسگو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''وہ پاکیشیا، کانکا اور کافرستان کے سمندروں پر حکومت کرتا ہے۔ بہت بڑا بحری اسمگلر ہے۔ اس کا بہت بڑا گینگ ہے۔ پاکیشیا، کانکا اور کافرستان کی حکومت اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کا نام افضل ہے۔ اسے ڈبل اے کہا جاتا ہے۔ اس کے آدمی نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں جینی اور ڈاکٹر سہیل کو پاکیشیا کی سمندری حدود سے پک کر کے کانکا پہنچا دوں اور میں ایسا کرنے پر مجبور تھا اور میں نے ایسا ہی کیا''...... کیپٹن گاسگو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''آج پہلی بار سن رہا ہوں کہ پاکیشیا سے فرار ہونے والے کانکا گئے ہیں ورنہ تو کافرستان ہی جاتے رہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ایسا ہوتا تو ہے لیکن بہت کم''...... کیپٹن گاسگو نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب میں چلتا ہوں۔ آپ سب کچھ بھول جائیں اور بے فکر رہیں آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا اور

پھر کیپٹن گاسگو سے مصافحہ کر کے وہ کمرے سے نکلا اور گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن گاسگو اسے سی آف کرنے خود کار تک آیا۔ سیکورٹی گارڈ نے پھاٹک کھولا تو عمران کار لے کر باہر آ گیا۔ افضل یا ڈبل اے کا نام اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔ اس کا جینی اور اس کے ساتھ ڈاکٹر اعظم یا جو بھی نام لیا گیا ہو کو یہاں سے اس طرح آسانی سے نکال دینے کا مطلب تھا کہ اس کے تعلقات نہ صرف ان تین ملکوں میں بلکہ یہودی ایجنٹوں کے ساتھ بھی ہیں کیونکہ ریڈ وولف بہرحال یہودی ایجنسی ہی تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے ٹائیگر کا نمبر پریس کر دیا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر۔ کیا تم بحری اسمگلر افضل عرف ڈبل اے کو جانتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''نام تو بہت سنا ہے لیکن وہ یہاں نہیں بلکہ کافرستان میں رہتا ہے۔ یہاں تو سنا ہے کہ کبھی کبھار ہی اس کی آمد ہوتی ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں باس''...... ٹائیگر نے پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر جینی اور ڈاکٹر اعظم کے ملک سے فرار ہونے کی تفصیل بتا دی۔

''آپ کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر اعظم خود اپنی مرضی سے گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اس لڑکی جینی کے یہاں خاصے تعلقات ہیں وہ ڈاکٹر اعظم کا نام اور کاغذات تک تبدیل کرا کر اور شاید اس کے چہرے پر میک اپ کرا کر اسے ساتھ لے گئی ہے تاکہ کسی طرح یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ڈاکٹر اعظم کو ملک سے باہر لے جایا گیا ہے اور ہم اسے یہیں تلاش کرتے رہ جائیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا حکم ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آئندہ جب بھی افضل یا ڈبل اے پاکیشیا آئے تو مجھے بتانا۔ اس کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ وہ اب اپنی حدود سے باہر آ گیا ہے اور اس نے یہودی ایجنسی کے اشاروں پر پاکیشیا کے قومی مفادات کو نقصان پہنچا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں اطلاع دے دوں گا لیکن اب ڈاکٹر اعظم کو تو واپس لانا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جب وہ خود گیا ہے تو ہم کہاں اس کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ بہرحال میں چیف کو رپورٹ کر دوں گا۔ پھر چیف ہی سرداور سے مشورہ کر کے کوئی فیصلہ کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور سیل فون جیب میں ڈال کر کار آگے بڑھا دی۔ وہ اب دانش منزل جا رہا تھا تاکہ ڈاکٹر اعظم کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جا سکے۔

ریڈ وولف کا چیف الفرڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ الفرڈ نے چند لمحوں تک فون کو ایسے دیکھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ گھنٹی کی آواز کہاں سے آ رہی ہے پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''میڈم جینی کی کال ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو الفرڈ چونک پڑا۔

''کہاں سے کال کیا ہے''...... الفرڈ نے پوچھا۔

''سورڈ ایریئے سے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ کراؤ بات''...... الفرڈ نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ جینی بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد جینی کی آواز سنائی دی۔

''سورڈ ایریئے میں پہنچ گئی ہو۔ گڈ۔ ڈاکٹر اعظم کا کیا ردعمل

ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''وہ خوش بھی ہے اور پریشان بھی''...... جینی نے جواب دیا تو الفرڈ چونک پڑا۔

''پریشان بھی ہے۔ کیا مطلب۔ جب وہ اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ آیا ہے تو پھر پریشان کیوں ہے''...... الفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میرے ساتھ رہنے پر تو بے حد خوش ہے لیکن اسے پریشانی اس بات کی ہے کہ جس لیبارٹری میں اس وقت ہم موجود ہیں وہاں ایسی مشینری موجود نہیں ہے جس کے ذریعے وہ اپنے فارمولے پر کام کو آگے بڑھا سکے اور اس کے مطابق مشینری ایکریمیا سے آتی ہے اور اس میں بہت وقت لگ جائے گا جبکہ وہ فوری کام کرنا چاہتا ہے''...... جینی نے کہا۔

''سنا تو یہ گیا ہے کہ اس نے فارمولا مکمل کر لیا ہے اب وہ اس کی رینج بڑھانے پر کام کر رہا ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس۔ ایسا ہی ہے''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے کہو کہ وہ مشینری کی تفصیلات مہیا کرے میں معلوم کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کسی لیبارٹری میں یہ مشینری پہلے سے موجود ہو تو ہم اسے وہاں بھجوا دیں گے''...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ٹھیک رہے گا۔ میں اس سے آج ہی یہ لسٹ تیار کرا کر آپ

کو بھجوا دوں گی۔ کل آپ کو مل جائے گی‘‘...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اوکے۔ گڈ بائی‘‘...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس کی نظریں سامنے رکھی فائل پر جم گئیں۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو الفرڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

’’لیں‘‘...... الفرڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’ڈاکٹر جوزف کی کال ہے‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’اوہ اچھا۔ کرائیں بات‘‘...... الفرڈ نے چونک کر کہا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر جوزف اسرائیل کے سب سے بڑے سائنس دان ہیں اور اسرائیل اور اسرائیل سے باہر یورپ اور ایکریمیا میں جتنی بھی لیبارٹریاں ہیں وہ سب انتظامی طور پر ڈاکٹر جوزف کے تحت ہی ہیں اور ڈاکٹر جوزف ایسے آدمی ہیں کہ ان کی بات اسرائیل کے صدر بھی نہیں ٹال سکتے۔

’’ہیلو۔ ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک سرد سی آواز سنائی دی۔

’’الفرڈ بول رہا ہوں سر۔ حکم کریں‘‘...... الفرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’ڈاکٹر اعظم ٹوٹل زیرو کا فارمولا ساتھ لے آیا ہے یا نہیں‘‘۔ ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

”یس سر۔ فارمولا اس نے مائیکرو فلم کی صورت میں تیار کر کے کلب کے سیف میں رکھا ہوا تھا۔ میری ایجنٹ کے سامنے ہی اس نے یہ فارمولا سیف سے نکال کر اپنی جیب میں رکھا تھا۔ اس کے بعد یہاں پہنچنے تک میری ایجنٹ اس کے ساتھ رہی ہے اس لئے فارمولا بہرحال ڈاکٹر اعظم کے پاس ہے البتہ اس کا مطالبہ ہے کہ اس فارمولے پر مزید کام کے لئے اسے مخصوص مشینری چاہئے۔ میں نے جینی سے کہہ دیا ہے کہ وہ ان سے مشینری کی لسٹ تیار کرا لے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مشینری ہماری کسی لیبارٹری میں موجود ہو“۔ الفرڈ نے کہا۔

”مجھے وہ فارمولا چاہئے تاکہ میں سائنسدانوں کے ایک بورڈ کے ساتھ اسے چیک کروں اور جیسا کہ بتایا جا رہا ہے کہ فارمولا تو مکمل ہے البتہ اب اس کی رینج بڑھانے پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیا ایسا ہے بھی سہی یا نہیں۔ اگر یہ واقعی مکمل ہے تو پھر اس بارے میں مزید سوچیں گے“...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

”لیکن جناب۔ اگر ڈاکٹر اعظم نے فارمولا دینے سے انکار کر دیا تو پھر“...... الفرڈ نے ایک خیال کے تحت کہا۔

”یہ بات آپ نے خود طے کرنی ہے کہ کس طرح کیا ہونا چاہئے۔ ہمارا کام آپ کو احکامات دینا ہے اور آپ کا کام ان احکامات کی تعمیل ہے۔ اس لئے جو بھی کہا گیا ہے اسے جلد از جلد پورا کیا جائے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو الفرڈ نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کام جینی ہی کر سکتی ہے۔ ابھی وہ جینی کو کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... الفرڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے رالف کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... الفرڈ نے کہا۔

''ہیلو سر۔ میں رالف بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات''...... الفرڈ نے پوچھا۔

''یس سر۔ علی عمران، مس جینی کے خلاف حرکت میں آ چکا ہے۔ اس نے بندرگاہ پر موجود ایک کلب کے مینجر سے مل کر مس جینی اور ڈاکٹر سہیل کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں کہ وہ کانگا گئے ہیں''...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نگرانی جاری رکھو۔ جب یہ وہاں سے روانہ ہونے لگیں تو یہ معلوم کر کے کہ ان کی اصل منزل کیا ہے مجھے فون کر دینا۔ تمہیں اس کا ڈبل معاوضہ دیا جائے گا''...... الفرڈ نے کہا۔

''اوکے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو الفرڈ نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

''اب ان کے مقابل کسے لایا جائے۔ جینی کو یا کسی اور گروپ کو''...... الفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جینی سے میری بات کراؤ''...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... الفرڈ نے کہا۔

''مس جینی لائن پر ہیں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو جینی''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس باس۔ فرمایئے''...... دوسری طرف سے جینی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو الفرڈ نے پہلے اسے ڈاکٹر جوزف کے فون کے بارے میں تفصیل بتائی پھر پاکیشیا سے رالف کی کال کے بارے میں بتا دیا۔

''اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اگر ہم نے ڈاکٹر جوزف کی بات نہ مانی تو اسرائیلی حکومت الٹا ہمارے خلاف ہو جائے گی اور ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا کیونکہ اسرائیل کا مزاج یہی ہے۔ یہ کام تو بہرحال کرنا ہے کس طرح کرنا یہ تم خود سوچو''۔ الفرڈ نے کہا۔

''کام تو باس میرے لئے بے حد آسان ہے کیونکہ میں اور ڈاکٹر اعظم ایک بیڈ روم میں ہوتے ہیں۔ فارمولا وہ ہر وقت اپنے لباس کی خفیہ جیب میں رکھتا ہے لیکن رات کو نائٹ سوٹ پہننے کے لئے وہ لباس اتار کر الماری میں لٹکا دیتا ہے۔ جب وہ سو جائے گا تو میں بڑی آسانی سے فارمولا نکال سکتی ہوں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ صبح جب اسے فارمولا نہیں ملے گا تو وہ یقیناً شور مچائے گا۔ ایسی صورت میں اسے گولی مارنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہے گا اور شاید اس کی ضرورت پڑ جائے تو پھر وہ زندہ نہ ہوگا''۔ جینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''جیسا تم کہہ رہی ہو یہ غلط طریقہ ہے۔ تم اسے قائل کرو کہ انتہائی قیمتی مشینری کی خریداری سے پہلے بورڈ میٹنگ ضروری ہے تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ اس کی خاطر انتہائی قیمتی مشینری خریدی جا سکے''...... الفرڈ نے کہا۔

''یہی تو مسئلہ ہے باس کہ ہم اس پر فارمولے کی اہمیت ظاہر نہیں کر سکتے۔ میں نے اسے یہ بتایا ہے کہ ہمیں اس کے فارمولے سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ اس کو مکمل کر کے جس کو چاہے دے دے۔ اب اگر میں نے فارمولے کی اہمیت کی بات کی تو ردعمل یکسر مختلف ہو سکتا ہے۔ بہرحال آپ فکر مت کریں میں اس پر سوچوں گی اور جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق ہے تو اول تو انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ ہم کانکا سے ویسٹ کارمن اور پھر

کارمن سے قبرص آئے ہیں اور قبرص سے بائی روڈ اس لیبارٹری تک پہنچے ہیں اور اگر انہیں معلوم ہو بھی گیا تو میرا پورا گروپ ان کے خلاف کام کرے گا اور ہمارا ریکارڈ آپ کے سامنے ہے''۔ جینی نے کہا۔

''لیکن یہ لوگ عام ایجنٹ نہیں ہیں اور تمہاری غیر حاضری سے ڈاکٹر اعظم بگڑ جائے گا۔ پھر''...... الفرڈ نے کہا۔

''ارے ہاں۔ یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں۔ بہرحال میں اس پر بھی سوچوں گی آپ دو روز کا وقت دیں۔ پھر میں یہ سارے مسائل حل کر دوں گی''...... جینی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... الفرڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو حسب روایت بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ دونوں جینی کیس کے سلسلے میں بے حد بے چین ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر جینی کو نہ روکا گیا تو وہ ہاتھ سے نکل جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اسی روز نکل گئی تھی جس روز جولیا اور صالحہ نے کمرے میں جا کر ڈاکٹر اعظم سے انٹرویو لیا تھا۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہاں جینی کی آمد کا انتظار کرتیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جینی نکل گئی۔ کیا مطلب۔ اس کا یہاں مقصد کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اپنا مقصد بھی ساتھ لے گئی ہے اور اب ہم بیٹھے صرف لکیر

پیٹ رہے ہیں''...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو مزید کوئی بات کرتا عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آپریشن روم میں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''داور بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا تمہیں۔ اس قدر سنجیدہ کیوں ہو''...... سر داور نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''آپ نے ڈاکٹر اعظم صاحب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی بات کی تھی۔ میں اس سلسلے میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں''...... عمران پر شاید سنجیدگی کا دورہ پڑ گیا تھا کہ وہ اپنے مخصوص موڈ میں آ ہی نہ رہا تھا۔ اس بار بھی اس نے خشک لہجے میں کہا۔

''میں پوچھ رہا ہوں کہ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو۔ کیا ہوا ہے۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو''...... اس بار سر داور نے بزرگانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر اعظم خود چل کر اپنی مرضی سے پاکیشیا سے باہر جا چکے ہیں۔ ان کو ساتھ لے جانے والی گریٹ لینڈ نژاد لیکن یہودی ایجنٹ

لڑکی جینی ہے“...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے لیکن ڈاکٹر اعظم تو بے حد محبّ وطن آدمی ہیں۔ آج تک ان کے بارے میں کوئی معمولی سی شکایت بھی سامنے نہیں آئی“...... سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ گو اسے میک اپ کرا کر اور ڈاکٹر سہیل کے جعلی کاغذات پر باہر لے جایا گیا ہے لیکن گئے وہ اپنی مرضی سے ہیں“...... عمران نے کہا۔
”اوہ ہاں۔ تم نے کہا ہے کہ وہ کسی غیر ملکی لڑکی جینی کے ساتھ گئے ہیں۔ کیا تم نے کبھی اس لڑکی سے ملاقات کی ہے“...... سر داور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں اچانک کوئی بات یاد آ گئی ہو۔
”میری اس سے اب تک ملاقات نہیں ہوئی صرف نام سنا ہے البتہ اس کی کارکردگی بتا رہی ہے وہ تیز اور شاطر ذہانت کی مالک ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں“...... عمران نے کہا۔
”ڈاکٹر اعظم سمیت پاکیشیا میں جتنے بھی سائنسدان ہیں اور میں بھی ان میں شامل ہوں۔ ہر سال ہمارا میڈیکل چیک اپ ہوتا ہے۔ اس چیک اپ میں انسان کی خصوصی طور پر ذہنی اور جذباتی کیفیات بھی چیک کی جاتی ہیں کیونکہ پورا سال لیبارٹری میں کیمیکلز کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے ذہنی اور جذباتی کیفیات میں فرق پڑ سکتا ہے جو اس سائنس دان کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے اور ڈاکٹر

اعظم کی تمام سالانہ رپورٹس میری نظروں سے گزرتی رہی ہیں۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ چار پانچ سالوں سے ایک مخصوص متناسب جسم کی مالکہ لڑکی اس کے اعصاب پر سوار ہے۔ وہ ایسی لڑکی کے سامنے ذہنی اور جذباتی طور پر بے بس ہو جاتا ہے۔ جینی جس طرح اسے اپنے ساتھ لے گئی ہے اس پر مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ لڑکی اس مخصوص متناسب جسم کی مالک تو نہیں جو اس نے ڈاکٹر اعظم جیسے آدمی کو بے بس کر دیا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ بہرحال اب آپ یہ بتائیں کہ جس فارمولے پر ڈاکٹر اعظم کام کر رہا تھا وہ فارمولا یا اس کی کاپی تو آپ کے پاس موجود ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ڈاکٹر اعظم کا فارمولا ٹوٹل زیرو ایسا فارمولا ہے کہ جس پر مزید کام کے لئے اس فارمولے سے مسلسل ریفرنس لینے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اس لئے فارمولا ڈاکٹر اعظم کے پاس ہی تھا البتہ ہم نے لیبارٹری میں ایسے اقدامات کر دیئے تھے کہ وہ کسی صورت فارمولا لیبارٹری سے باہر بغیر میری اجازت کے نہیں لے جا سکتا تھا اور اب تک ڈاکٹر اعظم نے فارمولا باہر لے جانے کی بات نہیں کی تھی''...... سرداور نے کہا۔

''لیبارٹری تو موجود ہے آپ وہاں چیک کرائیں کہ فارمولا وہاں موجود ہے یا نہیں کیونکہ اصل پوائنٹ یہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ تم مجھے ایک گھنٹے بعد فون کرنا میں معلوم کراتا ہوں''۔ سرداور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی اس قدر اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان میرا مطلب ہے ڈاکٹر اعظم جیسے سائنسدان اس قدر گھٹیا ذہن کے ہو سکتے ہیں کہ عورتیں انہیں نہ صرف بے بس کر دیں بلکہ انہیں ملک کے خلاف کارروائی پر بھی آمادہ کر دیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسے لوگ نفسیاتی مریض کہلاتے ہیں۔ ان کی اس جذباتی کیفیت کا ان کی تعلیم یا ذہن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ گو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سائنس دان غیر جذباتی ہوتے ہیں لیکن انسان تو بہرحال وہ ہوتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا۔ میں معلوم کروں کہ یہ ریڈ وولف کیا ہے جس کا نام بار بار سننے میں آ رہا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز سے سرخ جلد والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''عمران صاحب۔ پہلے بھی ایک کیس میں مجھے یاد ہے کہ اس نام کی ایکریمین ایجنسی سے ٹکراؤ ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے یاد ہے وہ بلیو برڈ گروپ والا کیس تھا جس میں ٹائیگر نے حیرت انگیز کارنامے سر انجام دیئے تھے''...... عمران نے

ڈائری لیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ وہی ریڈ وولف ایجنسی ہے یا کوئی اور ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ تو ختم ہو گئی تھی اور وہ خالصتاً ایکریمین ایجنسی تھی جبکہ یہ شاید یہودیوں کی سرپرستی میں کوئی اور تنظیم ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ڈائری کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ چند لمحے اس صفحے کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے یورپی ملک سان کے دارالحکومت سان کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے شاید یہ نام ہی پہلی بار سنا تھا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"لائن پر نہیں بلکہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوں۔ مجھے ریلوے لائن سے ڈر لگتا ہے۔ چھک چھک کرتی ہوئی ٹرین اچانک آ جاتی ہے"۔

عمران کے ذہن پر چھایا ہوا سنجیدگی کا دورہ اچانک جو ختم ہوا تو وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔

"ارے یہ فون کیوں بند ہو گیا"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اسی لڑکی کی آواز سنائی دی جس نے پہلے بات کی تھی۔

"یورپی ملک سان اور اس کے دارالحکومت سان کا رابطہ نمبر بتانے کی بجائے آپ نے فون کیوں بند کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا کر فوراً رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"آپ نے اس انکوائری آپریٹر کو پریشان کر دیا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی تو میں نے اسے پہلی بار ٹرین پر سفر کرنے کے رومانٹک تجربات سے مستفید کرنا تھا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس بار لہجہ یورپی تھا۔

"ڈبل زیرو کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور

ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈبل زیرو کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''میڈم کاشیا سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''کاشیا بول رہی ہو پاکیشیا سے کون بات کرنا چاہتا ہے مجھ سے''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن آواز میں موجود بھاری پن بتا رہا تھا کہ بولنے والی ادھیڑ عمر ہے۔

''صرف کاشیا نہیں میڈم کاشیا کہا کرو ویسے میں نے تمہیں کئی بار کہا ہے کہ دوسری ٹرائی مارو لیکن تم مان ہی نہیں رہیں۔ ویسے میں بھی تمہاری دوسری ٹرائی کا شکار ہو سکتا ہوں لیکن تم نے ہر بار یہ کہہ کر مجھے خوفزدہ کر دیا کہ میں دوسری بار بیوہ ہونے کی ٹرائی نہیں کر سکتی''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''ارے ارے تم عمران تو نہیں ہو۔ وہ ناٹی بوائے''...... یکلخت دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''تم میں یہی خرابی ہے کہ میں تمہیں دوسری بار بیوہ ہونے پر قائل کر رہا ہوں اور تم نے مجھے بوائے کہہ کر سارا سکوپ ہی ختم کر

دیا''..... عمران نے کہا۔

''سکوپ ختم کر دیا۔ کیا مطلب کیا بوائے شادی نہیں کر سکتا''...... کاشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں نہیں کر سکتا لیکن تم سے نہیں کیونکہ تم تو سومو پہلوان جیسی جسامت رکھنے والوں سے بھی زیادہ بھاری پہلوان ہو''۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے مسلسل ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''یہ تم اکیلی ہنس رہی ہو یا پورا گروپ مل کر ہنس رہا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''سنو ناٹی بوائے۔ بہت ہو گیا اب مجھ میں مزید ہنسنے کی ہمت نہیں رہی۔ تم بتاؤ کیسے فون کیا ہے''...... اس بار کاشیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''میڈم کاشیا ایک تنظیم ہے ریڈ وولف۔ سنا ہے کہ اس کی پشت پر اسرائیل اور یہودی ہیں۔ اس کا ہیڈکوارٹر قبرص میں بتایا جاتا ہے۔ تم طویل عرصے تک قبرص میں رہی ہو۔ کیا تم اس بارے میں مجھے اپ ڈیٹ کر سکتی ہو۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم ریڈ وولف کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو۔ کیا اس نے پاکیشیا میں کوئی جرم کیا ہے''...... کاشیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک یہودی ایجنٹ جینی نام کی ہے اس کا تعلق ریڈ وولف سے ہے اور وہ ہمارے ایک سائنسدان کو اس کی مرضی کے ساتھ اغوا کر کے لے گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مرضی کے ساتھ اغوا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... کاشیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اغوا کا مطلب کسی کو اس کی رضامندی کے بغیر لے جانے کو کہتے ہیں اور عمران کہہ رہا تھا کہ سائنسدان کو اس کی رضامندی سے اغوا کیا گیا ہے۔

"اس کا مطلب یہی ہے جو میں نے کہا ہے۔ وہ سائنسدان نفسیاتی مریض بھی ہے۔ ایسا مریض کسی بھی عورت کو مخصوص متناسب جسم میں دیکھ کر اس کا ہر قیمت پر ساتھ دینے پر تیار رہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جینی اس مخصوص متناسب جسم کی مالکہ تھی اور جینی اس سائنسدان کو اغوا کر کے لے جانا چاہتی تھی لیکن اس کے جسمانی تناسب نے ہی سب کرا دیا اور سائنسدان نفسیاتی طور پر جینی کے سامنے بے بس ہو گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بڑی عجیب بات کی ہے۔ کیا کوئی مرد اس قدر بے بس ہو جاتا ہے کہ ملکی مفادات کا بھی خیال نہیں رکھتا۔ پھر تو ساری دنیا کے اس قسم کے نفسیاتی مریض جینی کا پیچھا کر رہے ہوں گے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے میں جینی کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں"۔ کاشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر نفسیاتی مریض کو علیحدہ علیحدہ جسمانی تناسب پسند ہوتا ہے

جیسے اگر میں نفسیاتی مریض ہوتا تو مجھے سومو پہلوان جیسی جسامت رکھنے والی عورتیں پسند آتیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کاشیا کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم بار بار مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ مجھے تسلیم ہے کہ کئی سال پہلے جب تم سے ملاقات ہوئی تھی تو میں اوور ویٹ ہو رہی تھی۔ تم نے تب بھی مجھے سومو پہلوان ہی کہا تھا پھر میں نے کوشش کی اور اب میں ویسی نہیں ہوں"...... کاشیا نے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو تم سپر سومو پہلوان سے بھی آگے نکل گئی ہو گی"...... عمران نے کہا تو کاشیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم اصل میں چاہتے کیا ہو۔ کیا تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ پاکیشیائی سائنسدان کو کہاں پہنچایا گیا ہے یا جینی کہاں ہے"۔ کاشیا نے کہا۔

"مجھے جینی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے البتہ ہم اپنے سائنسدان سے جس کا نام ڈاکٹر اعظم ہے اور جسے ڈاکٹر سہیل کے نام سے جعلی کاغذات پر پاکیشیا سے لے جایا گیا ہے ملاقات چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم نے خود ہی کہا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جینی کے ساتھ آیا ہے پھر تمہیں اس سے ملاقات کر کے کیا حاصل ہو گا"...... کاشیا نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن میں ایسے نفسیاتی مریضوں کا علاج

صرف چند گھنٹوں میں کر لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔
''کیا مطلب۔ تم کیا کرتے ہو''...... کاشیا نے چونک کر کہا۔
''اس مخصوص جسمانی تناسب کو بدل دیتا ہوں۔ ڈاکٹر اعظم بھی اسی وقت ہمارے ساتھ چلنے پر تیار ہو جائے گا اور جینی کے جسمانی تناسب کو مڑ کر بھی نہیں دیکھے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں معلومات حاصل کر کے بتاتی ہوں کہ ڈاکٹر اعظم اس وقت کہاں ہے۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتی اور اس کے لئے تمہیں دو لاکھ ڈالرز دینے ہوں گے''...... کاشیا نے اس بار کاروباری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو۔ ایک گھنٹے سے پہلے رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی''...... عمران نے کہا تو کاشیا نے اکاؤنٹ کی تفصیل بتا کر رسیور رکھ دیا۔
''یہ رقم بھجوا دو۔ ہمیں اندھیرے میں روشنی ملنے الی ہے''۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔
''ابھی پہنچ جائے گی۔ میں ایکریمیا میں اپنے ایجنٹ کو ہدایت دے دیتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور فون کو اپنی طرف کھسکا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے مگر

اس سے پہلے وہ سر داور کو فون کر کے معلوم کر چکا تھا کہ فارمولا ڈاکٹر اعظم اپنے ساتھ لے جا چکا ہے۔

''ڈبل زیرو کلب'' ...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میڈم کاشیا سے بات کراؤ'' ...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کاشیا بول رہی ہوں'' ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کاشیا کی آواز سنائی دی۔

''بول کہاں رہی ہو۔ کوئل کی طرح کوک رہی ہو'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اپنی باتوں سے باز نہیں آؤ گے ناٹی بوائے'' ...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ منہ مانگا معاوضہ تم تک پہنچ گیا ہے یا نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں پہنچ گیا ہے۔ تھینک یو اور میں نے ضروری معلومات بھی حاصل کر لی ہیں۔ اس وقت پاکیشیائی سائنس دان قبرص کے ایک پہاڑی علاقے شاخسار میں موجود لیبارٹری میں موجود ہے۔ جینی بھی اس کے ساتھ وہیں رہائش پذیر ہے لیکن مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے

کہ کسی بھی لمحے اسے کسی دوسری خفیہ لیبارٹری میں شفٹ کیا جا سکتا ہے"...... کاشیا نے کہا۔

"اس قدر تفصیلی معلومات تمہیں کہاں سے اور کیسے حاصل ہو گئیں"...... عمران نے لہجے کو حیرت انگیز بناتے ہوئے کہا۔ وہ کسی پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنے کا قائل نہ تھا۔

"ریڈ وولف کا اصل تعلق چونکہ اسرائیل سے ہے اس لئے میں نے وہاں اپنی ایک ایجنٹ سے بات کی جو اسرائیل کے سائنس سیکرٹری کی فون سیکرٹری ہے اور یہ تمام گفتگو اس نے فون پر خود سنی ہے"...... کاشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو وہ یہ بھی معلوم کر سکتی ہے کہ اگر سائنس دان شاخسار سے شفٹ کیا جائے گا تو کہاں کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں لیکن معاوضہ دس لاکھ ڈالرز ہو گا کیونکہ پہلے بھی میں نے اسے دو لاکھ ڈالرز پر بڑی مشکل سے آمادہ کیا تھا۔ وہ دس لاکھ ڈالرز طلب کر رہی تھی"...... کاشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بارہ لاکھ ڈالرز پہنچ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ میں خود تمہارے پاس آ کر تم سے ملاقات بھی کروں"...... عمران نے کہا۔

"موسٹ ویلکم ناٹی بوائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر

ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں کہ وہ اپنی رضامندی سے جینی کے ساتھ یہاں سے گیا ہے اور وہ اپنے ساتھ فارمولا بھی لے گیا ہے اور سرداور نے اس فارمولے کو انتہائی اہم قرار دیا ہے اس لئے ہمیں ہر حال میں وہ فارمولا واپس لانا ہے۔ تم، صالحہ، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر مشن پر کام کریں گے۔ عمران حسب سابقہ تمہیں لیڈ کرے گا۔ اپنی تیاری مکمل کر لو۔ دو روز کے اندر ٹیم کو پاکیشیا سے روانہ ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ ٹیم کو پہلے کہاں لے جائیں گے"...... سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا فیصلہ روانہ ہونے سے چند گھنٹے پہلے کیا جائے گا کیونکہ میڈم کاشیا سے تازہ ترین رپورٹ لینی پڑے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریڈ وولف کا چیف الفرڈ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... الفرڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے رالف کی کال ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو الفرڈ چونک پڑا۔

''کراؤ بات''...... الفرڈ نے کہا۔

''رالف بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے رالف''...... الفرڈ نے کہا۔

''عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ابھی دو گھنٹے پہلے یورپی ملک سان کے لئے روانہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ جانے والوں میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں۔ ان عورتوں میں ایک سوئس نژاد اور ایک

مقامی ہے"۔ رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یورپی ملک سان گئے ہیں"...... الفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میرے آدمی ائیر پورٹ پر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ انہوں نے جب عمران کو دیکھا تو وہ الرٹ ہو گئے۔ جب وہ سان جانے والی فلائٹ پر روانہ ہو گئے تو کاؤنٹر سے معلومات لی گئیں تو بتایا گیا کہ انہوں نے بکنگ بھی سان کے لئے ہی کرائی ہوئی ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پہلے تمہیں ڈبل معاوضہ تو مل گیا ہو گا"...... الفرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ مل گیا تھا"...... رالف نے جواب دیا۔

"اس خبر کا معاوضہ بھی ڈبل ہو گا۔ تھینک یو بائی"...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سان کیوں گئے ہوں گے۔ کیا یہ ہمارے پیچھے نہیں آ رہے۔ اگر یہ ہمارے خلاف مشن پر کام کر رہے ہیں تو بہان کیا کرنے جا سکتے ہیں"...... الفرڈ نے کہا اور پھر ایک خیال کے آنے پر وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈبل زیرو کلب"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیرمن سے الفرڈ بول رہا ہوں۔ میڈم کاشیا سے بات کرائیں"...... الفرڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کاشیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"الفرڈ بول رہا ہوں چیف آف ریڈ وولف"...... الفرڈ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں۔ کوئی خاص بات"...... کاشیا نے کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتی ہو"۔ الفرڈ نے کہا۔

"اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی میرا واقف ہے جو ہر وقت مزاحیہ باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس کا نام عمران ہے لیکن وہ جب بھی اپنا تعارف کراتا ہے تو ڈگریاں بھی ساتھ بتاتا ہے"...... دوسری طرف سے کاشیا نے کہا تو الفرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو وہ تمہارے پاس آ رہا ہے"...... الفرڈ نے کہا۔

"میرے پاس کیوں"۔ کاشیا نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریڈ وولف نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ عمران ہماری طرف رخ کرے گا لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ رہا ہے تو میں بڑا

حیران ہوا۔ پھر مجھے تمہارا خیال آیا کہ تم سان میں ہو اور تمہارا معلومات فروخت کرنے کا نیٹ ورک بہت وسیع ہے اب تم نے خود ہی تصدیق کر دی ہے کہ تم اس سے واقف ہو اس لئے وہ لازماً تمہارے پاس ہی آ رہا ہوگا“...... الفرڈ نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ وہ سان کسی اور کام سے آ رہا ہو اور اگر وہ مجھ سے بھی ملے تو اس میں آپ کو شکایت کہاں سے پیدا ہوگئی“۔ اس بار میڈم کاشیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”وہ تم سے ہمارے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوگا اور تمہارا چونکہ یہ کاروبار ہے اس لئے تم اسے ہمارے بارے میں معاوضہ لے کر سب کچھ بتا دو گی اس طرح ہمیں بے حد نقصان ہوسکتا ہے“...... الفرڈ نے کہا۔

”سوری مسٹر الفرڈ۔ آپ شاید مجھے پوری طرح نہیں جانتے۔ میں سان سے باہر رہنے والے کو کسی صورت بھی کسی ملک کے خلاف معلومات فروخت نہیں کیا کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو میں عمران سے اپنی واقفیت کا اقرار ہی نہ کرتی۔ آپ بے فکر رہیں کاشیا آپ کے متعلق نہ ہی معلومات رکھتی ہے اور نہ ہی انہیں حاصل کر کے کسی کو فروخت کرے گی“...... کاشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو کاشیا۔ تھینکس اینڈ گڈ بائی“...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ کاشیا جو کہتی ہے وہ کرتی بھی ہے اس لئے اب وہ مطمئن ہوگیا تھا کہ عمران اب کاشیا سے کچھ حاصل نہ

کر پائے گا۔ پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

''میڈم جینی کی کال ہے''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... الفرڈ نے کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں جینی بول رہی ہوں سورڈ ایریا سے''...... جینی کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا ہوا فارمولے کا۔ کیا وہ مل گیا یا نہیں''...... الفرڈ نے کہا۔

''میں نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر اعظم کو نیند کے دوران انجکشن لگا کر پانچ چھ گھنٹے کے لئے بے ہوش کر دیا۔ پھر اس کے لباس کی خفیہ جیب سے فارمولا حاصل کر لیا۔ فارمولے کو نزدیکی شہر لے جا کر میں نے اس کی کاپی تیار کرائی اور پھر واپس آ کر میں نے اصل فارمولا واپس ڈاکٹر اعظم کے لباس کی خفیہ جیب میں رکھ دیا اور اس کی کاپی ڈاکٹر جوزف کو پہنچا دی ہے''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی کاپی ہو گئی حیرت ہے ورنہ عام طور پر ایسے فارمولے اس انداز میں محفوظ کئے جاتے ہیں کہ ان کی کاپی نہیں ہو سکتی''۔ الفرڈ نے کہا۔

''یہ عام سی ٹائپ کی مائیکرو فلم تھی چیف''...... جینی نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"کب فارمولا پہنچایا ہے ڈاکٹر جوزف کے پاس"۔ الفرڈ نے کہا

"رات گئے اور اب میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ چھ بڑے سائنس دانوں کا بورڈ ڈاکٹر جوزف کی صدارت میں اس فارمولے پر ڈسکس کر رہا۔ ان کے درمیان جو فیصلہ ہو گا وہ آپ تک پہنچایا جائے گا"...... جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر اعظم کو کوئی گڑبڑ تو محسوس نہیں ہوئی"۔ الفرڈ نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے فارمولا جیب سے نکال کر چیک کیا اور پھر واپس جیب میں رکھ لیا وہ پوری طرح مطمئن تھا"...... جینی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا سے سان روانہ ہوئی ہے"۔ الفرڈ نے کہا۔

"سان۔ آپ کا مطلب ہے یورپی ملک سان"...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یورپی ملک سان۔ یہ گروپ چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے۔ مجھے بھی جب یہ اطلاع ملی تو میں بھی تمہاری طرح حیران ہوا تھا۔ پھر مجھے اچانک سان کی معروف معلومات فروخت کرنے والی میڈم کاشیا کا خیال آ گیا۔ میں نے اسے فون کیا تو

اس نے اقرار کیا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیڈر عمران کو جانتی ہے اس پر مجھے شک ہوا کہ عمران ہمارے بارے میں حتمی معلومات حاصل کرنے کے لئے سان روانہ ہوا ہے۔ میں نے کاشیا کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے ہمارے بارے میں معلومات عمران کو دیں تو ہم اس کا جواب اس کے پورے سیٹ اپ کے خاتمے سے دیں گے اس پر کاشیا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گی''۔ الفرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میں یہاں ڈاکٹر اعظم کی وجہ سے پابند ہو کر رہ گئی ہوں ورنہ میں انہیں سان پہنچ کر ختم کر دیتی۔ ویسے آپ حکم دیں تو میں اپنے گروپ کو حرکت میں لے آؤں۔ میں فون پر انہیں کنٹرول کرتی رہوں گی اور مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا کر رکھ دوں گی''...... جینی نے کہا۔

''تم جو کام کر رہی ہو وہ بے حد اہم ہے اس پر پوری توجہ دو۔ ریڈ وولف اب اتنا گیا گزرا نہیں کہ پاکیشیائی احمقوں کے ٹولے کے ہاتھوں مارا جائے۔ میں ان کا خود بندوبست کر لوں گا۔ گڈ بائی''...... الفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

"سٹار کلب"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"الفرڈ بول رہا ہوں قبرص سے۔ جیفرڈ سے بات کراؤ"۔ الفرڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیفرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف ریڈ وولف الفرڈ بول رہا ہوں"...... الفرڈ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ سنا ہوا ہے"...... الفرڈ نے کہا۔

"صرف اتنا کہ اس کا لیڈر جس کا نام عمران ہے انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے"...... جیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم آج کل کیا کر رہے ہو"...... الفرڈ نے کہا۔

"وہی ایجنسی کا کام۔ کیوں"...... جیفرڈ نے کہا۔

"کیا تم اس عمران کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ منہ مانگے معاوضے پر"...... الفرڈ نے کہا۔

"سوری میں سان سے باہر نہیں جاؤں گا یہ بات پہلے سے طے شدہ ہے"...... جیفرڈ نے کہا۔

''وہ اپنے گروپ سمیت سان پہنچنے والا ہے یا شاید پہنچ بھی گیا ہو''...... الفرڈ نے کہا۔

''یہاں سان لیکن وہ یہاں کیوں آ رہا ہے۔ یہاں تو اس کے مطلب کی کوئی چیز موجود نہیں ہے''...... جیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ ہمارے بارے میں یہاں سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے اور پھر ہم پر اٹیک کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تم ہو۔ یہاں کاشیا ہے اور کاشیا نے خود اقرار کیا ہے کہ عمران کو وہ اچھی طرح جانتی ہے اور تم نے بھی یہی کہا ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''مجھ سے تو کبھی اس کی بات نہیں ہوئی کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے ریڈ ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ عمران نے بڑی چالاکی سے مجھے الو بنا کر اپنا مقصد حاصل کر لیا تھا میرے کورٹ مارشل کا حکم دے دیا گیا لیکن پھر اس لئے یہ سزا منسوخ کر دی گئی اور مجھے صرف ایجنسی سے نکالنے کی سزا دی گئی کہ مقابل عمران تھا اس لئے مجھے تو اس سے دلی نفرت ہے''۔ جیفرڈ نے کہا۔

''کیا تم سان میں اس کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ بولو''...... الفرڈ نے کہا۔

''ہاں یقیناً۔ یہاں میرا پورا گروپ ہے لیکن مجھے کیا ملے گا''...... جیفرڈ نے کہا۔

''سنو تم اپنے طور پر سان ائیر پورٹ سے معلومات حاصل کراؤ کہ پاکیشیا سے سان آنے والی پرواز کب تک سان پہنچے گی یا اگر پہنچ چکی ہے تو ان کا سان میں سراغ لگاؤ۔ یہ چھ افراد کا گروپ ہے۔ عمران کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں اور ان میں سے ایک عورت سوئس نژاد اور دوسری ایشیائی ہے۔ اگر تم عمران کا خاتمہ کر دو تو تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز ملیں گے اور اگر پورے گروپ کا خاتمہ کر دو گے تو ایک کروڑ ڈالرز ملیں گے۔ بولو منظور ہے''۔ الفرڈ نے کہا۔

''کیا آپ واقعی اتنا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں''...... جیفرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ یقینی طور پر''...... الفرڈ نے کہا۔

''او کے۔ میں اس پورے گروپ کا خاتمہ کر دوں گا۔ معاوضہ دینے کے لئے تیار رہیں''...... جیفرڈ نے کہا۔

''او کے۔ میں تمہاری کامیابی کا منتظر رہوں گا۔ گڈ بائی''۔ الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''چلو کچھ نہ کچھ تو ہو گا۔ جیفرڈ سان میں خاصا بااثر آدمی ہے۔ وہ اتنے بڑے معاوضے کو حاصل کرنے کے لئے سان کی آدھی آبادی کو بھی موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے''...... الفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

دیو ہیکل اور جدید ہوائی جہاز میں عمران اور صفدر ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے عقب میں کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری سائیڈ کی رو میں جولیا اور صالحہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ پاکیشیا سے سان جانے کے لئے ہوائی جہاز پر سوار ہوئے تھے اور ہوائی جہاز طویل سفر کے درمیان دو جگہ پر اتر کر کچھ دیر تک رکنے کے بعد اب آخری منزل سان کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ یہ سفر اب صرف دو گھنٹوں کا رہ گیا تھا۔

''عمران صاحب۔ آپ سان کیوں جا رہے ہیں۔ کیا ڈاکٹر اعظم کو وہاں رکھا گیا ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ سان تو یورپی ملک ہے جبکہ ریڈ وولف کا ہیڈکوارٹر قبرص میں بتایا جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ وہاں کیوں جا رہے ہیں۔ کوئی خاص وجہ''...... صفدر

نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے بارے میں ریڈ وولف تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہو گی کہ ہم مشن پر نکل پڑے ہیں کیونکہ پاکیشیا ایئرپورٹ پر میری باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی ہے اور مجھے اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہو گا اس لئے میں سان جا رہا ہوں تاکہ کسی کو شک تک نہ پڑے۔ سان سے ہم باقاعدہ میک اپ کر کے قبرص پہنچیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی بات کرتا ایک ائیر ہوسٹس تیزی سے چلتی ہوئی عمران کے قریب آ کر رک گئی۔

"کیا آپ کا نام علی عمران ہے"...... ائیر ہوسٹس نے جھک کر کہا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا فون ہے"...... ائیر ہوسٹس نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی تو عمران نشست سے اٹھا اور فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون روم کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور جو ایک طرف رکھا ہوا تھا اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ویلس بول رہا ہوں سان سے۔ چیف

نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے لئے ایک رہائش گاہ اور کار کا انتظام کروں اور آپ کو ائیرپورٹ پر رسیو کر کے رہائش گاہ پہنچاؤ اور جب تک آپ سان رہیں آپ کے ساتھ رہوں“...... ویلس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”مختصر بات کرو۔ فون کیوں کیا ہے“...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”میں آپ کو ائیرپورٹ پر رسیو کرنے پہنچا تو اتفاق سے پسنجر لاؤنج میں موجود دو آدمیوں کی گفتگو میں مجھے پاکیشیا اور عمران کے الفاظ سنائی دیئے تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے ایک خاص آدمی کو ائیرپورٹ بلا کر ان دونوں آدمیوں کی شناخت کرائی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ سٹار کلب کا جیفرڈ گروپ ہے۔ جیفرڈ پہلے ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی میں سپر ایجنٹ تھا۔ اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تو اس نے سان میں سٹار کلب کے نام سے کلب بنایا اور اس کے ساتھ ہی بڑی وارداتیں کرنے کے لئے انتہائی منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ افراد پر مشتمل گروپ بھی بنایا ہوا ہے۔ ائیرپورٹ پر چار افراد موجود ہیں اور ان کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ یہ آپ کے خاتمے کے لئے ائیرپورٹ آئے ہیں اور یہ مشن جیفرڈ نے ان کے ذمے لگایا ہے۔ انہوں نے ائیرپورٹ انکوائری آفس سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ کے گروپ کی تعداد چھ ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد“...... ویلس نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔ شاید وہ اسی طرح گفتگو کرنے کا عادی تھا۔

''تو اب تم نے کیا انتظامات کئے ہیں ہمیں وہاں سے بخیریت نکلنے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے لگیج گیٹ کے گارڈ سے بات کر لی ہے۔ وہ خاموشی سے آپ کو وہاں سے نکال دے گا۔ میں گاڑی وہیں لے آؤں گا اور دوسروں کی نظروں میں آئے بغیر ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں گے''...... ولیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کس طرف ہے لگیج گیٹ''...... عمران نے پوچھا۔

''جہاز سے اتر کر آپ دائیں ہاتھ کی طرف جس طرف تمام پسنجرز جا رہے ہوں گے ان کے ساتھ چلیں اور پسنجر لاؤنج سے پہلے بائیں ہاتھ کی طرف آپ کو لگیج گیٹ نظر آ جائے گا وہاں سیکورٹی گارڈ موجود ہو گا۔ آپ اسے چیف کا کوڈ بتائیں گے تو وہ گیٹ کھول دے گا۔ باہر میں خود موجود ہوں گا''...... ولیس نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون روم سے نکل کر واپس اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ کس کا فون تھا''...... صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا جبکہ عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل اور تنویر آگے کی طرف جھکے ہوئے تھے اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا اور صالحہ دونوں کے چہروں پر بھی تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران

نے مختصر طور پر پوزیشن بتا دی۔

''اس کا مطلب ہے ان کے رابطے یہاں سان میں بھی ہیں۔کیا یہ ریڈ وولف بین الاقوامی تنظیم ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہودیوں کے رابطے کہاں نہیں ہوتے۔ اس ریڈ وولف کے پیچھے اسرائیل اور یہودی ہیں۔ بہرحال اب ہمیں مزید محتاط رہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور پھر فلائٹ کے لینڈ ہونے پر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پسنجر لاؤنج کی طرف بڑھنے کی بجائے لگیج گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ویسے ہی ہوا جیسے ویلس نے بتایا تھا۔گیٹ کھلنے پر وہ باہر آئے تو وہاں ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ایک آدمی موجود تھا۔

''میرا نام ویلس ہے''...... اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔لیکن ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے ورنہ ہمارے پسنجرز گیٹ سے نہ گزرنے پر وہ یہاں بھی چیک کر سکتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''آیئے ادھر ویگن موجود ہے''...... ویلس نے کہا۔ ایک سائیڈ پر جدید ماڈل کی لگژری ویگن موجود تھی۔عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد چھ تھی اور ساتھ ویلس خود موجود تھا اس لئے کار لے آنے کی بجائے وہ لگژری ویگن لے آیا تھا اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں موجود ایک اوسط درجے کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

”کہاں ہے یہ سٹار کلب اور کیا وہ جیفرڈ وہاں اس وقت موجود ہوگا“...... عمران نے بڑے ہال میں جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ ویلس، عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں ایک ملازم بھی تھا جس کا نام جیری تھا۔ عمران نے اسے سب کے لئے ہاٹ کافی بنانے کا کہہ دیا تھا کیونکہ طویل ہوائی سفر کے بعد ہاٹ کافی سے ساری تھکاوٹ اتر جاتی تھی۔

”یس سر۔ جیفرڈ اپنے کلب میں ہی رہتا ہے۔ چوتھی منزل پر اس کی رہائش گاہ ہے۔ ویسے وہ ساری رات کلب کے آفس میں گزار دیتا ہے جبکہ دن کے وقت وہ سوتا رہتا ہے لیکن اس وقت وہ یقیناً اپنے آفس میں ہوگا تاکہ اپنے آدمیوں سے آپ کے بارے میں رپورٹ لے سکے“...... ویلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کے خاتمے سے کیا اس کا گروپ تتر بتر ہو جائے گا یا نہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہ صرف تتر بتر بلکہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن“...... ویلس لیکن کے بعد دانستہ خاموش ہو گیا تھا۔

”تم اس کلب میں جاتے ہو یا نہیں“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ملازم نے ہاٹ کافی کے برتن درمیانی میز پر رکھنے شروع کر دیئے اور ویلس خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد کافی کی ایک ایک پیالی سامنے رکھے تمام افراد اسے سپ کر رہے تھے۔ عمران نے جیری کا شکریہ ادا کیا اور وہ سلام کر کے ہال کمرے سے باہر چلا گیا۔

''یس سر۔ کئی بار گیا ہوں۔ یہ سان کا مقبول کلب ہے یہاں ہر طرح کے شوز ہوتے رہتے ہیں۔ ویسے بھی وہاں بہت کچھ ایسا ہوتا ہے جو شاید سان میں اور کہیں نہ ہوتا ہو''...... ویلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس یہاں کا تفصیلی نقشہ ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ میں ساتھ لے آیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے اسے طلب کرنا ہے''...... ویلس نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ ایک نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو میں تمہاری تعریف چیف سے کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''بے حد شکریہ سر''...... ویلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمران نے نقشہ میز پر پھیلا دیا۔

''ہم کہاں ہیں اس وقت''...... عمران نے کہا تو ویلس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

''جوزفین کالونی''...... عمران نے نقشے پر جھک کر اس جگہ کا نام پڑھتے ہوئے کہا۔

''اب وہ جگہ بتاؤ جہاں سٹار کلب ہے''...... عمران نے کہا تو ویلس نے ایک اور جگہ انگلی رکھ دی۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا۔ نقشہ پر واقعی وہاں سٹار کلب کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ پھر عمران نے ویلس کی مدد سے جوزفین کالونی سے سٹار کلب تک راستہ

چیک کیا اور پھر نقشہ ویلس کو واپس کر دیا۔

"آپ سب یہاں رہیں گے صرف جولیا میرے ساتھ جائے گی۔ ہم نے اس معاملے کو ختم کرنا ہے۔ پہلے ہم دونوں ویلس کے ساتھ اسلحہ مارکیٹ جائیں گے وہاں سے ضروری اسلحہ خرید کر سٹار کلب جائیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا بلکہ تم یہیں رہو جولیا اور میں جائیں گے"...... تنویر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہی ہو گا۔ وہاں زیادہ بھیڑ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ جولیا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے سختی سے ہونٹ بھینچے اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ویلس۔ ہم میک اپ کرتے ہیں تم جا کر ہمارے لئے مشین پسٹلز لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"صرف مشین پسٹلز وہ تو یہاں موجود ہیں۔ میں سمجھا آپ کوئی خصوصی اسلحہ خریدنا چاہتے ہیں"...... ویلس نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس ہال کے ایک کونے میں موجود الماری کھول کر اس نے اس میں موجود مشین پسٹلز نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیئے۔

"او کے۔ تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... ویلس نے کہا اور پھر واپس جاتے ہوئے عمران نے اسے دوبارہ روک لیا۔

"یس سر"...... ویلس نے پلٹتے ہوئے کہا۔

''یہ جیری قابل اعتماد ہے یا نہیں''...... عمران نے اس کے قریب آ کر دھیمی آواز میں پوچھا تاکہ اس کی آواز باہر نہ جا سکے۔

''سو فیصد۔ آپ اس پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کی خاطر جان دے دے گا لیکن غداری نہیں کرے گا۔ ویسے وہ خاصا تجربے کار آدمی ہے''...... ولیس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا ایک بار شکریہ ادا کیا تو ولیس سلام کر کے مڑا اور ہال کمرے سے باہر نکل گیا۔

''اب سب ایکریمین ماسک میک اپ کر لیں۔ میں بھی تیار ہو جاتا ہوں پھر اس جیفرڈ سے ملاقات ہو گی''...... عمران نے کہا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ولیس نے ان کے بیگ رکھے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اور جولیا کار میں سوار سٹار کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایکریمین میک اپ میں عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی۔ اس نے بھی ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا اور ایکریمینز کی طرح جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''کیا اس جیفرڈ کو صرف ہلاک کرنا ہے یا اس سے پوچھ گچھ بھی کرنی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''الفرڈ کے بارے میں معلومات اس سے حاصل کرنی ہیں ویسے تو وہاں خاصا شور ہو گا اور آسانی سے اس نے بتانا بھی نہیں کیونکہ وہ ریڈ ایجنسی کا خاصا منجھا ہوا اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس

لئے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا پڑے گا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ سٹار کلب پہنچ گئے۔ چار منزلہ عمارت خاصی پرشکوہ اور وسیع نظر آ رہی تھی۔ ایک طرف وسیع و عریض پارکنگ تھی اور وہاں کافی تعداد میں رنگ برنگی کاریں موجود تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کاروں کا کوئی شوروم ہو۔ عمران نے ایک خالی جگہ کار روکی اور نیچے اتر آیا تو سائیڈ سیٹ سے جولیا بھی نیچے اتر آئی۔ ابھی عمران کار کو لاک کر رہا تھا کہ ایک نوجوان لڑکا دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے ایک کارڈ عمران کو دیا اور دوسرا کارڈ کار میں پھنسا کر وہ واپس مڑ گیا۔

”سنو“...... عمران نے کہا۔

”یس سر“...... لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ہاتھ نکالا اور اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ پر ایک خاصی بڑی مالیت کا کرنسی نوٹ رکھ دیا۔

”شش۔ شش۔ شکریہ جناب“...... لڑکے نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”ایک نوٹ اور مل سکتا ہے اگر تم اتنا بتا دو کہ جناب جیفرڈ کے آفس کا عقبی راستہ کدھر سے ہے۔ ہم انہیں سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔ بولو“...... عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر جھلک دکھاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس راستے کا دروازہ اندر سے کھلتا ہے اور وہ شاید بند ہوگا''...... لڑکے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم یہ بات چھوڑو راستہ بتاؤ''...... عمران نے کہا تو لڑکے نے تیز تیز لہجے میں راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔ عمران نے دو تین سوال کئے اور پھر نوٹ پارکنگ بوائے کے ہاتھ میں دے دیا۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا تو لڑکا سلام کر کے واپس چلا گیا۔

''اندر سے راستہ بند ہوا تو پھر تم کیا کرو گے''...... جولیا نے کہا۔

''پھر ہجر و فراق کے گیت گاؤں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تمہیں ہجر و فراق کے معنی بھی معلوم ہیں''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہجر کا مطلب ہے جولیانا فنٹز واٹر اور فراق کا مطلب مفلس اور قلاش علی عمران''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''کاش اللہ تعالیٰ تمہیں کچھ عقل بھی عنایت کر دیتا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا کے اس فقرے پر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''عقل ہوتی تو کم از کم ہجر و فراق کے گیت تو نہ گانے

پڑتے“...... عمران نے کہا تو جولیا جواب دیتے دیتے خاموش ہو گئی کیونکہ وہ کلب کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ گئے تھے لیکن عمران نے چونکہ عقبی راستے سے جانا تھا اس لئے وہ آگے بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ تھی اور پھر وہ ایک بند دروازے کے ساتھ پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ عمران نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور ہینڈل کے نیچے موجود کی ہول میں چابی ڈال کر اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا تو چند لمحوں بعد ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی تو عمران نے چابی واپس کھینچ کر ہینڈل کو دبایا تو دروازہ اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ سامنے سیڑھیاں اوپر کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھیں لیکن دروازے سے کچھ فاصلے پر لفٹ بھی موجود تھی۔

”آؤ“...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی تو عمران نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔ کٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی دروازہ لاک ہو گیا تو عمران لفٹ کی طرف بڑھا۔ اس کا دروازہ بھی اندر سے بند تھا۔ اسے بھی عمران نے ماسٹر کی کے ذریعے کھولا اور پھر اس نے جولیا کو لفٹ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا اور جولیا کے لفٹ میں داخل ہونے کے بعد وہ خود بھی اندر آ گیا اور لفٹ کا دروازہ بند کر دیا اور سائیڈ میں موجود نمبر پلیٹس پر موجود ایک سے چھ تک میں سے چار نمبر پریس کر دیا کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ جیفرڈ کا آفس چوتھی منزل پر اور رہائش چھٹی منزل پر تھی۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی تو عمران نے

دروازہ کھولا اور باہر برآمدے میں آ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آ گئی۔ سامنے ایک راہداری تھی جو آگے جا کر ایک اور راہداری سے ملتی تھی۔ لفٹ سے باہر آ کر دونوں آگے بڑھنے لگے لیکن اسی لمحے راہداری میں دو مسلح گارڈز داخل ہوئے اور اپنے سامنے عمران اور جولیا کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے۔

''تم۔تم کون ہو۔کہاں سے آئے ہو''...... دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گنیں کاندھوں سے اتار کر ان کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔کیا جیفرڈ اپنے مہمانوں سے ایسا سلوک کرتا ہے''...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ مہمان ہیں لیکن انہوں نے تو انفارم نہیں کیا''...... ایک گارڈ نے کہا۔

''یہ اس سے پوچھو جس نے کہا تھا کہ میرے آفس کے عقبی راستے سے آؤ تاکہ کوئی ہمیں دیکھ نہ لے۔ ہم جیفرڈ کے لئے لاکھوں ڈالرز کا کام لے کر آئے ہیں اور ہم جیفرڈ کی بجائے کسی اور کے پاس بھی جا سکتے تھے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔تم جا سکتے ہو''...... گارڈ نے مشین گن ایک طرف کرتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا آگے بڑھ گئے۔ دونوں گارڈز اب ان کے پیچھے چل رہے تھے لیکن مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔ سائیڈ پر ایک کمرے کی سائیڈ دیوار پر جیفرڈ کی نیم پلیٹ

بھی موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے اس پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو سامنے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ ریڈ ایجنسی میں کام کرنے والا جیفرڈ کون تھا۔ اسے یاد آ گیا کہ اقوام متحدہ کے تحت ایک مشن پر دونوں نے کام کیا تھا۔

''ہیلو مسٹر جیفرڈ لانگ شوز''...... عمران نے کہا تو جیفرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم۔ تم ہو کون۔ بولو کون ہو ورنہ''...... جیفرڈ نے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن شاید بوکھلاہٹ کی وجہ سے وہ نہ صحیح طرح دراز کھول سکا اور نہ ہی اس میں موجود مشین پسٹل نکال سکا۔

''میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... عمران نے کہا تو بوکھلایا ہوا جیفرڈ مزید بوکھلا گیا۔

''عمر۔ عمران۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو۔ وہ تو''...... جیفرڈ نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت میک اپ میں ہوں۔ میرے ساتھ میری ساتھی ہے جولیانا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے آدمی ایئرپورٹ پر ہمیں

ہلاک کرنے کے لئے گئے تھے اور یقیناً انہوں نے اب تک اپنی ناکامی کی رپورٹ تمہیں دے دی ہو گی۔ لیکن ہم فی الحال دوستانہ تعلقات کی بناء پر خود چل کر تمہارے پاس آئے ہیں ورنہ اب تک تمہارے اس خوبصورت کلب کی عمارت راکھ کا ڈھیر بن چکی ہوتی۔ اس لئے اطمینان سے بیٹھ کر بات کرو۔ شاید تمہاری مشکل کا کوئی اچھا حل نکل آئے"...... عمران نے کہا۔

"میرے آدمی تمہارے قتل کے لئے گئے تھے کیا کہہ رہے ہو۔ بہرحال بیٹھو اور آپ بھی مس جولیانا"...... جیفرڈ نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جولیا نے اندر آ کر نہ صرف آفس کا دروازہ بند کر دیا بلکہ اسے لاک بھی کر دیا تھا اس لئے باہر موجود گارڈز مطمئن ہو گئے ہوں گے کہ آنے والے واقعی جیفرڈ کے مہمان ہیں۔

"اب صرف اتنا بتا دو کہ جس الفرڈ نے تمہیں یہ ٹاسک دیا ہے وہ اس وقت کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ سنو۔ میں نے تمہیں اس لئے بیٹھنے کی اجازت نہیں دی کہ تم مجھ سے اس طرح پوچھ گچھ شروع کر دو جس طرح پولیس ملزموں سے کرتی ہے"...... جیفرڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ ویسے اس کے ردعمل سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پا چکا ہے۔

"میری طرف دیکھو جیفرڈ"...... عمران نے جو میز کی دوسری

طرف کرسی پر بیٹھا ہوا تھا سرد لہجے میں کہا تو جیفرڈ نے چونک کر براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر دونوں اس طرح آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بیٹھ گئے جیسے پلک نہ جھپکنے کا باقاعدہ مقابلہ ہو رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک جھٹکے سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ اس کی آنکھیں پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ چلیں جولیا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑی جبکہ جیفرڈ مجسمے کی طرح بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ انتہائی سرخ ہو رہا تھا جیسے پورے جسم کا خون اس کی آنکھوں میں سمٹ آیا ہو۔ عمران اور جولیا باہر آئے اور پھر اطمینان سے چلتے ہوئے اس لفٹ تک پہنچ گئے جس کے ذریعے وہ یہاں تک آئے تھے۔ باہر موجود دونوں مسلح گارڈ خاموش کھڑے تھے۔

"کیا ہوا عمران۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... کار کے ہوٹل کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے ہی جولیا نے پہلی بار اپنی طویل خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ریڈ وولف کے چیف الفرڈ نے اسے یہ ٹاسک دیا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہم پاکیشیا سے براہ راست فلائٹ کے ذریعے سان پہنچ رہے ہیں اور صرف میرے قتل پر پچاس لاکھ ڈالر اور پورے گروپ کے قتل پر ایک کروڑ ڈالر معاوضہ طے ہوا تھا"۔

عمران نے کہا۔

''پھر تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے آئی ٹی اے کے ذریعے صرف اس کے ذہن سے معلومات ہی حاصل نہیں کیں بلکہ اس کے ذہن کو احکامات بھی دیئے ہیں۔ وہ اب اپنے گروپ کو ہمارے خلاف کام کرنے سے روک دے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ریڈ وولف کا چیف اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے یورپی ملک سان سے جیفرڈ کی کال مل چکی تھی کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ائیرپورٹ پر ہلاک کرنے کی مکمل پلاننگ کر لی تھی اور اس کے آدمی ان سب کا شکار کھیلنے کے لئے تیار تھے لیکن وہ پسنجر لاؤنج میں آئے ہی نہیں حالانکہ تمام مسافر پسنجر لاؤنج سے باہر آ چکے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دو عورتیں اور چار مرد لگیج گیٹ سے باہر نکل گئے ہیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ انہیں چکمہ دے کر جا چکے ہیں۔ اب جیفرڈ کے آدمی انہیں دارالحکومت میں تلاش کر رہے تھے اور الفرڈ کو یقین تھا کہ جیفرڈ بہرحال انہیں ڈھونڈ ہی نکالے گا کیونکہ ایسے کاموں میں اس کی مہارت کا چرچہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ سائیڈ الماری سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ تو وہ بے اختیار اس طرح اچھلا کہ کرسی سمیت گرنے سے بال بال بچا تھا۔ وہ ایک جھٹکے

سے اٹھا اور الماری کھول کر اس نے اندر پڑے ہوئے ایک سیٹلائٹ فون کو باہر نکال لیا۔ تیز سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ الفرڈ نے اس کا ایک بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہوگئی۔ الفرڈ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون سے گھنٹی بجنے کی آواز اس طرح سنائی دینے لگی جیسے دور کہیں گھنٹی بج رہی ہو۔ گھنٹی کی آواز سنتے ہی الفرڈ نے ایک بار پھر فون کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو سپر چیف کالنگ''...... ایک بھاری اور سخت سی آواز سنائی دی۔

''یس سپر چیف۔ الفرڈ سپیکنگ۔ حکم فرمائیے''...... الفرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ الفرڈ خود ریڈ وولف ایجنسی کا چیف تھا لیکن ریڈ وولف ایجنسی کا اصل چیف جسے سپر چیف کہا جاتا تھا اسرائیل کے صدر کے تحت ایک سپیشل بورڈ کا چیئرمین تھا جو اسرائیل سے متعلق ہر قسم کے معاملات میں صدر کو مشورہ دیتا تھا۔ اس کا نام کرنل ہارگ تھا لیکن سب اسے سپر چیف کہتے تھے۔ اسرائیل میں اس کا باقاعدہ آفس تھا اور اس کے احکامات کی فوری اور یقینی طور پر تعمیل کی جاتی تھی۔

''الفرڈ۔ مکمل تحقیقات اور ڈسکس کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہونے والے ٹکراؤ سے اس طرح نجات حاصل کی جائے کہ اسے فارمولے تک پہنچنے کے لئے کوئی

راستہ ہی نہ مل سکے۔ اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ جینی، ڈاکٹر اعظم سے اصل فارمولا لے کر حکومت کے پاس جمع کرائے گی اور پھر جینی ہی ڈاکٹر اعظم کو ہلاک کر دے گی اور ڈاکٹر اعظم کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جائے گی۔ اس کا حکم تم نے جینی کو دینا ہے پھر تمہارا کام شروع ہو گا۔ جینی جب اس کام سے فارغ ہو کر تمہارے پاس پہنچے تو اسے تم نے فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر غائب کر دینی ہے۔ اس کے بعد تم نے ایکریمیا جانا ہے اور تب تک انڈر گراؤنڈ رہنا ہے جب تک کہ تمام معاملات ختم نہیں ہو جاتے۔ تم سے وہاں رابطہ رہے گا۔ تمہیں واپسی کے احکامات مل جائیں گے البتہ تمہارا ہیڈکوارٹر خالی کر دیا جائے گا اور تمہارے اسسٹنٹ چارلس کے تحت خفیہ جگہ پر ریڈ وولف کی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ تم نے فوراً چارلس کو بلا کر ہدایات دینی ہیں لیکن تم نے چارلس کو یہ نہیں بتانا کہ تم کہاں جا رہے ہو اس طرح اصل فارمولا ہمارے پاس محفوظ رہے گا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ ڈاکٹر اعظم ملے گا، نہ جینی، نہ تم اور نہ ہی تمہارا ہیڈکوارٹر۔ وہ خود ہی دھکے کھا کر واپس چلے جائیں گے“...... سپر چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس سپر چیف۔ یہ واقعی بہترین حکمت عملی ہے“...... الفرڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''جلد ہی تمہیں اس حکمت عملی کے اصل فائدے نظر آنے شروع ہو جائیں گے۔ جیسا حکم دیا گیا ہے ویسا کرو ورنہ دوسری حکمت عملی یہ بھی بنائی جا سکتی ہے کہ تمہیں فنش کرا کر تمہاری جگہ کسی اور کو دے دی جائے جو ہمارے احکامات پر آنکھیں بند کر کے عمل کرے'' ...... سپر چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے بھی ہمیشہ آپ کے احکامات پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا ہے سپر چیف اور اب بھی کروں گا'' ...... الفرڈ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ سپر چیف کا لہجہ دھمکی آمیز تھا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ موت کے منہ سے بامشکل نکلا ہو۔ اس نے سیٹلائٹ فون آف کر کے اسے واپس الماری میں اس کی مخصوص جگہ پر رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیف'' ...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سورڈ ایریا میں موجود جینی سے بات کراؤ'' ...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر سامنے موجود ٹشو باکس میں سے ایک ٹشو کھینچ کر اس نے باہر نکالا اور اس سے ماتھے پر آنے والا ہلکا سا پسینہ پونچھنے لگا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے استعمال شدہ

ٹشو کو ردی کی ٹوکری میں پھینکا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... الفرڈ نے کہا۔

''میڈم جینی لائن پر ہیں۔ بات کیجئے''...... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو چیف۔ میں جینی بول رہی ہوں''...... اسی لمحے دوسری طرف سے جینی کی آواز سنائی دی۔

''جینی۔ تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں''...... الفرڈ نے کہا۔

''محفوظ ہے چیف مگر کیوں پوچھ رہے ہیں آپ''...... جینی نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف کی طرف سے احکامات موصول ہوئے ہیں جن پر فوری عمل درآمد کرنا ہے ورنہ عمل نہ کرنے یا دیر سے کرنے کی سزا ڈیتھ آرڈر قرار دی گئی ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''کیسے احکامات چیف''...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں فون کر کے کہوں کہ تم ڈاکٹر اعظم سے اصل فارمولا حاصل کر کے فوری طور پر ڈاکٹر جوزف کو پہنچاؤ اور ڈاکٹر اعظم کو گولی مار کر ہلاک کر دو اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جائے۔ اس کے بعد تم سورڈ ایریا سے میرے ہیڈکوارٹر آ جاؤ پھر تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنا ہے''۔ الفرڈ

نے کہا۔

''اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ سپر چیف تک تو ہر بات پہنچ جاتی ہے اس لئے اس پر کوئی کمنٹ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ٹھیک ہے۔ میں حکم کی تعمیل کر کے آپ کو اطلاع دیتی ہوں''...... جینی نے کہا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو الفرڈ نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر اس نے اپنے چہرے پر آیا ہوا ہلکا سا پسینہ پونچھا اور استعمال شدہ ٹشو کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ اس کے ذہن میں فوری خیال آیا کہ ہم جیسے لوگ بھی ٹشو جیسے ہیں۔ حکومت ہمیں استعمال کر کے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتی ہے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو الفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... الفرڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جینی بول رہی ہوں''...... جینی کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا ہوا ٹاسک کا''...... الفرڈ نے کہا۔

''سپر چیف کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر اعظم کو میں نے اپنے ہاتھوں سے گولی مار کر ہلاک کیا اور پھر اس کی جیب سے اصل فارمولا نکالا اور فارمولا پہلے میں نے خود جا کر ڈاکٹر جوزف کو پہنچایا پھر ڈاکٹر اعظم کی لاش کو سورڈ ایریئے میں واقع ہیڈکوارٹر لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا۔ اب آپ کو اطلاع دے رہی ہوں۔ اس کے بعد آپ کے پاس آنے کے لئے روانہ ہو رہی

ہوں۔ ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤں گی''...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں تاسف کا تاثر نمایاں تھا جیسے ڈاکٹر اعظم کو ہلاک کر کے اسے دلی طور پر رنج ہوا ہو لیکن وہ اس کے لئے مجبور کر دی گئی ہو۔

''اوکے۔ آ جاؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''...... الفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید کھنچاؤ سا نظر آ رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جینی خود اپنے مقتل کی طرف آ رہی ہے۔ اسے دلی طور پر افسوس ہو رہا تھا لیکن اسے اپنی جان بھی بچانی تھی اس لئے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اسے چیک کیا تاکہ عین موقع پر وہ دغا نہ دے جائے اور پھر اسے میز کی دراز کھول کر اس میں اس انداز میں رکھ دیا کہ وہ فوری طور پر اسے اٹھا کر جینی کو آسانی سے ٹارگٹ بنا سکے۔ پھر ایک گھنٹے سے بھی کچھ زیادہ دیر کے بعد دروازہ کھلا اور جینی اندر داخل ہوئی۔

''آؤ جینی خوش آمدید''...... الفرڈ نے اپنے چہرے پر جبراً مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ اچانک یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے''...... جینی نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کے لئے''...... الفرڈ نے جواب دیا۔

''ایسی بھی کیا مرعوبیت۔ میں پاکیشیا سے ڈاکٹر اعظم جیسے

سائنس دان کو اڑا لائی اور یہ یہاں بیٹھے خوفزدہ ہو رہے ہیں''۔ جینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری جینی۔ تم نے سپر چیف کے احکامات پر منہ بنایا ہے اور ان کے لئے مرعوبیت اور خوفزدگی کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہ ناقابل معافی جرم ہے''...... الفرڈ نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب ہے''...... جینی نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتی الفرڈ نے مشین پسٹل اٹھایا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جینی چیختی ہوئی کرسی سمیت پشت کے بل فرش پر گری اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کا تاثر جیسے ثبت ہو کر رہ گیا تھا۔ ایسا ہونا بھی تھا وہ شاید خواب میں بھی نہ سوچ سکتی تھی کہ الفرڈ جسے وہ اپنے باپ کا درجہ دیتی ہے اس طرح اسے گولی مار دے گا۔ الفرڈ نے اس وقت مشین پسٹل واپس میز کی دراز میں رکھا جب اسے یقین ہو گیا کہ جینی ہلاک ہو چکی ہے۔

''ویری سوری جینی لیکن مجھے بھی اپنی جان پیاری ہے''...... الفرڈ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے اپنے اسسٹنٹ چارلس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''چارلس بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ

لہجے میں کہا گیا۔

"میرے آفس میں آؤ۔ جینی نے سپر چیف کے خلاف باتیں کیں اس لئے اسے گولی مار دی گئی ہے۔ تم اس کی لاش یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دو۔ جلدی کرو"...... الفرڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو الفرڈ نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم اِن"...... الفرڈ نے کہا تو دروازہ کھلا اور ورزشی جسم اور لمبے قد کا مالک چارلس اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی اسٹریچر اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ چارلس نے سلام کیا اور پھر ان دونوں آدمیوں کو جینی کی لاش اٹھانے کا اشارہ کیا۔ دونوں نے اسٹریچر جینی کی لاش کے قریب رکھا اور پھر جینی کی لاش کو گھسیٹ کر اسٹریچر پر ڈالا اور اسٹریچر اٹھا کر مڑ گئے۔

"میں اسے راکھ بنا کر ابھی واپس آتا ہوں باس"...... چارلس نے کہا اور الفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چارلس اپنے ساتھیوں سمیت باہر چلا گیا تو الفرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم اِن"...... الفرڈ نے کہا تو دروازہ کھلا اور چارلس اندر داخل ہوا۔

''جینی کی لاش کو راکھ بنا دیا گیا ہے باس''۔ چارلس نے کہا۔

''اچھا آؤ بیٹھو۔ تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس باس''...... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سپر چیف کی کال آئی تھی۔ انہوں نے مجھے انڈر گراؤنڈ ہونے کا کہا ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں ہے۔ تم اب میری جگہ کام کرو گے لیکن اس ہیڈکوارٹر کو خالی کر کے تم نے کسی اور جگہ ہیڈکوارٹر بنانا ہے۔ جب تک یہ معاملہ ختم نہیں ہو جاتا میں انڈر گراؤنڈ رہوں گا''...... الفرڈ نے کہا۔

''یس باس۔ ویسے سپر چیف نے مجھے کال کر کے حکم دیا تھا کہ آپ کو انڈر گراؤنڈ ہونے میں سہولت مہیا کروں اور وہ سہولت ہے کہ آپ کو''...... چارلس نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ڈالا ہوا ہاتھ باہر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ الفرڈ کچھ سمجھتا تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی الفرڈ کو شعلے اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیئے اور پھر اس کے جسم میں جیسے لوہے کی گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق میں سانس پتھر بن کر اٹک گیا اور اس کا ذہن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریک پڑ گیا لیکن اس کی آنکھوں میں اس طرح حیرت کا تاثر موجود تھا جیسے جینی کی آنکھوں میں موجود تھا۔

عمران اور جولیا دونوں جیفرڈ سے ملاقات کے بعد اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو چیف کا فارن ایجنٹ ویلس بھی وہاں موجود تھا۔

''کیا ہوا ویلس۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ اہم خبریں ہیں اس لئے میں نے فون کی بجائے خود آ کر بتانا زیادہ محفوظ سمجھا ہے''...... ویلس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہے۔ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی تجسس بھری نظروں سے ویلس کو دیکھ رہے تھے۔

''میں نے ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا جس کا تعلق براہ راست کرنل ہارگ سے ہے''...... ویلس نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کرنل ہارگ۔ وہ کون ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ریڈ وولف کا سپر چیف جو اسرائیل میں رہتا ہے۔ اسرائیل کے صدر کا مشیر خاص ہے۔ اس کا آفس بھی اسرائیل کے دارالحکومت یروشلم میں ہے"...... ویلش نے کہا۔

"تمہارا وہاں رابطہ کیسے ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا یہاں امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے۔ اس بزنس کے لئے میں اسرائیل آتا جاتا رہتا ہوں۔ وہاں میری ایک اسرائیلی دوست جس کا نام ماریا ہے وہ سپر چیف کے آفس میں فون سیکرٹری ہے، آج سے پہلے تو مجھے اس سے کوئی غرض نہ تھی لیکن اب چونکہ میرا تعلق پیدا ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے فون کیا اور ملاقات کے لئے کہا تو اس نے کہا کہ وہ دو روز تک فارغ نہیں کیونکہ کرنل ہارگ بے حد مصروف ہیں۔ جب میں نے مصروفیت کے بارے میں پوچھا تو اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا جس پر میں نے اسے کہا کہ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ وہ مجھ سے وہاں تو ملاقات کر سکتی ہے تو اس نے ملاقات کا وعدہ کر لیا"...... ویلس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ان کی کیا مصروفیت ہو سکتی ہیں۔ اصل کام تو الفرڈ اور اس کا گروپ ہمارے خلاف کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو سکتا ہے"...... ویلس نے کہا۔

"کیا تمہاری دوست ماریا کو معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو مجھے بطور بزنس مین جانتی ہے اور صرف اسے ہی نہیں یہاں کسی کو معلوم نہیں کہ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... ویلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری دوست کو اگر بھاری دولت دینے کا وعدہ کیا جائے تو کیا وہ سب کچھ بتا دے گی"...... عمران نے کہا۔

"وہاں اسرائیل سے وہ فون پر تو ایسی بات نہیں کرے گی البتہ وہاں جا کر اس سے ملا جائے تو اور بات ہے"...... ویلس نے کہا۔

"اوکے۔ تم یہاں سے یروشلم کے لئے فلائٹ چارٹرڈ کراؤ اور میرے ساتھ ابھی چلو ہم ماریا سے معلومات حاصل کر کے اسی فلائٹ سے واپس آ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ویلس اور عمران کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہم یہاں پر کیوں رہیں ہم بھی ساتھ چلتے ہیں"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہاں اسرائیل میں ہمارا کوئی ٹارگٹ نہیں ہے۔ میں ریڈ وولف کے سلسلے میں تازہ ترین معلومات کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی فارمولا سورڈ ایریا میں ہے جیسا کہ میں نے جیفرڈ کے لاشعور سے معلوم کیا ہے اور سورڈ ایریا اسرائیل کے قابض کسی جزیرے کو کہا جاتا ہے لیکن میں کنفرم نہیں ہوں۔ اس لئے میں کنفرمیشن کے لئے جا رہا ہوں۔ واپس آ کر ہم فائنل

پلاننگ کریں گے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد انہیں اطلاع مل گئی کہ چارٹرڈ فلائٹ روانگی کے لئے تیار ہے۔ عمران مقامی میک اپ میں تھا اور کاغذات کی رو سے اس کا نام جیرالڈ تھا اور وہ ویلس کا بزنس پارٹنر تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد عمران اور ویلس اسرائیل کے دارالحکومت یروشلم پہنچ گئے۔ ویلس نے روانگی سے پہلے فون پر ماریا کو اپنی اور اپنے بزنس پارٹنر کی یروشلم آمد کی نہ صرف اطلاع دے دی تھی بلکہ اسے ریوارڈ کلب بھی بلا لیا تھا۔ ائیر پورٹ سے عمران اور ویلس ٹیکسی کے ذریعے براہ راست ریوارڈ کلب پہنچے۔

''تم نے اس کلب کا انتخاب کیا سوچ کر کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہاں سپیشل رومز موجود ہیں جہاں ہماری بات چیت سنی نہیں جا سکتی''...... ویلس نے کہا۔

''تمہاری دوست ماریا کا تعلق ریڈ وولف سے ہے نا''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ ریڈ وولف کے سپر چیف کی فون سیکرٹری ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا''...... ویلس نے جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت کلب کی لابی میں موجود تھے۔ ویلس نے اپنے اور عمران کے لئے شراب منگوائی تھی لیکن ویلس کو معلوم تھا کہ عمران شراب نہیں پیتا۔ عمران بھی اس لئے خاموش رہا تھا کہ جس میک اپ میں وہ

ہے اسے شراب پینے سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔ پھر اس نے کچھ دیر تک اس طرح اداکاری کی جیسے وہ شراب وقفے وقفے سے سپ کر رہا ہو لیکن پھر اس نے اپنی شراب کا گلاس ویلس کے خالی گلاس سے تبدیل کر لیا۔

''ویلس۔ ماریا کی نگرانی نہ ہو رہی ہو کیونکہ اکثر ایجنسیاں ایسا کرتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ فکر مت کریں۔ اس کلب میں کوئی نگرانی نہیں ہوتی۔ میں پہلے جب بھی آتا ہوں تو ماریا کے ساتھ کئی کئی روز یہاں رہتا ہوں''...... ویلس نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلو ویلس''...... اچانک عمران کو اپنے عقب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ویلس اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ایک نوجوان لڑکی آگے بڑھی اور اس نے ویلس کے ساتھ بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔

''یہ میرے بزنس پارٹنر مسٹر جیرالڈ ہیں اور یہ ماریا ہیں۔ میری اکلوتی فرینڈ''...... ویلس نے عمران اور ماریا کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی یہ تمہاری اکلوتی فرینڈ ہے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو ویلس اور ماریا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہاں۔ اب دیکھو سان سے یہاں چارٹرڈ فلائٹ پر میں صرف ماریا سے ملنے آیا ہوں۔ بزنس تو تم کرو گے۔ کیوں ماریا''۔ ویلس نے کہا تو ماریا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ پھر وہ ان کے ساتھ ہی لابی میں کرسی پر بیٹھ گئی۔

''مس ماریا۔ آپ سے میرا تفصیلی تعارف تو نہیں ہے لیکن آپ کا چہرہ اور انداز بتا رہا ہے کہ آپ شدید ڈپریشن کا شکار ہیں۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ۔ کیا آپ جادوگر ہیں۔ واقعی میں ان دنوں شدید ڈپریشن کا شکار ہوں لیکن آپ نے اس کا اس قدر درست اندازہ کیسے لگایا''...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ماریا۔ مجھے بتاؤ کیا پرابلم ہے۔ میں نے ہزار بار تمہیں کہا ہے کہ ہم دوست ہیں۔ تم اپنے پرابلم میرے ساتھ تو شیئر کیا کرو''۔ ویلس نے کہا۔

''مجھ سے زندگی میں ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے رقم کی ضرورت تھی میں نے اسی کلب میں گیم کھیلی لیکن میں الٹا ہار گئی اور اس کلب کا مجھ پر ایک لاکھ ڈالر قرضہ چڑھ گیا جس پر مسلسل سود بھی لگ رہا ہے اور مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ تم بھی ادا نہیں کر سکتے''۔ ماریا نے کہا۔

''اگر آپ کو دو لاکھ ڈالر نقد مل جائیں تو کیسا رہے گا''۔ عمران نے کہا۔

''دو لاکھ ڈالر۔ مجھے۔ وہ کیسے''...... ماریا نے چونک کر کہا۔

''کچھ معلومات آپ کو دینا ہوں گی۔ میں معلومات کی خرید و فروخت کا کام کرتا ہوں۔ اس طرح آپ کا کام ہوسکتا ہے لیکن شرط یہی ہے کہ جو کچھ آپ بتائیں وہ درست ہو ورنہ آپ کی زندگی کو خطرہ بھی لاحق ہوسکتا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''صرف معلومات۔ مگر کیسی معلومات''...... ماریا نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اتنی بڑی رقم صرف معلومات کے بدلے مل سکتی ہے۔

''عام سی معلومات ہیں لیکن بعض لوگوں کے لئے وہ بے حد قیمتی ثابت ہوتی ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میری زندگی کو تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا''...... ماریا نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم خود زبان نہ کھولو گی تو کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''آخر تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو اور کیا تم واقعی معلومات کے بدلے میں بغیر کسی مزید شرط کے مجھے دو لاکھ ڈالر بھی دے دو گے۔ کیا واقعی''...... ماریا نے کہا۔

''تم خود دیکھ لینا۔ ویلس میرا دوست اور تمہارا بوائے فرینڈ ہے اور اس سے تم میرے بارے میں پوچھ سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''تم فکر مت کرو ماریا۔ اس موقع کو غنیمت سمجھو ورنہ ایک لاکھ یا دو لاکھ ڈالر تو ہم لوگ صرف خواب میں ہی دیکھ سکتے ہیں اور ہاں میرے ساتھ بھی وعدہ کرو کہ آئندہ تم جواء نہیں کھیلو گی۔ اگر کھیلو گی بھی تو سو ڈالر سے اوپر داؤ نہیں لگاؤ گی''...... ویلس نے باقاعدہ ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ تم صرف دوست ہو اور تم نے کتاب ہدایت نامہ خاوند کا استعمال شروع کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویلس اور ماریا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''اوکے۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے''...... ماریا نے اس انداز میں کہا جیسے کوئی پہلوان کشتی لڑنے کے لئے اکھاڑے میں اترتا ہے تو عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔ ویلس بھی مسکرا دیا۔

''کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسی باتیں کھلے عام نہیں کی جاتیں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے ہمیں سپیشل روم بک کرانا ہو گا''...... ویلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم دونوں باتیں کرو میں سپیشل روم بک کرا کر آتا ہوں''۔ ویلس نے کہا اور مڑ کر اس طرف بڑھ گیا جہاں بکنگ کاؤنٹر تھا۔

''کیا آپ واقعی مجھے اتنی رقم دیں گے یا آپ مذاق کر رہے ہیں''...... ویلس کے جاتے ہی ماریا نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اب تک یقین نہ آ رہا تھا۔

''اس سے بھی زیادہ دوں گا بشرطیکہ تم صرف سچ بولو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں جھوٹ کیوں بولوں گی''...... ماریا نے چونک کر کہا۔

''میرا معلومات خریدنے اور فروخت کرنے کا وسیع تجربہ ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ خواتین زیادہ پیسے وصول کرنے کے لئے سچ کے ساتھ جھوٹ کی آمیزش کر دیتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں ایسا نہیں کروں گی۔ جو مجھے معلوم ہے سچ سچ بتا دوں گی''...... ماریا نے کہا۔

''آؤ''...... اسی لمحے ویلس نے قریب آتے ہوئے کہا تو عمران اور ماریا اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک راہداری سے گزرنے کے بعد وہ سپیشل رومز والے حصے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک طویل کاریڈور تھا جس میں سپیشل رومز موجود تھے۔ ویلس نے سپیشل روم نمبر آٹھ کا دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہو گیا تو اس کے پیچھے ماریا اور آخر میں عمران اندر داخل ہوا۔ کمرے کے درمیان ایک میز تھی جس کے آگے چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ماریا اور عمران کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ویلس نے دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ دیوار پر موجود سرخ رنگ کا لارج سائز کا ہینڈل نیچے کر دیا تو دروازے پر سیاہ رنگ کی

ایک شیٹ آ گئی اور دروازے کے باہر بلب جل اٹھا۔

''اب یہ کمرہ محفوظ ہو گیا ہے''...... ویلس نے ماریا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ لیں۔ ماریا کی نظریں اس طرح نوٹوں سے چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

''یہ دو لاکھ ڈالر ہیں۔ پہلے میری بات سن لو۔ میرا کسی ملک کی سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسی یا تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں معلومات خریدنے اور فروخت کرنے کا کام کرتا ہوں۔ مجھے اس کام کے پانچ لاکھ ڈالر ملے تھے جن میں سے دو لاکھ ڈالر میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ اگر تم مجھے درست اور حتمی معلومات فروخت کرو''...... عمران نے کہا۔

''آپ پوچھیں۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں''...... ماریا نے کہا۔

''مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اسرائیل میں ریڈ وولف کے سپر چیف کے آفس میں کام کرتی ہو۔ کیا یہ درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے''...... ماریا نے کہا۔

''ریڈ وولف کی ایک سپر ایجنٹ جینی پاکیشیا سے ایک سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اس کے فارمولے سمیت قبرص لے آئی تھی۔ وہ سائنس دان اپنی مرضی سے اس کے ساتھ آیا تھا۔ اب وہ سائنس دان کہاں ہے یہ معلوم کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''..... ماریا نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ میں صرف معلومات کی خرید و فروخت کرتا ہوں اور سنو تم جو کچھ بھی بتاؤ گی وہ حتمی طور پر صیغہ راز میں رہے گا۔ تمہارا نام کسی بھی سطح پر سامنے نہیں آئے گا''..... عمران نے کہا۔

''کیا تم ان معلومات کے عوض مجھے دو لاکھ ڈالر دے دو گے۔ کیا واقعی''..... ماریا نے پوچھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

''بالکل دوں گا میرا وعدہ ہے اور اگر تم نے مکمل تعاون کیا تو دو لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ مل سکتے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''تو پھر سنو۔ سپر چیف کرنل ہارگ کو اطلاع دی گئی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ریڈ وولف کے خلاف کام کرنے قبرص آ رہا ہے تو کرنل ہارگ بے حد پریشان ہو گیا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے یہ اسرائیل کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اس لئے اسے اس طرح کور کیا جائے کہ وہ خود ہی ختم ہو جائے اور ہمیں بھی نقصان نہ پہنچائے۔ پھر انہوں نے باقاعدہ ایک منصوبہ بنایا اور پھر یہ منصوبہ ریڈ وولف کے چیف الفرڈ کو پہنچا دیا گیا اور اسے کہا گیا کہ وہ جینی کے ذریعے ڈاکٹر اعظم سے فارمولا حاصل کر کے اسے قتل کرا دے اور فارمولا ڈاکٹر جوزف کو پہنچا دے اور ڈاکٹر اعظم کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائے۔ پھر جینی کو

واپس ریڈ وولف کے ہیڈکوارٹر پہنچنے کی ہدایت کی جائے جب جینی وہاں پہنچے تو الفرڈ اسے گولی مار دے اور اس کی لاش کو بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آگے ہی نہ بڑھ سکے اور اسے آسانی سے ختم کیا جا سکے"...... ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اس منصوبے پر عمل درآمد ہوا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں جینی نے الفرڈ کے حکم پر ڈاکٹر اعظم نامی سائنس دان کو گولی ماردی اور فارمولا اس سے لے کر ڈاکٹر جوزف کو پہنچایا گیا پھر جینی ریڈ وولف کے ہیڈکوارٹر قبرص پہنچی تو الفرڈ نے اسے گولی ماردی اور اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سپر چیف نے ایک اور سائیڈ منصوبہ بھی بنا رکھا تھا۔ جب الفرڈ نے جینی کو ہلاک کر دیا تو اسے ہدایت کی گئی کہ وہ ایکریمیا جا کر انڈر گراؤنڈ ہو جائے اس کی جگہ اس کا اسسٹنٹ چارلس سنبھال لے گا لیکن اصل منصوبے کی الفرڈ کو بھی ہوا نہ لگنے دی گئی۔ سپر چیف نے چارلس کو فون پر ہدایات دیں کہ جینی کے خاتمے کے بعد چارلس، الفرڈ کا بھی خاتمہ کر دے اور اس کی لاش کو بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا جائے اور چارلس قبرص والا ہیڈکوارٹر خالی کر کے سیکنڈ ہیڈکوارٹر پہنچ جائے اور اپنا کام کرتا رہے چنانچہ الفرڈ نے بھی حکم کی تعمیل کی اور چارلس نے بھی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... ماریا نے کہا۔

”ڈاکٹر اعظم کا فارمولا کہاں گیا۔ کس کے پاس ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ ڈاکٹر جوزف کو پہنچایا گیا ہے۔ اب یہ فیصلہ ڈاکٹر جوزف کریں گے کہ فارمولے پر کام کس لیبارٹری میں ہو گا کیونکہ اسرائیل کے تحت قبرص اور دیگر ملکوں میں کئی لیبارٹریاں ہیں جہاں کام اسرائیل کے مفادات کے لئے ہوتا ہے“...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سب لیبارٹریاں کس کے تحت ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر جوزف ہی ان تمام لیبارٹریوں کا انچارج ہے“...... ماریا نے جواب دیا۔

”تمہیں اس کا ایڈریس یا فون نمبر معلوم ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ایڈریس تو مجھے معلوم نہیں البتہ فون سیکرٹری ہونے کی وجہ سے مجھے اس کا فون نمبر یاد ہے لیکن یہ سیٹلائٹ فون نمبر ہے“...... ماریا نے کہا۔

”کیا نمبر ہے“...... عمران نے پوچھا تو ماریا نے نمبر بتا دیا۔

”یہ ڈاکٹر جوزف کا نمبر ہے نا“...... عمران نے کنفرمیشن کے لئے پوچھا۔

”جی ہاں“...... ماریا نے جواب دیا۔

”اور کرنل ہارگ کا فون نمبر کیا ہے اور اس سے کوئی بات کرنا

چاہے تو اس کا طریقہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔
''یہ بھی سیٹلائٹ نمبر ہے اس نمبر پر کوئی کال آئے گی تو میں اسے اٹنڈ کروں گی کہ کال کہاں سے آ رہی ہے پھر میں کرنل صاحب سے پوچھتی ہوں اور وہ اگر کال اٹنڈ کرنے کا کہتے ہیں تو میں کال ملا دیتی ہوں ورنہ کال کرنے والے سے معذرت کر لی جاتی ہے''۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''کرنل ہارگ کا آفس یروشلم میں کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔
''سوری۔ یہ میں نہیں بتا سکتی کیونکہ سروس دیتے ہوئے باقاعدہ حلف لیا جاتا ہے اور حلف کی پاسداری نہ کرنے والوں کو ہمیشہ خوفناک سزائیں ملتی ہیں''...... ماریا نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جس سے عمران سمجھ گیا کہ اس کے نزدیک حلف کی پاسداری نہ کرنے والے واقعی خوفناک سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔
''فون نمبر تو بتا سکتی ہو''...... عمران نے پوچھا۔
''جی ہاں۔ وہ سیٹلائٹ نمبر ہے اس لئے بتانے میں کوئی ہرج نہیں ہے''...... ماریا نے کہا اور نمبر بتا دیا۔
''اوکے شکریہ۔ یہ لیں اپنی رقم اور ہاں ایک بات اب یاد رکھنا۔ اگر تم نے اس میٹنگ کے بارے میں لب بھی ہلائے تو جینی کی طرح تمہیں بھی مار دیا جائے گا اس لئے خاموش رہنا تمہارے مفاد

میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں جناب۔ اس رقم کا بے حد شکریہ۔ یہ میرے بہت کام آئے گی"...... ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنا بیگ اٹھا کر جو اس نے نیچے رکھ دیا تھا دو لاکھ ڈالر اس نے بیگ میں رکھ کر زپ بند کی اور بیگ کو کاندھے پر لٹکا لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

لمبے قد، بھاری جسم اور چوڑے چہرے کا مالک ادھیڑ عمر آدمی اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان مرد بھی تھا جس نے ڈارک براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ان دونوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس ادھیڑ عمر کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو ...... ادھیڑ عمر نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں" ...... ادھیڑ عمر نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

"ڈاکٹر جوزف کی کال ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر جوزف۔ کرنل ہارگ بول رہا ہوں۔ کیسے فون کیا ہے کوئی خاص بات" ...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"میں نے اس لئے فون کیا ہے کرنل ہارگ کہ میں ٹوٹل زیرو

فارمولے پر کام کرنے کے لئے اپنے چار سینیئر سائنس دانوں کے ساتھ کاسٹریا لیبارٹری جا رہا ہوں۔ ہم نے فارمولا چیک کر لیا ہے اس پر ہم سب مل کر کام کر سکتے ہیں لیکن ہمارا رابطہ صرف آپ کے ساتھ ہوگا کسی اور سے نہیں اور نہ ہی آپ کے علاوہ کسی اور کو یہ علم ہوگا کہ ہم کاسٹریا لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ یہ سیٹ اپ اس وقت تک کام کرتا رہے گا جب تک یہ فارمولا ہر لحاظ سے مکمل نہیں ہو جاتا۔ جہاں تک ہمارے دشمنوں کا تعلق ہے ان کو روکنا اور ختم کرنا آپ کا کام ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں لیکن کیا آپ کو اندازہ ہے کہ اس فارمولے کو ہر لحاظ سے مکمل کرنے میں مزید کتنا عرصہ لگے گا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''کم سے کم چھ ماہ۔ وہ بھی اس صورت میں کہ ہمیں ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ریڈ وولف سے مقابلہ کرنا دشمنوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ کاسٹریا پہنچ کر وہاں سے مجھے فون کیجئے گا تاکہ میرے آدمی وہاں کی سیکورٹی کو چیک کر لیں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''وہاں ہمیں کسی سیکورٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیبارٹری کو پہلے دن سے ہی خفیہ رکھا گیا ہے۔ آپ فکر مت کریں۔ اسرائیل کے صدر اور چیف سیکرٹری صاحب کے علاوہ کسی کو اس بارے میں

معلوم نہیں ہے۔ پھر وہ لیبارٹری نہ صرف خفیہ ہے بلکہ اس کے سیکورٹی انتظامات اس قدر فول پروف اور جدید ہیں کہ وہاں مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی''...... ڈاکٹر جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''وہاں اشیائے ضروریہ کی سپلائی کا نظام تو ٹھیک ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ہاں سب ٹھیک ہے۔ اوکے گڈ بائی''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ہارگ نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''تمہیں حالات کا تو علم ہو گیا ہو گا''...... کرنل ہارگ نے رسیور رکھ کر آنے والے جوڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ ویسے آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ روکنے کے لئے بہت بڑے اقدام کئے ہیں لیکن ہم انہیں کسی تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں گے''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جو ریڈ وولف کا سپر ایجنٹ مارٹن تھا۔

''اب یہ میری عزت کا سوال بن چکا ہے اس لئے اب انہیں ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''باس۔ عزت کا مسئلہ کس طرح بن گیا۔ ایسے کام تو ہوتے رہتے ہیں۔ ساری دنیا کی سروسز کے ایجنٹ ایک دوسرے سے برسر پیکار رہتے ہیں''...... اس بار لڑکی جو ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ لارا

تھی نے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے لارا کہ یہ دنیا کی سب سے فعال سروس ہے۔ یہ لوگ پہلے بھی کئی بار اسرائیل پہنچ کر اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے رہے ہیں۔ بڑی بڑی تنظیمیں ان کے ہاتھوں ختم ہو گئی ہیں۔ خاص طور پر اس سروس کا لیڈر عمران بظاہر مزاحیہ باتیں کرنے والا ایک مسخرہ لگتا ہے لیکن درحقیقت وہ دنیا کے سب سے زہریلے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا۔ میں جب صدر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لایا تو وہ بے اختیار چونک پڑے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سنتے ہی بے حد پریشان ہو گئے لیکن میں نے انہیں اطمینان دلایا کہ ریڈ وولف کے سپر ایجنٹ ان کا لازماً خاتمہ کر دیں گے پھر میں نے انہیں پلان بتایا تو انہوں نے یہ پلان پسند کیا کہ جو افراد نظروں میں تھے جیسے جینی، ڈاکٹر اعظم، الفرڈ سب کو غائب کر دیا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس قبرص میں دھکے کھا کر واپس چلی جائے چنانچہ اس پلان پر عمل درآمد بھی ہو گیا اور اب میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم ریڈ وولف کے سیکنڈ ہیڈکوارٹر کی حفاظت کرو اور ان ایجنٹوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دو تاکہ میں ان کی لاشیں صدر صاحب کے قدموں میں ڈال سکوں اور اگر ہم اس کام میں ناکام ہو گئے تو میں ساری عمر صدر صاحب تو کیا کسی سے بھی آنکھیں ملانے کے قابل نہ رہوں گا"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ سب اوکے ہو جائے گا۔ ہم ان کی لاشوں پر جشن منائیں گے''...... مارٹن نے کہا اور لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم چونکہ پہلی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر آ رہے ہو اس لئے میں تمہیں اس سروس اور خاص طور پر اس کے لیڈر عمران کے بارے میں چند باتیں واضح کر دوں۔ پہلی بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آندھی اور طوفان کی طرح ٹاسک کی طرف بڑھتی ہے۔ پہلے وہ کوشش کرتے ہیں کہ انہیں ٹاسک کے بارے میں معلومات مل جائیں۔ یہ سروس کسی صورت پیچھے ہٹنے کا سوچتی بھی نہیں۔ یہ گروپ مارشل آرٹس کا بھی ماہر ہے اور جو بات سب سے اہم ہے وہ یہ کہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار دینا ورنہ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت مل جائے تو یہ پانسہ پلٹ دیتے ہیں اس لئے مشکوک سمجھ کر انہیں چیک کرنے کے چکر میں مت پڑنا۔ گولی مار کر ہلاک کر دینا بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی''...... کرنل ہارگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہاں کی پولیس کو کون روکے گا وہ تو فائرنگ کی آواز سنتے ہی دوڑ پڑتے ہیں''...... مارٹن نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو میں قبرص کے چیف سیکرٹری کو اطلاع دے دوں گا وہ پولیس کو آرڈز کر دیں گے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"اب آپ یہ بتائیں باس کہ وہ کہاں موجود ہیں۔ ان کے حلیوں کی تفصیل کیا ہے تاکہ ہم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکیں"...... لارا نے کہا۔

"وہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے اپنے اصل چہرے کی رونمائی کی بجائے وہ تیزی سے میک اپ تبدیل کرتے رہتے ہیں اس لئے حلیوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا البتہ یہ بات اہم ہے کہ ان کا گروپ چھ افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ ان کے قد و قامت کے بارے میں بھی جو تفصیل مجھے معلوم ہے وہ میں بتا دیتا ہوں"...... کرنل ہارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالی اور اسے مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔ مارٹن نے فائل لے کر اسے کھولا۔ اس میں تین کاغذ تھے۔ مارٹن نے سرسری نظروں سے ان صفحات کو دیکھا اور پھر فائل بند کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی لارا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اوکے باس۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے اور یہی سب سے مشکل ٹاسک ہے۔ ٹریس ہونے کے بعد وہ چند لمحے بھی زندہ نہیں رہ سکتے"...... مارٹن نے کہا۔

"تمام کام احتیاط سے کرنا مارٹن اور لارا تم بھی۔ کیونکہ اس عمران کے ہزار روپ ہیں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ قطعی بے فکر"...... لارا نے بڑے

اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہنا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس باس''...... دونوں نے بیک زبان ہو کر کہا اور پھر وہ آفس سے باہر چلے گئے تو کرنل ہارگ نے ایک طویل سانس لیا اور میز کی دراز سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر اس نے اسے کھولا اور بوتل کو منہ سے لگا کر اس وقت تک شراب پیتا رہا جب تک بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔ پھر اس نے خالی بوتل کو میز کے قریب پڑی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے خاصے سخت لہجے میں کہا۔

''قبرص سے چارلس کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''سپر چیف۔ میں چارلس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چارلس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں فون کیا ہے''...... کرنل ہارگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ ہم سب سیکنڈ ہیڈکوارٹر میں ہیں لیکن یہ سیکنڈ

ہیڈکوارٹر چونکہ ایک چھوٹے سے قصبے میں ہے اس لئے یہاں آنے جانے اور دیگر معاملوں میں بے حد وقت ضائع ہوتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم نیا ہیڈکوارٹر قبرص کے بڑے شہر پورٹ ویلاس میں بنا لیں۔ وہاں ایک عمارت ایسی ہے جسے خرید کر اس میں مستقل ہیڈکوارٹر قائم ہوسکتا ہے۔ اس طرح نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کر سکے گی اور نہ ہی کوئی اور پارٹی"۔ چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مگر چھوٹے قصبے میں تو نگرانی کا نیٹ ورک زیادہ اچھا بنایا جا سکتا ہے"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"جناب۔ یہ اس قدر چھوٹا قصبہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح پہچانتے ہیں اور یہاں ہمارے مخالفین کی تعداد زیادہ ہے۔ ان تنظیموں کے لوگ جو سمگلنگ میں ملوث ہیں ہمارے مقابل ہیں کیونکہ یہ چھوٹا قصبہ سمندر کے کنارے پر ہے لیکن یہاں پانی کی گہرائی اس قدر نہیں ہے کہ یہاں باقاعدہ بندرگاہ بن سکے۔ صرف لانچیں چلتی ہیں" چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ کرلو شفٹ۔ پھر مجھے وہاں کا فون نمبر اور مزید تفصیل بتا دیا"...... کرنل ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ نجانے کب ٹریس ہوں"...... کرنل ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ہارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ڈاکٹر جوزف کی کال ہے''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے کہا۔

''کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد بلغم زدہ لہجے مین کہا گیا۔

''کرنل ہارگ بول رہا ہوں ڈاکٹر جوزف۔ کوئی خاص بات''۔ کرنل ہارگ نے نرم لہجے میں کہا۔

''میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ ہم سب سائنسدانوں نے تفصیلی ڈسکس کے بعد اب سپر سٹار لیبارٹری جو کہ جماگا میں ہے منتخب کی ہے۔ ٹوٹل زیرو فارمولے پر وہاں کام کیا جائے گا۔ یہ ہماری سب سے قیمتی لیبارٹری ہے اور اس کا محل وقوع اس قسم کا ہے کہ اسے کسی صورت ٹریس نہیں کیا جا سکتا''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''اسے سپر سٹار کا نام کیوں دیا گیا ہے۔ لگتا ہے کسی ہوٹل یا کلب کا نام ہو''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''اس لیبارٹری کے اوپر وسیع و عریض کلب بنا ہوا ہے جس کا نام سپر سٹار کلب ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا لیکن اس طرح تو آپ لوگوں کو کام کرنے میں

وقت ہو گی۔ کلب سے گزر کر لیبارٹری آنا جانا پڑتا ہو گا'' ...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''نہیں کلب سے کوئی راستہ لیبارٹری کو نہیں جاتا۔ ہمارا راستہ خفیہ بھی ہے اور علیحدہ بھی'' ...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا۔

''وہاں کی سیکورٹی کا کیا انتظام ہے'' ...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یہاں مکمل کمپیوٹرائزڈ سیکورٹی سسٹم ہے اس کے باوجود یہاں کرنل جیمز دس سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ موجود ہیں'' ...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''کرنل جیمز اوہ اچھا میں جانتا ہوں اسے۔ وہ واقعی بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب آپ اطمینان سے اپنا کام کریں ہم اپنا کام کریں گے'' ...... کرنل ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اب یہ سوچ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ ریڈ وولف کا ہیڈکوارٹر اور نہ ہی لیبارٹری تلاش کر سکے گی۔

مارٹن اور لارا ریڈ وولف کے سپریم ایجنٹوں میں سے تھے۔ وہ اسرائیل میں ہی رہتے تھے اور وہاں وہ اسرائیل کے دشمنوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیتے تھے۔ دونوں میاں بیوی تھے۔ اس وقت وہ قبرص میں واقع ایک رہائش گاہ میں موجود تھے۔

''اس طرح کیسے کام چلے گا مارٹن۔ ان لوگوں کا کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا''...... لارا نے کہا۔

''ایک اطلاع ملی ہے جس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ میں اسے کنفرم کرنے کی کوشش میں ہوں''...... مارٹن نے کہا تو لارا بے اختیار چونک پڑی۔

''کون سی اطلاع۔ مجھے کیوں نہیں بتایا تھا''...... لارا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اطلاع جب تک کنفرم نہ ہو جائے سپر باس کے نوٹس میں کیسے لائی جا سکتی ہے''...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارا بے

اختیار ہنس پڑی۔

''باتیں بنانا تو کوئی تم سے سیکھے۔ بہرحال بتاؤ کیا اطلاع ہے''...... لارا نے کہا۔

''ہمارا ایک آدمی یہاں کلب میں موجود تھا کہ اس نے کرنل ہارگ کی فون سیکرٹری ماریا کو وہاں دیکھا اس کے ساتھ دو مرد تھے۔ ایک کو وہ پہچانتا تھا وہ سان کا بزنس مین ویلس تھا جو اکثر یروشلم آتا جاتا رہتا تھا اور ماریا بھی کئی بار ویلس سے اس کلب میں ملاقات کر چکی ہے۔ دوسرا مرد اجنبی تھا''...... مارٹن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اس میں اطلاع والی کون سی بات ہے۔ماریا اگر کسی بزنس مین سے ملتی ہے تو اس میں کیا حرج ہے''...... لارا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ابھی آگے تو سنو اصل بات آگے ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''بولو''...... لارا نے کہا۔

''پہلے تو وہ تینوں لابی میں بیٹھے شراب پیتے رہے اور باتیں کرتے رہے پھر ویلس اٹھ کر کاؤنٹر پر گیا اور اس نے وہاں ایک سپیشل روم بک کرایا اور پھر یہ تینوں ایک گھنٹے تک وہاں رہے پھر باہر چلے گئے''...... مارٹن نے کہا۔

''ہاں یہ بات واقعی مشکوک ہے لیکن اب کیسے اسے کنفرم کرو گے''...... لارا نے کہا۔

''اصل بات یہ ہے کہ وہ کرنل ہارگ کی فون سیکرٹری ہے اس لئے ہم اس پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ اگر کوئی جرم ثابت نہ ہو سکا تو کرنل ہارگ نے ہمارا حشر کر دینا ہے'' ...... مارٹن نے کہا۔

''تو پھر سپر چیف کو اس اطلاع کے بارے میں بتاؤ وہ خود ہی کنفرم کر لے گا'' ...... لارا نے کہا۔

''نہیں جس انداز میں پوچھ گچھ ہم کریں گے وہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال پہلے معاملات کنفرم ہو جائیں پھر دیکھیں گے'' ...... مارٹن نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس مارٹن بول رہا ہوں'' ...... مارٹن نے کہا۔

''کالاگ بول رہا ہوں باس'' ...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے'' ...... مارٹن نے کہا۔

''میں نے اسرائیل بینک سے کنفرم کر لیا ہے بلکہ وہاں سے ماریا کی بینک بیلنس شیٹ کی کاپی بھی حاصل کر لی ہے۔ اس کے مطابق میڈم ماریا کے اکاؤنٹ میں کل شام اکٹھے دو لاکھ ڈالر کیش جمع کرائے گئے ہیں جب کہ اس سے پہلے صرف ان کی تنخواہ اور لاؤنسز جمع ہوتے رہے تھے البتہ کبھی کبھی کوئی معمولی سی رقم بھی جمع ہو جاتی جو قابل ذکر نہیں ہے لیکن دو لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے

اس کا صاف مطلب ہے کہ میڈم ماریا نے ولیس اور اس اجنبی نے کوئی بڑا سودا کیا ہے''...... کالاگ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ واقعی مشکوک معاملہ ہے۔ مجھے یہ دستاویز پہنچاؤ تاکہ ہم آگے کی کارروائی کرسکیں۔ بلکہ میں اور لارا اسرائیل میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ رہے ہیں۔ تم وہیں آ جاؤ''۔ مارٹن نے کہا۔

''یس سر''...... کالاگ نے جواب دیا تو مارٹن نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ ساتھ بیٹھی لارا بھی کال سن سکے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''کرنل ہارگ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرنل ہارگ کی آواز سنائی دی۔

''مارٹن بول رہا ہوں سپر چیف''...... مارٹن نے کہا۔

''کوئی خاص بات جو تم نے میرے ڈائریکٹ نمبر پر کال کیا ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''آپ کی فون سیکرٹری کے متعلق آپ سے ہدایات لینی تھیں اس لئے میں نے ڈائریکٹ فون کیا ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کس فون سیکرٹری کی بات کر رہے ہو''۔ کرنل

ہارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ماریا کے بارے میں بات کر رہا ہوں''...... مارٹن نے کہا۔

''لیکن اس وقت تو دوسری فون سیکرٹری ہے۔ ماریا صبح سے دوپہر تک ہوتی ہے اور یہ دوپہر سے رات گئے تک''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''مجھے تو اس بارے میں علم نہ تھا''...... مارٹن نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''اچھا چلو بتاؤ کہ ماریا نے کیا کیا ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا تو مارٹن نے تفصیل سے سب باتیں بتا دیں۔

''دو لاکھ ڈالر ایک ساتھ ماریا کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ البتہ یہ تو میرے پاس رپورٹ ہے کہ وہ کلب میں مشینی جواء کھیلنے کا شوق رکھتی ہے لیکن گیم جوئے میں بہت کم رقم لگائی جاتی ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''اس بارے میں تفصیل تو میڈم ماریا ہی بتائیں گی''...... مارٹن نے کہا۔

''تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''صرف میڈم ماریا سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے آپ کی اجازت چاہئے''...... مارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس سے ضروری پوچھ گچھ کر لو لیکن کوئی غیر قانونی بات نہیں ہونی چاہئے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا"...... مارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹن نے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس باس۔ کالاگ بول رہا ہوں"...... رابطہ ہونے پر کالاگ کی آواز سنائی دی۔

"ماریا کو بے ہوش کر کے پوائنٹ تھری پر پہنچا دو ہم وہیں پہنچ رہے ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... کالاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ماریا کی رہائش گاہ کا علم ہے تمہیں"...... مارٹن نے پوچھا۔

"وہ چیف کالونی میں رہتی ہے"...... کالاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے جاؤ اور ماریا کو بے ہوش کر کے خاموشی سے پوائنٹ پر پہنچا دو۔ وہاں اس سے تفصیلی بات ہو گی ہم چارٹرڈ طیارے سے وہاں پہنچ رہے ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... کالاگ نے کہا۔

"سارا کام خاموشی سے ہونا چاہئے"...... مارٹن نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا"...... کالاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... مارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میرے خیال میں کرنل ہارگ کا اندازہ درست نکلے گا کہ ماریا نے وہ دو لاکھ ڈالر جوئے میں جیتے ہوں گے ورنہ وہ احمق تو نہیں ہے کہ اتنی بڑی رقم اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتی''...... لارا نے کہا۔

''سب کچھ معلوم ہو جائے گا''...... مارٹن نے کہا تو لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹن نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مارٹن نے کہا۔

''کالاگ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے کالاگ کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا''...... مارٹن نے کہا۔

''حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ماریا بے ہوشی کے عالم میں پوائنٹ تھری پر پہنچا دی گئی ہے۔ رالف نے اسے وصول کر لیا ہے''...... کالاگ نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ۔ کس طرح اس پر ہاتھ ڈالا ہے تم نے''...... مارٹن نے کہا۔

''تفصیل زیادہ نہیں۔ مجھے اس کی رہائش گاہ کا علم تھا میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا۔ سیکورٹی گارڈ ہمارے بیل دینے پر باہر آیا تو میں نے اسے واپس دھکیلا اور اس کی گردن توڑ کر اس کی

لاش ایک طرف کر دی۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو سانس روکنے کا اشارہ کیا اور کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ پھر ہم اپنی کاریں اندر لے گئے۔ ماریا کی کار وہاں موجود تھی۔ گیس کا اثر ختم ہونے پر میں نے اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی کا چکر لگایا۔ کچن میں دو آدمی بے ہوش پڑے تھے جبکہ ایک کمرے میں ماریا کرسی سمیت نیچے فرش پر گری ہوئی تھی۔ وہ شاید گیس کا اثر ہونے پر اٹھنے لگی تو کرسی سمیت نیچے جا گری۔ میں نے وہاں کی بھرپور طریقے سے تلاشی لی لیکن اس معاملے کی نسبت کوئی چیز سامنے نہ آئی تو ہم ماریا کو کار میں ڈال کر کوٹھی سے باہر لے آئے اور پھر ہم سیدھے پوائنٹ تھری پہنچ گئے۔ ماریا کو رالف کے حوالے کر کے اب میں آپ کو فون کر رہا ہوں“...... کالاگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ سکتے ہو“۔ مارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”آؤ لارا۔ اب ہم چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اسرائیل پہنچ جاتے ہیں“...... مارٹن نے لارا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا تم صرف پوچھ گچھ کر کے اسے چھوڑ دو گے یا“...... لارا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تم نے یاد دلا دیا کہ کرنل ہارگ رپورٹ کا منتظر ہو گا اس لئے ہمیں کیمرہ اور ٹیپ کو آن رکھنا پڑے گا پھر جیسے کرنل ہارگ حکم

دے گا ویسے ہی ہو گا''...... مارٹن نے کہا اور لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر مارٹن اور لارا چارٹرڈ طیارے کے ذریعے قبرص سے اسرائیل پہنچے اور وہاں سے کار پر سیدھے پوائنٹ تھری پر پہنچ گئے۔

''رالف۔ پھاٹک کھولو''...... کالاگ نے کہا کیونکہ بیل بجانے پر ڈور فون سے رالف کی آواز سنائی دی تھی۔

''یس باس''...... رالف نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو مارٹن اور لارا کار سمیت اندر داخل ہو گئے۔ رالف نے انہیں سلام کیا۔ وہ کار سے نیچے اترے تو رالف بھی پھاٹک بند کر کے پورچ کی طرف آ رہا تھا۔

''آیئے باس۔ میں نے اسے سائیڈ روم میں کرسی پر ڈالا ہوا ہے۔ وہ بے ہوش ہے اس لئے میں نے اسے باندھا نہیں''۔ رالف نے کہا۔

''ہم نے اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے تم اسے اچھی طرح باندھ دو''...... مارٹن نے کہا۔

''یس باس''...... رالف نے جواب دیا اور پھر وہ سائیڈ روم میں داخل ہوئے تو وہاں ایک کرسی پر ایک لڑکی ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گھریلو لباس تھا جبکہ رالف کمرے میں موجود الماری سے رسی کا بنڈل لایا اور پھر اس نے لڑکی کو رسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

''اب سپیشل اینٹی گیس کی مدد سے اسے ہوش میں لاؤ''۔ مارٹن نے کہا تو رالف سر ہلاتا ہوا واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے ایک بوتل اٹھائی جس کی گردن خاصی لمبی تھی اور واپس مڑ کر ماریا کی طرف بڑھ گیا جبکہ مارٹن اور لارا مڑ کر سامنے تقریباً چھ فٹ کے فاصلے پر رکھی کرسیوں پر بیٹھے گئے تھے۔ رالف نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر بوتل کا دہانہ ماریا کی ناک سے لگا دیا۔ کچھ دیر بعد جب اس کے جسم میں لرزش نمایاں ہونے لگی تو اس نے بوتل ہٹا کر اس کا ڈھکن لگایا اور واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''رالف۔ خفیہ کیمرہ اور ٹیپ ریکارڈر آن کر دو''...... مارٹن نے رالف سے کہا۔

''یس باس''...... رالف نے کہا۔ وہ اس وقت الماری تک پہنچا تھا۔ اس نے الماری کھول کر بوتل واپس الماری میں رکھ دی الماری کے اندر ایک سائیڈ پر موجود چند بٹن پریس کر دیئے۔

''الماری سے کوڑا بھی نکال لو اور اس لڑکی کی سائیڈ پر کھڑے ہو جاؤ''...... مارٹن نے کہا تو رالف نے ایک خوفناک کوڑا نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس اس جگہ آیا جہاں ماریا کی کرسی موجود تھی۔ وہ سامنے لیکن ذرا ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور وہ مسلسل کوڑے کو چٹخا رہا تھا۔ ماریا نے اب آنکھیں کھول دی تھیں لیکن اس کی آنکھوں میں چمک موجود نہ تھی۔ اس نے ایک زوز دار جھٹکے سے

اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ بندھی ہونے کی وجہ سے اٹھ تو نہ سکی البتہ اس کو پوری طرح ہوش آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا لیکن مارٹن اور لارا دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ وہ دونوں تربیت یافتہ تھے اس لئے جانتے تھے کہ ماریا پہلے کبھی ایسے حالات سے نہ گزری ہو گی اس لئے اس کا چیخنا فطری تھا اور کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو جائے گی اور وہی ہوا کچھ دیر تو وہ اس طرح جسم کو جھٹکے دیتی رہی جیسے وہ اس طرح رسی کو توڑ دے گی لیکن جب وہ ایسا نہ کر سکی تو وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

''تم۔ تم کون ہو۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے''...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام ماریا ہے اور تم کرنل ہارگ کی فون سیکرٹری ہو''۔ مارٹن نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے اور میں یہاں کیسے آ گئی ہو۔ کرنل ہارگ تک اطلاع پہنچ گئی تو وہ تمہاری ہڈیاں تک تڑوا دے گا''...... ماریا نے کہا تو مارٹن اور لارا بے اختیار ہنس پڑے۔

''سنو ماریا۔ ہم نے کرنل ہارگ سے تمہیں یہاں لانے کی اجازت لے لی ہے۔ تم نے حماقت کی کہ دو لاکھ ڈالر تم نے اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے تھے اس کا ثبوت تمہارے بینک سے مل گیا اور جب یہ ثبوت کرنل ہارگ کے سامنے رکھا گیا تو کرنل ہارگ

کو بھی یقین آ گیا کہ تم نے کوئی اایسا کام کیا ہے کہ تمہیں معاوضے کے طور پر اکٹھے دو لاکھ ڈالر ملے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اجازت دے دی کہ تم سے معلوم کریں کہ اصل میں کیا ہوا ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''یہ سب غلط ہے۔ میں نے دو لاکھ ڈالر کلب کے جوئے میں جیتے تھے''...... ماریا نے بھی وہی الفاظ کہے جو اس سے پہلے کرنل ہارگ نے کہا تھا۔

''سنو اسرائیل میں صرف گیم جوا کھیلا جاتا ہے اور وہاں چاہے کوئی کتنا بھی خوش قسمت ہو بہرحال دو لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''میں نے مسلسل پانچ چھ گھنٹے کھیل کر یہ رقم حاصل کی ہے۔ کسی کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... ماریا نے اس بار قدرے چیختے ہوئے کہا۔

''سنو لڑکی۔ اگر تم نے دوبارہ ایسا رویہ اپنایا تو یہ کوڑا تم دیکھ رہی ہو اس وقت تک تم پر برستا رہے گا جب تک کہ تمہاری روح نہ نکل جائے یا تم سچ نہیں بولو گی''...... مارٹن نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے رالف نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو ہوا میں اس طرح چٹخایا کہ ماریا کی حالت خراب ہو گئی اس کا خوف کی شدت سے رنگ زرد پڑ گیا تھا اس کے چہرے پر پسینہ آ گیا تھا وہ واقعی ماحول اور کوڑے کی آواز سے انتہائی خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

''مم۔ مم۔ میں سچ بول رہی ہوں''...... ماریا نے رک رک کر اور انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ویلس جو سان کا رہائشی ہے اس کا تم سے کیا تعلق ہے''۔ مارٹن نے کہا تو ماریا چونک پڑی۔

''وہ۔ وہ میرا فرینڈ ہے''...... ماریا نے جواب دیا۔

''تم اس سے ملنے سان جاتی ہو یا وہ خود یہاں آتا ہے''۔ مارٹن نے کہا۔

''وہ بزنس مین ہے۔ بزنس کے لئے یہاں بھی آتا رہتا ہے اور کبھی مجھے کچھ دنوں کی چھٹی مل جائے تو میں بھی اس کے پاس چلی جاتی ہوں''...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب وہ پہلے سے کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

''تم نے گزشتہ دنوں کلب میں اس سے ملاقات کی۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا وہ کون تھا''...... مارٹن نے کہا۔

''وہ اس کا دوست تھا میری اس سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے اپنا نام بھی بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہیں ہے''...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تم تینوں سپیشل روم میں چلے گئے اور کافی دیر تک وہاں رہے۔ وہاں کیا ہوتا رہا۔ کون کون سی باتیں تم سے پوچھی گئیں اور تم نے کیا کیا باتیں بتائیں اور یہ سن لو کہ سپیشل روم میں ہونے والی بات چیت بھی خفیہ طور پر ریکارڈ کی جاتی ہے تاکہ ملک کے خلاف

کوئی سازش نہ کی جائے۔ اس لئے ہمارے پاس تمہاری باتوں کی ٹیپ موجود ہے اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر ہم اٹھ کر چلے جائیں گے اور رالف تم پر کوڑے برسانا شروع کر دے گا''۔ مارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں بے گناہ ہوں''...... ماریا نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کرنل ہارگ نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ تمہارے ساتھ غیر قانونی سلوک نہ کیا جائے بشرطیکہ تم سچ بول دو۔ ورنہ انہوں نے بھی تمہارا منہ کھلوانے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ملک کے مفاد کے سامنے کوئی آدمی اہم نہیں ہوتا''...... مارٹن نے کہا۔

''اگر میں سب کچھ سچ بتادوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے''۔ ماریا نے کہا۔

''بالکل ہم وعدہ کرتے ہیں''...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو سنو۔ میں ان دنوں جوئے کی وجہ سے ایک لاکھ ڈالرز کی مقروض ہوگئی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ اگر کرنل ہارگ کو معلوم ہوگیا کہ میں اس قدر زیادہ رقم جوئے میں ہار گئی ہوں تو وہ مجھے گولی مار دیں گے۔ اس دوران ولیس سان سے یہاں آیا تو میری حالت خاصی خراب تھی وہ میری حالت دیکھ کر بے حد پریشان ہوگیا اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ میں کلب والوں کے

بڑے قرضے میں پھنس گئی ہوں۔ میں نے امیر بننے کے لئے کلب سے قرضہ لے کر بڑی گیم کھیلی لیکن میں ہار گئی۔ اس نے مجھے تسلی دی اور کہا کہ اس کا ایک دوست ہے جس کا نام جیرالڈ ہے وہ معلومات کی خرید و فروخت کرتا ہے۔ تم اپنے آفس کے بارے میں معمولی سی معلومات اسے دینا وہ تمہیں اس کے عوض ایک لاکھ ڈالر آسانی سے دے سکتا ہے۔ میں چونکہ بے حد پریشان تھی اس لئے مان گئی۔ پھر ولیس نے اسے سان سے بلوایا اور ہم کلب کے سپیشل روم میں گئے۔ اس نے مجھے دو لاکھ ڈالر کی آفر کر دی اور ریڈ وولف کی ایجنٹ جینی اور الفرڈ کے بارے میں پوچھا۔ اسے کافی حد تک معلومات پہلے سے تھیں۔ پھر میں نے اسے بتایا کہ کس طرح پاکیشیا کا سائنسدان ڈاکٹر اعظم اپنے فارمولے سمیت جینی کے ساتھ یہاں آیا۔ سپر چیف نے الفرڈ کے ذریعے جینی کو حکم دیا کہ وہ ڈاکٹر اعظم سے فارمولا لے کر اسے گولی مار دے اور اس کی لاش کو بھی برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دیا جائے اور فارمولا ڈاکٹر جونٹ کو پہنچا دیا جائے۔ پھر جینی الفرڈ کو رپورٹ کرے اور الفرڈ اسے گولی مار دے اور اس کی لاش کو بھی برقی بھٹی میں جلا دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی سپر چیف نے الفرڈ کے نمبر ٹو چارلس کو حکم دیا کہ جینی کی موت کے بعد وہ الفرڈ کو گولی مار دے اور خود وہ ریڈ وولف کا چارج سنبھال لے اور قبرص والا ہیڈ کوارٹر خالی کر کے دوسری جگہ شفٹ ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ الفرڈ کو ہلاک کر دیا گیا اور

چارلس نے ہیڈکوارٹر کو شفٹ کر لیا جس کا علم یا سپر چیف کو ہو گا یا چارلس کو۔ اور کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ پھر اس جیرالڈ نے سپر چیف کا فون نمبر مانگا جو چونکہ سیٹلائٹ کا نمبر تھا اس لئے وہ اس کے ذریعے کچھ نہ کر سکتا تھا میں نے بتا دیا۔ اس نے مجھے دو لاکھ ڈالر دیئے اور پھر وہ ویلس کے ساتھ واپس چلا گیا۔ ویلس نے بتایا کہ وہ دونوں چارٹرڈ طیارے سے واپس جا رہے ہیں چنانچہ میں نے دو لاکھ ڈالر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے تاکہ ان کا منافع بڑھ جائے پھر میں ایک لاکھ ڈالر واپس کر دوں گی''...... ماریا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ تم نے انہیں سب کچھ بتا دیا''...... مارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ تم نے وعدہ کیا تھا''...... ماریا نے مارٹن کو غصے میں دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا فیصلہ سپر چیف کرے گا''...... مارٹن نے کہا اور پھر اس نے رالف کو فون لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کارڈلیس فون اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے نمبر پریس کرنے کے بعد لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی سپر چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''مارٹن بول رہا ہوں چیف''...... مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ کیا ہوا ماریا کا۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی“...... سپر چیف نے کہا۔

”اسی کے بارے میں رپورٹ دینے کے لئے فون کیا ہے“۔ مارٹن نے کہا اور پھر اس نے وہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جو ماریا نے بتایا تھا۔

”ویری بیڈ۔ ہمارے آدمی بھی ہلاک ہو گئے لیکن فائدہ پھر بھی نہ ہوا اور تمام معلومات اس شیطان عمران تک پہنچ گئیں“...... سپر چیف نے کہا۔

”چیف۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ویلس کے ساتھ آنے والا عمران تھا۔ دوسری بات یہ کہ اسرائیل کی سرحدوں پر انتہائی سخت چیکنگ ہوتی ہے“...... مارٹن نے کہا۔

”مجھے اس شیطان کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔ وہ ایسے ہی راستے نکال لیتا ہے اور اب تم دیکھو کہ ہم میں سے کون سوچ سکتا ہے کہ وہ ماریا تک پہنچ کر معلومات حاصل کر لے گا لیکن وہ ہمارے سامنے یہاں پہنچ کر معلومات لے اڑا۔ اس طرح ہمارا تمام پلان یکسر ناکام ہو گیا۔ ایسا پلان جس کے لئے میں نے الفرڈ اور جینی کی قربانی دی“...... سپر چیف نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ عمران سے بے حد متاثر ہوا ہو۔

”ماریا کا کیا کرنا ہے“...... مارٹن نے کہا۔

”گولی مار دو اسے۔ اس کی وجہ سے ہمارا پلان تباہ ہوا ہے“۔

سپر چیف نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... مارٹن نے کہا اور ساتھ بیٹھی ہوئی لارا کو اشارہ کیا تو لارا نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر پڑے بیگ میں سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ ماریا کچھ سمجھتی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں میں ماریا کی چیخ دب سی گئی۔

''چیف۔ ہم نے حکم کی تعمیل کر دی ہے لیکن اب آئندہ کے لئے کیا حکم ہے کیونکہ اگر وہ عمران تھا تو اسے معلوم ہو گیا ہے کہ اب اس کا قبرص جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پھر وہ کیا کرے گا''۔ مارٹن نے کہا۔

''اسے ڈاکٹر جوزف کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے وہ اسے ٹریس کرے گا اور اس سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن ڈاکٹر جوزف کہاں ہے اس کا علم تو مجھے بھی نہیں ہے صرف اسرائیل کے صدر کو اس بارے میں معلوم ہے۔ صدر اسرائیل اور ڈاکٹر جوزف کا اس بار براہ راست رابطہ ہے البتہ ہم نے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے اور یہ بہت ضروری ہو گیا ہے''...... سپر چیف نے کہا۔

''میری سمجھ میں چیف یہی بات نہیں آ رہی کہ ہم انہیں ٹریس کیسے کریں گے''...... مارٹن نے کہا۔

''وہ ویلس کے ساتھ ماریا کے پاس پہنچا تھا۔ تم اس ویلس کو ٹریس کرو تو تم عمران تک پہنچ جاؤ گے''...... سپر چیف نے کہا۔

''اوہ یس چیف۔ آپ نے واقعی میری ساری پریشانی دور کر دی ہے۔ اب میں ان لوگوں تک آسانی سے پہنچ جاؤں گا''...... مارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ مجھے رپورٹ دیتے رہنا''...... سپر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹن نے فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

''آؤ چلیں۔ رالف اسے ٹھکانے لگا دے گا''...... مارٹن نے کہا تو لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر جوزف لمبے قد کا دبلا پتلا آدمی تھا۔ اس کے سر کے بال ہر وقت بکھرے ہوئے رہتے تھے۔ آنکھوں پر نظر کی عینک تھی۔ وہ سپر سٹار کلب کے نیچے بنی ہوئی لیبارٹری میں اپنے آفس مین بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا تو ڈاکٹر جوزف نے چونک کر سر اٹھایا تو دروازے سے ایک بھاری جسم کا آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہو رہا تھا۔

''آؤ ڈاکٹر انتھونی۔ بیٹھو۔ میں تمہاری بھیجی ہوئی فائل ہی دیکھ رہا تھا''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''میں بھی اس لئے آیا تھا کہ آپ کو سمجھا سکوں کہ جو آلات ہم منگوانا چاہتے ہیں ان کے بغیر کام آگے نہیں بڑھ سکتا''...... ڈاکٹر انتھونی نے میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان آلات کو ایکریمیا سے منگوانا پڑے گا اور اس میں ہفتہ بھی لگ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مجھے

ٹریس کرنے کے چکر میں ہے تاکہ ڈاکٹر اعظم کا فارمولا ٹوٹل زیرو واپس لے جا سکے اور مشینری کو لیبارٹری میں لانے کے لئے ہمیں سپیشل وے کھولنا پڑے گا جو سمندر کے کنارے پر ہے اور یہ معاملہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''ڈاکٹر جوزف۔ آپ نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا یہ آپ نے خود فیصلہ کرنا ہے۔ میں تو اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ان آلات کے بغیر ٹوٹل زیرو کی رینج بڑھانے کا کام ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا''...... ڈاکٹر انتھونی نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں موجود آلات کی مرمت کر کے کام چلا لیں''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''ڈاکٹر جوزف۔ آپ آلات کے بارے میں اتنا نہیں جانتے جتنا مجھے معلوم ہے۔ میری پوری زندگی انہی آلات میں گزری ہے۔ لیبارٹری میں جو آلات موجود ہیں وہ قابل مرمت ہی نہیں ہیں''۔ ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

''او کے۔ پھر مجبوری ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے اجازت دیں۔ میں لیبارٹری میں موجود تمام چھوٹی بڑی مشینری چیک کر رہا ہوں اس لئے ابھی بہت کام باقی ہے''۔ ڈاکٹر انتھونی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''پھر ہمیں اس وقت کا انتظار کرنا چاہئے جب تک آپ تمام

مشینری کو چیک کر کے اوکے کا سگنل نہ دے دیں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"آپ کتنا وقت لیں گے مکمل چیکنگ کے لئے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"تین گھنٹے لگ جائیں گے۔ بہت باریک بینی سے چیکنگ کی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ہم لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکتے اور یہاں تو فارغ بیٹھ کر ہم انتہائی بور ہوں گے۔ اب کیا کیا جائے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"آپ نہ صرف اس لیبارٹری بلکہ اسرائیل اور یہودیوں کی تمام لیبارٹریوں کے انچارج ہیں۔ آپ کی بات تو اسرائیل کے صدر بھی نہیں ٹال سکتے۔ آپ کرنل ہارگ سے بات کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو اجازت مل جائے گی۔ اب میں چلتا ہوں ہم نے تو بہرحال کام کرنا ہے"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں کرنل ہارگ سے بات کروں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر جوزف اب اتنا معمولی ہو چکا ہے کہ دوسروں سے اجازت مانگے۔ نانسنس"...... ڈاکٹر انتھونی کے جانے کے بعد ڈاکٹر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر جوزف

نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"کرنل ہارگ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ڈاکٹر جوزف کا پی اے تھا۔

"کراؤ بات"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل ہارگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فرمایئے"...... ڈاکٹر جوزف نے قدرے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لئے کال کی ہے کہ صدر صاحب نے خصوصی پیغام بھیجا ہے آپ کے لئے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کا پیغام فون پر آپ کو پہنچا دوں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"کیا پیغام ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ جب تک فارمولے پر کام مکمل نہیں ہو جاتا لیبارٹری کے تمام راستے سیلڈ کر دیئے جائیں اور کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے آپ نے راستے نہیں کھولنے۔ ہاں جب فارمولے پر کام مکمل ہو جائے تو دوسری بات ہے"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"ایسا حکم کیوں دیا جا رہا ہے۔ پہلے تو صرف اتنا تھا کہ راستے

بند رکھے جائیں اور محتاط رہا جائے لیکن اب راستے سیلڈ کرنے اور فارمولے پر کام مکمل ہونے تک کسی بھی حالت میں راستے اوپن نہ کئے جائیں کیوں۔ اب اگر کوئی آدمی مر جاتا ہے تو کیا اس کی لاش سمندر میں پھینکنے کی بجائے لیبارٹری میں رکھ دی جائے تاکہ وہ گل سڑ جائے اور لیبارٹری کے تمام افراد بیمار پڑ جائیں''...... ڈاکٹر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں۔ آپ نے کوئی پیغام دینا ہے تو میں صدر صاحب تک پہنچا دوں گا۔ میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''بے حد شکریہ کرنل ہارگ۔ آپ نے پیغام پہنچا دیا اس پر عمل ہو گا''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کرنل ہارگ کے ذریعے پیغام بھجوا کر اس کی بے عزتی کی گئی ہو۔ اسے کوئی حیثیت نہ دی گئی ہو۔ اس خیال کے آتے ہی ڈاکٹر جوزف نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں سپر سٹار لیبارٹری سے۔ صدر صاحب سے بات کرائیں''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''ہولڈ کریں'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو'' ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں'' ...... ڈاکٹر جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوئی خاص بات کہ آپ نے براہ راست بات کی ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''معاملات غیر معمولی ہیں اس لئے آپ نے کرنل ہارگ کے ذریعے پیغام پہنچایا ہے۔ میں نے اس لئے براہ راست بات کرنے کی جرأت کی ہے کہ معاملات واقعی سنجیدہ ہیں اس لئے درمیان میں کسی آدمی کو نہ ڈالا جائے۔ ڈاکٹر انتھونی نے چند اہم آلات کی ڈیمانڈ کی ہے اس طرح اور بھی بہت سے کام ابھی کرانے ہیں اگر اس طرح ان کاموں میں رکاوٹ پڑی تو یہ اہم فارمولا کامیاب ہونے کی بجائے ضائع ہو جائے گا'' ...... ڈاکٹر جوزف جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

''ڈاکٹر جوزف۔ اس فارمولے کے آپ تک پہنچنے کے بعد اس کی اہمیت بے حد بڑھ گئی ہے۔ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے فارمولے کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ احکامات دیئے تھے۔ لیبارٹری کے اندر آپ خود مختار ہیں جیسے چاہیں انتظامات کریں لیکن لیبارٹری کے باہر ہمارے سپر ایجنٹ ان کے خلاف کام کریں گے۔ آپ تک پیغام اس لئے پہنچایا گیا ہے

کہ آپ ریڈ الرٹ رہیں"...... صدر نے بڑے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر پھر فارمولے پر کام کرنے کی بجائے ہم سب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے۔ جب تک ہمیں مطلوبہ مشینری نہیں ملتی ہم کام کو آگے بڑھا ہی نہیں سکتے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا البتہ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کہاں سے ملیں گے یہ آلات"...... صدر نے پوچھا۔

"ایکریمیا سے جناب"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"کیا آپ خود ساتھ جانا چاہتے ہیں خریداری کے لئے"۔ صدر نے کہا۔

"نہیں لیکن آلات کے ماہر چار سائنسدان جائیں گے اور مشینری کو لیبارٹری تک پہنچانے کے لئے سپیشل وے بھی کھولنا پڑے گا"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"او کے۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ ایسا ہے کہ ایک ہفتہ تک آپ پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ آپ جسے چاہیں لیبارٹری سے باہر بھیجیں یا سپیشل وے وغیرہ کھولیں البتہ ایک ہفتے بعد آپ کو اس وقت تک لیبارٹری میں رہنا ہو گا جب تک کام مکمل نہ ہو جائے"...... صدر نے کہا۔

"تھینکس سر آپ بے فکر رہیں۔ ہم سوائے اشد ضرورت کے ویسے بھی باہر جانا پسند نہیں کرتے"...... ڈاکٹر جوزف نے مسرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ میں کرنل ہارگ کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ایک ہفتے تک صرف نگرانی کرے۔ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے سائنسدانوں کو کسی قسم کی رکاوٹ پیش آنے کا اندیشہ ہو۔ گڈ بائی''...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے اسرائیل کے صدر سے اپنی بات منوا لی تھی اس کے ساتھ ساتھ وہ اس لئے بھی خوش تھا کہ اب جب کرنل ہارگ کو معلوم ہو گا کہ میں نے براہ راست صدر صاحب سے بات کر کے ان سے اپنی بات منوا لی ہے تب اسے معلوم ہو گا کہ اس کے مقابل ڈاکٹر جوزف کی اہمیت زیادہ ہے۔ پھر ڈاکٹر جوزف نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر انتھونی سے بات کراؤ''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''ڈاکٹر انتھونی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر انتھونی کی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر انتھونی۔ میں نے اسرائیل کے محترم صدر سے بات کر لی ہے ہمیں ایک ہفتے کے لئے آزاد کر دیا گیا ہے۔ اب آپ جسے چاہیں آلات کی خریداری کے لئے ایکریمیا بھجوا سکتے ہیں لیکن یہ

سب کچھ ایک ہفتے کے اندر حتمی طور پر مکمل ہو جانا چاہئے"۔ ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ ہم آج ہی روانہ ہو جاتے ہیں۔ ہم دو یا زیادہ سے زیادہ تین دن تک آلات سمیت واپس آ جائیں گے"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"اوکے۔ اور ہاں دیگر ساتھیوں کو کہہ دیں کہ اگر وہ بیرونی دنیا کا راؤنڈ لگانا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایک ہفتے تک انجوائے کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد تو ظاہر ہے طویل ریسرچ کے لئے ہمیں لیبارٹری کے اندر پابند رہنا پڑے گا"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ آپ خود باہر جائیں گے یا نہیں"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہیں رہوں گا تاکہ سیکورٹی کے معاملات پر نظر رکھی جا سکے"...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ واقعی فرض شناس ہیں۔ ہم سب کو آپ کی پیروی کرنی چاہئے۔ گڈ بائی سر"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا تو ڈاکٹر جوزف نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سان کے دارالحکومت جس کا نام بھی سان ہی تھا کی ایک سڑک پر ٹیکسی تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر مارٹن اور لارا بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اسرائیل سے سان پہنچے تھے۔ مارٹن نے یہاں آنے سے پہلے یہاں ایک رائیل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے ایک رہائش گاہ اور ایک کار کا بندوبست کر لیا تھا اور اب وہ ائیرپورٹ سے ٹیکسی میں بیٹھ کر اس کالونی کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں ان کے لئے رہائش گاہ بک تھی۔

"تم اسے تلاش کیسے کرو گے مارٹن کیا تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ ہے"...... لارا نے ساتھ بیٹھے مارٹن سے کہا۔

"رہائش گاہ پر پہنچ کر بات کریں گے"...... مارٹن نے ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو لارا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سر۔سن سائن کالونی کا آغاز ہوگیا ہے۔ آپ نے کس کوٹھی میں جانا"...... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی کو بائیں طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر ون ون ٹو۔ اے بلاک"...... مارٹن نے کہا۔

"لیس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

"یہ کوٹھی ہے جناب۔ ون ون ٹو۔ اے بلاک"...... ڈرائیور نے کہا۔

"تھینکس"...... مارٹن نے کہا اور ٹیکسی سے اتر کر میٹر کے مطابق کرایہ دینے کے بعد گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ لارا بھی اپنا بیگ اٹھائے ٹیکسی سے نیچے اتر آئی تھی۔

"میں جاؤں سر یا واپسی کے لئے انتظار کروں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"آپ جا سکتے ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"لیس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ مارٹن نے گیٹ کے پلر پر نصب کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔

"میرا نام مارٹن ہے اور یہ میری بیوی لارا ہے۔ ہم قبرص سے آئے ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"اوہ لیس سر۔ آیئے سر میرا نام ولیم ہے میں یہاں ملازم

ہوں''...... آنے والے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پراپرٹی ڈیلر سے یہ سب باتیں پہلے سے طے کر لی گئی تھیں کہ ملازم کو کیا بتایا جائے گا۔ پھاٹک کھولنے پر مارٹن اور لارا اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی نو تعمیر شدہ نظر آ رہی تھی اور ہر طرف صفائی نظر آ رہی تھی۔ ولیم نے پھاٹک بند کر کے انہیں خود پوری کوٹھی دکھائی اور پھر وہ دونوں سٹنگ روم میں بیٹھ گئے۔

''ہمارے لئے ہاٹ کافی بنا لاؤ ولیم''...... مارٹن نے کہا۔

''یس سر''...... ولیم نے جواب دیا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

''ہاں اب پوچھو کیا پوچھ رہی تھی راستے میں اور وہ بھی ڈرائیور کے سامنے''...... مارٹن نے کہا۔

''میں پوچھ رہی تھی کہ تم صرف پکنک ٹرپ کے لئے یہاں آئے ہو یا ویلس کو تلاش کرنے کا کوئی پلان بھی بنایا ہے''...... لارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے تو اتنے بڑے شہر میں نام کی مدد سے کسی کو ٹریس کرنا بھوسے کے ڈھیر سے سوئی تلاش کرنے سے بھی بڑھ کر ہے لیکن ایک بات میرے ذہن میں ہے کہ ویلس کا تعلق لازماً انڈر ورلڈ سے ہو گا اس لئے اس نے عمران کی مدد کی اور وہ کرنل ہارگ کی فون سیکرٹری ماریا تک پہنچ گئے۔ یہاں سان میں میرے دوست موجود ہیں جو اسے تلاش کرنے میں میری مدد کر سکتے ہیں''۔ مارٹن نے جواب دیا۔

''لیکن ویلس تو عام سا نام ہے اس نام کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں آدمی موجود ہوں گے پھر کیسے طے کیا جائے گا کہ ہمارا مطلوبہ ویلس کون ہے''...... لارا نے کہا۔

''ویلس کی ایک تصویر میری جیب میں ہے''...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تصویر۔ تم نے کہاں سے اور کیسے یہ تصویر حاصل کی''...... لارا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ماریا کی جس کلب میں ویلس سے ملاقات ہوئی تھی وہاں سپیشل روم ویلس نے بک کرایا تھا اور قانون کے مطابق بک کرانے والے کے کاغذات رکھے جاتے ہیں اور واپسی پر وہ کاغذات واپس کر دیئے جاتے ہیں لیکن کلب کے ریکارڈ کے لئے ان کی کاپیاں رکھ لی جاتی ہیں ان کاغذات کی نقول میں نے کلب سے حاصل کی ہیں اور یہ تصویر ان کاغذات پر موجود تھی''...... مارٹن نے جیب سے ایک لفافہ نکالتے ہوئے کہا اور پھر لفافے میں سے ایک تصویر نکال کر اس نے لارا کی طرف بڑھا دی۔ لارا نے اشتیاق آمیز انداز میں تصویر لے کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔

''کاغذات پر تو اس کا پتہ بھی درج ہو گا''...... لارا نے تصویر واپس کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں موجود ہے۔ لیکن میں نے چیک کرایا تو پتہ جعلی نکلا

ہے''...... مارٹن نے جواب دیا۔

''یہ تو واقعی تم نے بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے۔ تمہارا ذہن واقعی کام کرتا ہے''...... لارا نے کہا تو مارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

اگر میرا ذہن واقعی کام کرتا تو کیا میں تم سے شادی کرتا''۔ مارٹن نے کہا تو لارا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تم باتیں بنانے میں ماہر ہو''...... لارا نے ہنستے ہوئے کہا اور مارٹن بھی بے اختیار ہنس پڑا پھر اس نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ ٹون موجود تھی۔ اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔

''فیری کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''آرنلڈ سے بات کرائیں۔ میں مارٹن بول رہا ہوں''۔ مارٹن نے کہا۔

''یس سر ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو۔ آرنلڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''مارٹن بول رہا ہوں مسٹر آرنلڈ۔ آپ سے ملاقات کرنی ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''آجائیں۔ میرے آفس کے دروازے آپ کے لئے ہر وقت

کھلے رہیں گے“...... آرنلڈ نے جواب دیا۔
”تھینکس۔ میں اور لارا آ رہے ہیں“...... مارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ملازم ولیم ہاٹ کافی کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے برتن میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔
”ولیم۔ تمہارے پاس دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ موجود ہے“۔ مارٹن نے ولیم سے پوچھا۔
”نو سر۔ لیکن آپ کو چاہئے تو میں ساتھ ہی موجود مارکیٹ سے لا دیتا ہوں“...... ولیم نے کہا۔
”او کے۔ لے آؤ اور ہاں کار ٹھیک ہے“...... مارٹن نے کہا۔
”یس سر۔ کار ہر لحاظ سے او کے ہے اور فیول ٹینکی بھی فل ہے“...... ولیم نے جواب دیا تو مارٹن نے جیب سے ایک چھوٹی مالیت کا کرنسی نوٹ نکال کر ولیم کو دے دیا اور ولیم مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ مارٹن اور لارا کافی سپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔
”یہ آرنلڈ یہاں کی انڈر ورلڈ کا آدمی ہے“...... لارا نے پوچھا۔
”ہاں۔ یہ سان کی انڈر ورلڈ کے دس بڑوں میں سے ایک ہے“...... مارٹن نے جواب دیا اور لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر جیسے ہی کافی ختم ہوئی اسی لمحے ولیم کمرے میں داخل ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رول شدہ نقشہ مارٹن کے سامنے رکھ دیا۔
”ولیم تم بھی۔ بیٹھ جاؤ اور راستہ تلاش کرنے میں میری مدد

کرو"...... مارٹن نے ولیم سے کہا جو برتن اکٹھے کرنے میں مصروف تھا۔

"یس سر"...... ولیم نے کہا اور پھر وہ مارٹن کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مارٹن نے نقشہ کھول کر میز پر پھیلا دیا۔

"یہ سن شائن کالونی کہاں ہے"...... مارٹن نے کہا تو ولیم نے چند لمحوں تک نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد ایک جگہ انگلی رکھ دی تو مارٹن نے وہاں بال پوائنٹ سے دائرہ ڈال دیا۔

"اب بتاؤ کہ فیری کلب کہاں ہے"...... مارٹن نے کہا تو کافی دیر تک نقشہ دیکھنے کے بعد ولیم نے ایک اور جگہ انگلی رکھ دی تو مارٹن نے اس کے گرد بھی دائرہ ڈال دیا اور پھر اس نے دونوں کے درمیانی راستے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو ولیم"...... مارٹن نے کہا۔

"یس سر"...... ولیم نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی کے خالی برتن اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ مارٹن نے مزید کچھ دیر نقشہ دیکھا اور پھر نقشہ رول کر دیا۔

"آؤ۔ آرنلڈ سے مل لیں تاکہ کام آگے بڑھ سکے"...... مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں گھومتے پھرتے رہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس قبرص پہنچ چکی ہو"...... لارا نے کہا۔

"پہلے شاید ایسا ہو جاتا لیکن اب ماریا نے اس عمران کو جو کچھ

بتایا ہے اس کے بعد ان کا قبرص جانے کا کوئی سکوپ نہیں۔ اب فارمولے کو ٹریس کریں گے کہ وہ کہاں ہے۔ پھر وہ وہیں جائیں گے''...... مارٹن نے کہا۔ وہ دونوں کمرے سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ولیم کے پھاٹک کھولنے پر مارٹن نے کار باہر نکالی اور تیزی سے اسے آگے بڑھاتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے گزرنے کے بعد کار دومنزلہ فیری کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ پارکنگ میں کاریں خاصی تعداد میں موجود تھیں۔ مارٹن اور لارا کار سے نیچے اترے اور پھر کار کو لاک کر کے وہ واپس مڑے اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کا ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ان میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر موجود تھا جس پر دو لڑکیاں اور ایک مرد موجود تھا۔ مرد ویٹرز کو خصوصی سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ ایک لڑکی فون سامنے رکھے بیٹھی تھی اور دوسری کاؤنٹر پر آنے والوں سے گفتگو کر رہی تھی۔ مارٹن اور لارا جب کاؤنٹر پر پہنچے تو ایک لڑکی ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

''یس سر۔ فرمایئے ہم کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مارٹن ہے اور یہ میری بیوی ہے لارا۔ ہماری آرنلڈ سے ملاقات طے ہے''...... مارٹن نے کہا۔

''یس سر۔ آپ کے بارے میں ہمیں پہلے سے ہی احکامات مل چکے ہیں''...... لڑکی نے کہا اور پھر قریب ہی موجود ایک نوجوان کو

جس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

''یس میڈم''...... اس آدمی نے قریب آ کر کہا اس کے سینے پر سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

''معزز مہمانوں کو چیف کے آفس تک چھوڑ آؤ''...... لڑکی نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم۔ آیئے سر''...... سپر وائزر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس کی رہنمائی وہ دونوں دوسری منزل پر موجود آفس تک پہنچ گئے۔ کمرے کا دروازہ اندر سے لاک نہیں تھا اس لئے مارٹن نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ مارٹن اندر داخل ہوا اس کے پیچھے لارا بھی اندر آ گئی۔ کمرہ خاصا بڑا اور بہترین آفس فرنیچر سے مزین کیا گیا تھا۔ میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ ورزشی جسم کا مالک تھا۔

''میرا نام مارٹن ہے اور یہ میری وائف ہے لارا''...... مارٹن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''خوش آمدید''...... آرنلڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مارٹن اور لارا دونوں سے اس نے پر جوش مصافحہ کیا اور پھر وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مارٹن اور لارا سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ آرنلڈ نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبایا اور کسی کو شراب لانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''آپ کا نام تو بہت مشہور ہے اس لئے آپ سے ملاقات کا مجھے بے حد شوق تھا۔ آپ تو ہمارے ہیرو ہیں اور اس طرح میڈم لارا کا نام بھی وسیع حلقوں میں انتہائی عزت سے لیا جاتا ہے''۔ آرنلڈ نے کہا تو مارٹن اور لارا دونوں نے تھینکس کہا۔ کچھ دیر بعد ایک نوجوان ٹرے میں شراب کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

''ہاں تو اب بتائیں آپ کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے''۔ آرنلڈ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں جس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ بھی دیا جائے گا''...... مارٹن نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

''کون آدمی ہے۔ اور کتنا معاوضہ دو گے''...... آرنلڈ نے کہا تو مارٹن نے جیب سے تصویر نکال کر آرنلڈ کے سامنے رکھ دی۔

''یہ آدمی ہے اور معاوضہ تم خود بتا دو''...... مارٹن نے کہا تو آرنلڈ تصویر اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''چہرہ تو دیکھا بھالا لگتا ہے لیکن اس سے ملاقات کبھی نہیں ہوئی۔ سنو یہاں سان میں ایک آدمی ہے جو سب سے زیادہ معلومات رکھتا ہے اس لئے اسے انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔ البتہ اسے بیس پچیس ہزار ڈالر دینے ہوں گے اور مجھے تم علیحدہ سے ایک

لاکھ ڈالر دو گے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"مجھے منظور ہے لیکن معلومات درست ہوں۔ ایسا نہ ہوا تو تم جانتے ہو کہ انجام کیا نکل سکتا ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پچیس سالوں سے انڈر ورلڈ میں ہوں"...... آرنلڈ نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے بڑے مالیت کے کرنسی نوٹوں کا ایک بنڈل نکالا اور پھر اس نے بیس ہزار ڈالر کے کرنسی نوٹ علیحدہ کر کے آرنلڈ کے سامنے رکھ دیئے۔

"یہ اس انسائیکلوپیڈیا کی فیس"...... مارٹن نے کہا اور پھر نوٹوں کا ایک اور بنڈل نکال کر اس نے آرنلڈ کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ ایک لاکھ ڈالر تمہاری فیس"...... مارٹن نے کہا۔

"آپ کا شکریہ"...... آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر اپنے اور دوسرے آدمی کا معاوضہ اٹھا کر اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"مارتھر کو تلاش کرو۔ وہ جہاں بھی ہو اسے اپنے ساتھ لے کر میرے آفس آ جاؤ"...... آرنلڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اور شراب منگواؤں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"نہیں شکریہ"...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم اس آدمی کو کیوں تلاش کر رہے ہو۔ کیا کیا ہے اس نے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"وہ قبرص میں ایک بڑا جرم کر کے فرار ہو گیا ہے اور ہم نے اسے گرفتار کرنا ہے"...... مارٹن نے کہا اور آرنلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے عام لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اس نے آرنلڈ کو سلام کیا۔

"آؤ۔ مارتھر بیٹھو"...... آرنلڈ نے کہا تو مارتھر، مارٹن اور لارا کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ تمہیں رقم کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں نے تمہارے لئے بیس ہزار ڈالر کا بندوبست کر لیا ہے۔ تم نے ایک آدمی کے بارے میں معلومات مہیا کرنی ہیں لیکن سو فیصد سچ بولنا ہو گا اگر بعد میں تمہاری دی ہوئی معلومات غلط ثابت ہوئیں تو پھر تمہیں ہی نہیں تمہارے پورے خاندان کو اڑا دیا جائے گا۔ اگر معلومات نہ ہوں تو معذرت کر لینا لیکن جھوٹ مت بولنا"...... آرنلڈ نے کہا۔

"میں ویسے بھی صاف گو آدمی ہوں آپ جانتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں میں جھوٹ نہیں بولوں گا"...... مارتھر نے کہا تو آرنلڈ نے دراز سے بیس ہزار ڈالر نکال کر اپنے سامنے رکھ لئے۔

"یہ بیس ہزار ڈالر ہیں جو تمہارے ہو سکتے ہیں"...... آرنلڈ نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی تصویر اٹھا کر اس نے مارتھر کے سامنے رکھ دی۔

''اس آدمی کے بارے میں معلومات چاہئے''...... آرنلڈ نے کہا۔

''اس آدمی کا نام ویلس ہے''...... مارتھر نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ''...... آرنلڈ نے کہا۔

''یہ انڈر ورلڈ کا خاصا معروف آدمی ہے لیکن یہ ایکسپورٹ امپورٹ کا بزنس بھی کرتا ہے اور اسی بزنس کی آڑ میں یہ سب کام کرتا ہے۔ میں نے تو یہاں تک بھی سنا ہے کہ ویلس کسی ایشیائی ملک کا ایجنٹ بھی ہے''...... مارتھر نے کہا۔

''کس ملک کا''...... مارٹن نے چونک کر کہا۔

''میں نے صرف سنا ہے کنفرم نہیں ہوں۔ وہ ایشیائی ملک پاکیشیا کا ایجنٹ ہے''...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ کہاں مل سکتا ہے۔ کوئی ایسی جگہ جہاں اس سے ملاقات ہو سکے''...... مارٹن نے کہا۔

''میں معلوم کرتا ہوں کہ اس وقت وہ کہاں ہے''...... مارتھر نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر نمبرز پریس کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے کال او کے کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو مارتھر بول رہا ہوں''...... مارتھر نے کہا۔

''سنو ڈیوڈ تم ایک ہزار ڈالر کمانا چاہتے ہو یا نہیں''...... مارتھر نے کہا۔دوسری طرف سے آنے والی آواز لاؤڈر آن نہ ہونے کی وجہ سے صرف مارتھر کو ہی سنائی دے رہی تھی۔

'' تو پھر ایک کام کرو۔ مجھے ویلس کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے''...... مارتھر نے کہا۔

''ارے وہ ویلس جسے سب ویلس کرنٹ کہتے ہیں''...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی بات سننے کے بعد دوبارہ مارتھر نے کہا۔

''او کے۔ میں انتظار کر رہا ہوں''...... مارتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیل فون آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

''وہ ابھی دس منٹ میں معلوم کر کے فون کرے گا''...... مارتھر نے کہا اور آرنلڈ اور مارٹن دونوں نے اثبات میں سرہلا دیا۔تقریباً پندرہ منٹ بعد مارتھر کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''اس کا لاؤڈر آن کر دینا''...... آرنلڈ نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ مارتھر بول رہا ہوں''...... مارتھر نے کہا۔

''ڈیوڈ بول رہا ہوں مسٹر مارتھر۔ میں نے ویلس کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن میں پانچ ہزار ڈالرز لوں گا اور وہ بھی پہلے کیش''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم فیری کلب میں چیف آرنلڈ کے آفس میں آ جاؤ''...... مارتھر نے کہا اور فون آف کر کے اسے واپس جیب میں

ڈال لیا۔

''پانچ ہزار ڈالرز اسے بھی دینے پڑیں گے''...... مارتھر نے مارٹن اور لارا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر معلومات درست ہیں تو دے دوں گا''...... مارٹن نے کہا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی پھر دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا اور گھوڑے جیسے چہرے کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔

''آؤ ڈیوڈ۔ بیٹھو''...... مارتھر نے کہا تو آنے والا مارتھر کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''معلومات ہیں یا نہیں''...... مارتھر نے کہا۔

''میں نے معلوم کرلیا ہے۔ لیکن پانچ ہزار ڈالرز دو پھر بتاؤں گا''...... ڈیوڈ نے کہا تو مارتھر نے مارٹن کی طرف دیکھا تو مارٹن نے جیب سے نوٹوں کا بنڈل نکالا اور اس سے پانچ ہزار ڈالر علیحدہ کر کے اس نے آرنلڈ کے سامنے رکھ دیئے۔ آرنلڈ نے یہ نوٹ اٹھا کر مارتھر کے سامنے رکھے اور مارتھر نے اٹھا کر ڈیوڈ کو دے دیئے۔ اس نے جلدی سے انہیں گنا اور پھر تیزی سے اپنی جیب میں ڈال لئے۔

''سر۔ ویلس اس وقت ریڈ زون کلب میں موجود ہے''...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... مارٹن نے پوچھا۔

”ریڈ زون کلب کی عقبی طرف ایک چھوٹی سی رہائش کالونی بنی ہوئی ہے۔ وہاں زیادہ سے زیادہ بیس گھر ہوں گے۔ وہاں ویلس نے ایک کوٹھی خریدی ہوئی ہے اور وہ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے۔ کوٹھی کا نمبر الیون ہے“...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ شادی شدہ ہے“...... مارٹن نے پوچھا۔

”نہیں جناب۔ ابھی تک وہ اکیلا ہے“...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔اچھا مسٹر آرنلڈ اب ہمیں اجازت دیں“......مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”او کے“...... آرنلڈ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو باقی سب لوگ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد مارٹن اور لارا کار میں سوار کلب سے باہر آ چکے تھے۔

”کیا اب ریڈزون کلب جانا ہے“...... لارا نے کہا۔

”ہم نے اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس کے لئے اسے اغوا کر کے اپنی رہائش گاہ پر لے جانا پڑے گا تاکہ اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہو سکے“...... مارٹن نے کہا اور لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم اس کی رہائش گاہ سے اسے اغوا کرنا چاہتے ہو“...... لارا نے کہا۔

”ہاں وہاں یہ کام خاموشی سے ہو سکتا ہے۔ پہلے ہم اندر گیس

فائر کریں گے۔ ویلس کے ساتھ وہاں اگر کوئی چوکیدار یا ملازم ہے تو وہ بھی بے ہوش ہو جائے گا اور پھر اس ویلس کو کار میں ڈال کر اپنی رہائش گاہ پر لے آئیں گے۔ وہاں ایک تہہ خانہ بھی موجود ہے اسے استعمال کریں گے"..... مارٹن نے تفصیل سے لارا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو کلب میں ہے نجانے کب رہائش گاہ پر آئے ہم کب تک اس کا انتظار کرتے رہیں گے"..... لارا نے کہا۔

"انتظار تو کرنا پڑے گا"..... مارٹن نے کہا تو لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ریڈ زون کلب پہنچ گئے لیکن مارٹن نے کار کلب کے گیٹ کی طرف موڑنے کی بجائے آگے بڑھا دی اور آگے کراسنگ روڈ پر جا کر اس نے کار کو بائیں ہاتھ پر موڑ دیا۔ یہ چھوٹی سڑک تھی اور اس پر کوئی ٹریفک نہ تھی۔ سڑک آگے جا کر ایک رہائشی کالونی پر ختم ہو جاتی تھی۔ مارٹن اور لارا سمجھ گئے کہ یہی وہ رہائشی کالونی ہے جس میں ویلس رہتا ہے اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ کوٹھی نمبر الیون تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ کوٹھی کا رقبہ تو کم تھا لیکن اس کا طرز تعمیر بے حد خوبصورت تھا۔ مارٹن نے وہاں کار روکی نہیں بلکہ آگے جا کر اس نے راؤنڈ ٹرن پر کار کو واپس موڑ لیا تھا اور ایک بار پھر اس کوٹھی کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔ اچانک مارٹن نے کار دو کوٹھیوں کے درمیان چھوٹی سی سڑک پر موڑ دی اور اسے

آگے لے جا کر وہ اسے ویلس کی کوٹھی کی عقبی طرف لے گیا۔ یہ جگہ آگے سے بند تھی اور ایک طرف کوڑے کے دو بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ یہ کچرا اکٹھا کرنے کی جگہ تھی۔ وہاں کی صورت حال سے معلوم ہو رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے وہاں سے کچرا اٹھا لیا گیا ہے۔ مارٹن نے کار سائیڈ پر روک دی تاکہ اس درمیانی سڑک سے گزرنے والوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔

''کیا کر رہے ہو۔ کیوں روک دی ہے کار یہاں۔ یہاں تیز بدبو پھیلی ہوئی ہے اور میں یہ بدبو برداشت نہیں کر سکتی''...... لارا نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے بیگ سے رومال نکال کر ناک پر رکھ لیا تھا۔

''ہمیں اس طرف سے اندر جانا ہوگا''...... مارٹن نے کہا۔

''پھر وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے پلان پر تو عمل نہیں ہو سکے گا اور نجانے اندر کتنے ملازم ہوں''۔ لارا نے کہا۔

''تو پھر اپنے پلان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ گیس ابھی فائر کر دیتے ہیں اس سے اندر موجود ہر فرد کئی گھنٹے بے ہوش رہے گا۔ پھر جب ویلس کی کار اندر داخل ہو تو اس پر علیحدہ گیس فائر کر دیں گے''...... مارٹن نے کہا۔

''کیا ہو گیا ہے تمہیں مارٹن۔ جب سب ملازم بے ہوش پڑے ہوں گے تو پھاٹک کون کھولے گا اور جب پھاٹک نہ کھلا تو ویلس کیا سوچے گا۔ ویسے بھی وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے

اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اتنا احمق تو نہیں ہو گا کہ کسی احمق کو اپنا ایجنٹ بنا لے''...... لارا نے کہا۔

''تو پھر تم بتاؤ اور کیا کریں''...... مارٹن نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہم نے اس کا گھر بھی دیکھ لیا ہے اور اس کی عقبی سائیڈ بھی۔ اب ہم جا کر ریڈ زون کلب میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ویلس کی تصویر ہم نے دیکھ لی ہے ہم اسے آسانی سے پہچان لیں گے۔ جب وہ واپس گھر جانے کے لئے کلب سے نکلے گا تو ہم بھی اس کے پیچھے باہر آ جائیں گے۔ پھر جب ویلس اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جائے تو ہم عقبی طرف سے اندر گیس فائر کر دیں گے اور عقبی طرف سے کود کر پھاٹک کھول دیں گے اور کار اندر لے جا کر بے ہوش ویلس کو کار میں ڈال کر اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں گے اور وہاں اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر لی جائے گی''...... لارا نے تفصیلی پلان بتاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ موجودہ حالات میں یہ اچھا پلان ہے تو پھر آؤ چلیں۔ یہاں بیٹھ کر وقت گزارنے کی بجائے کلب میں بیٹھ کر گزاریں''...... مارٹن نے کہا تو لارا کا چہرہ کھل اٹھا اور پھر ویسا ہی ہوا جیسا لارا نے پلان بنایا تھا۔ رات کو بارہ بجے ویلس کلب سے نکل کر واپس گھر آیا۔ مارٹن اور لارا اس کے تعاقب میں تھے لیکن وہ اتنے فاصلے پر تھے کہ ویلس کو ان کی کار نظر ہی نہ آ رہی تھی

اور جب مارٹن اور لارا کی کار ویلس کی رہائش گاہ پر پہنچی تو ویلس کی کار گیٹ سے کے اندر جا چکی تھی‘‘...... مارٹن نے کار کچھ فاصلے پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں موڑ دی۔ یہاں اس وقت دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ مارٹن نے کار روکی اور لارا کار سے نیچے اتر گئی تو مارٹن نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے بے ہوش کر دینے والا گیس پسٹل اٹھا کر جیب میں رکھا اور سائیڈ سیٹ بند کر دی۔

’’کیا یہ پسٹل یہاں پہلے سے موجود تھا یا تم نے رکھا تھا۔ میں سمجھی تھی کہ یہ پسٹل پہلے سے ہی تمہاری جیب میں ہو گا‘‘...... لارا نے کہا۔

’’جس پراپرٹی ڈیلر سے میں نے کوٹھی حاصل کی ہے اس کے ساتھ یہی طے ہوا تھا کہ وہ وہاں ایک کار بھی مہیا کرے گا اور اسلحہ بھی۔ ضروری اسلحے کی لسٹ میں نے اسے لکھوا دی تھی۔ اس نے یہ اسلحہ کار میں ہی رکھوا دیا تھا۔ تم جب تیار ہو رہی تھی تو میں نے اسلحہ چیک کر لیا تھا‘‘...... مارٹن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’آؤ‘‘...... مارٹن نے کار لاک کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں سڑک کراس کر کے اس درمیانی سڑک پر چلنے لگے۔ جو دونوں سائیڈ کی کوٹھیوں کے درمیان تھی۔ سڑک پر ان کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا کیونکہ رات آدھی سے زیادہ ہو چکی تھی۔

مارٹن نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور ویلس کی کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اس نے پسٹل کا رخ کوٹھی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول پسٹل کی نال سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا دیوار کے اوپر دوسری طرف جا گرا۔ مارٹن نے دو مزید کیپسول اندر فائر کئے اور پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ مارٹن اور لارا تقریباً پانچ منٹ تک دانستہ وہاں رکے رہے تاکہ کوٹھی کے اندر موجود گیس کے اثرات پوری طرح ختم ہو جائیں۔ پھر وہاں موجود ڈرم کے ذریعے وہ دونوں کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ وہاں بھی انہوں نے رک کر چند منٹ انتظار کیا پھر وہ عمارت کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں نے پوری عمارت گھوم لی۔ ایک کمرے میں کرسی پر ڈھیلے انداز میں لڑھکا ہوا ویلس انہیں نظر آ گیا۔ اس کے سامنے میز پر شراب کی بوتل موجود تھی۔ اس کے علاوہ کوٹھی میں تین ملازم موجود تھے۔

''تم جاؤ کار لے آؤ میں یہیں رکوں گی''...... لارا نے کہا۔

'محتاط رہنا''...... مارٹن نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ لارا سامنے ہی پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار کی آواز سنی تو وہ اٹھ کر دروازے پر آ گئی۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور ان کی کار اندر آ رہی تھی۔ اندر آ کر مارٹن نے کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے پھاٹک بند کر دیا۔ پھر کار کو لے جا کر اس نے کمرے کے سامنے برآمدے کے ساتھ روک دیا اور خود اتر کر

کمرے کی طرف آنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارٹن ویلس کو کاندھے پر لادے نمودار ہوا تو لارا نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بے ہوش ویلس کو دونوں سیٹوں کے درمیان نہ صرف ڈال دیا گیا بلکہ کار میں موجود ایک کپڑے سے اسے اس طرح ڈھانپ دیا گیا کہ عمومی نظروں سے دیکھنے والوں کو شک نہ گزرے۔

''یہاں کی تلاشی تو لے لیتے۔ شاید کوئی کام کی چیز ہی مل جاتی''...... لارا نے کہا۔

''یہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے''...... مارٹن نے کار کا عقبی دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ لارا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ مارٹن نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار بیک کر کے وہ کافی پیچھے لے آیا اور پھر اس نے کار کا رخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ پھاٹک سے کچھ پیچھے اسے روکا اور کار سے نیچے اتر کر اس نے پھاٹک کھول دیا اور واپس جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار کوٹھی سے باہر نکال کر بائیں طرف کر کے اسے روکا اور ایک بار پھر کار سے نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور بڑا پھاٹک اندر سے لاک کر کے وہ چھوٹے پھاٹک سے باہر آ گیا۔ اسے باہر سے بند کر دیا اور دوبارہ جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے کار تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ مارٹن اور لارا کے چہرے پر اطمینان اور فتح کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی بسان میں موجود اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران میز پر پھیلے ہوئے نقشے کو چیک کر کے ساتھ موجود سفید کاغذ پر کوئی پیچیدہ سے حساب لکھ اور کر رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ریاضی کا کوئی پیچیدہ سوال حل کر رہا ہو۔ تقریباً آدھے سے زیادہ کاغذ پر ہندسے ہی ہندسے لکھے گئے تھے۔ ایسے ہی سامنے موجود نقشے پر نشانات کی حالت تھی۔ سب کافی دیر سے خاموش بیٹھے عمران کو دیکھ رہے تھے۔ اسے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اس کام کو کرتے ہوئے۔ عمران نے انہیں کام شروع کرنے سے پہلے بتا دیا تھا کہ وہ فون نمبر کے ذریعے ریڈوولف کے سپر ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائے گا۔ اسی طرح وہ دوسرے فون نمبر کے ذریعے وہ جگہ تلاش کرے گا جہاں ڈاکٹر جوزف موجود ہے کیونکہ فارمولا ڈاکٹر جوزف کے پاس ہے۔ اب انہیں فامولا واپس حاصل کرنا ہے کیونکہ ڈاکٹر اعظم کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سب ہی

سمجھتے تھے کہ عمران اپنے کام میں کامیاب نہیں ہو رہا لیکن وہ سب اس لئے خاموش تھے کہ وہ عمران کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے۔ آخر کافی دیر بعد عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بال پوائنٹ میز پر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

''کیا ہوا عمران''...... جولیا نے عمران کو بال پوائنٹ رکھتے دیکھ کر فوراً پوچھا۔

''ناکامی۔ یہ اسرائیلی سیٹلائٹ ہے اور اس میں شاید کوئی خصوصی انتظام کیا گیا ہے کہ کسی کو اس کی کالنگ کپیسٹی معلوم نہ ہو سکے اس کپیسٹی کے بغیر کام آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں نے چند خصوصی فارمولے استعمال کر کے بھی چیک کیا ہے لیکن کامیابی نہیں ہوسکی۔ نہ ہی فون نمبر کے ذریعے کرنل ہارگ کا ہیڈکوارٹر ٹریس ہو سکا ہے اور نہ ہی ڈاکٹر جوزف کے بارے میں معلوم ہو سکا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اب ہمیں سرائیل جا کر اس کرنل ہارگ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں گی اور کرنل ہارگ کے ذریعے ہم ڈاکٹر جوزف تک پہنچیں گے اور اس سے فارمولا حاصل کر کے واپس چلے جائیں گے۔ ڈاکٹر اعظم تو اب اس دنیا میں نہیں رہا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ایک دو روز مزید یہاں بے کار بیٹھنا

پڑے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک دو روز بے کار بیٹھنا پڑے گا۔ کیا مطلب ۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اب اسرائیل کے لئے نئے کاغذات تیار ہوں گے اور ہمیں نئے میک اپ کرنے ہوں گے اور اسرائیل ایسا ملک ہے کہ وہاں ویزا دینے اور آنے والوں کی چیکنگ بے حد سخت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ سارا کام ویلس کرے گا۔ وہ یہاں تمہارے چیف کا ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اسرائیل پہنچ کر کیا آپ اخبار میں اشتہار دیں گے کرنل ہارگ کو ٹریس کرنے کے لئے"...... صفدر نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل میں ایک ایک قدم پھونک کر رکھنا پڑے گا۔ وہاں یوں سمجھیں ہر اجنبی آدمی پر ایک نگران مقرر ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو تم مایوس ہو رہے ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"میرا مطلب ہے کہ جب تک آپ کرنل ہارگ اور اس کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس نہ کر لیں ہم یہاں رہتے ہیں وہاں بھی تو بے کار بیٹھے رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

''ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ساری ٹیم کی بجائے میں اور صالحہ چلے جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''صالحہ کا انتخاب کیوں کیا ہے تم نے''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''آپ جولیا کو لے جائیں وہ آپ کے ساتھ سجتی ہیں''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صالحہ میری چھوٹی بہن ہے اور وہ اپنے بڑے بھائی سے محبت کرتی ہے۔ جب کہ تمہارے پاس سوائے مجھے ڈانٹنے کے اور کوئی بات ہی نہیں اور ہم دونوں بہن بھائی گپیں مارتے ہوئے اسرائیل پہنچ جائیں گے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ آپ مس جولیا کو ساتھ لے جائیں''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم چاہتے ہو کہ صالحہ یہیں رہے۔ چلو تم دونوں کو بھیج دیتے ہیں اور ہم سب یہاں بیٹھ کر تمہاری زندگی اور عافیت کے لئے دعائیں مانگتے رہیں گے''...... عمران نے کہا۔

سنو اس بات پر اتنی طویل بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف نے اگر مشن پر پوری ٹیم بھیجی ہے تو تم اسے بانٹ نہیں سکتے۔ جو ایکشن بھی ہو گا پوری ٹیم اس میں شامل رہے گی''...... جولیا نے اس طرح کہا جیسے الفاظ چبا چبا کر بات کر رہی ہو۔

”عمران صاحب۔ آپ بنیادی معلومات تو حاصل کریں۔ ایکشن ہو گا تو سب مل کر کریں گے“...... صفدر نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں نے سوچا تھا کہ فون نمبرز سے کرنل ہارگ اور ڈاکٹر جوزف دونوں کی لوکیشن ٹریس کر لوں گا لیکن اس معاملے میں مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے لیکن اب بہرحال انہیں ٹریس تو کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں کوئی متبادل راستہ بھی تو ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ بے شمار متبادل راستے ہوتے ہیں انسان کے سامنے بشرطیکہ وہ ایک ناکامی کے بعد مفلوج اور بے بس ہو کر بیٹھ نہ جائے۔ بار بار کوشش اور ہمت انسان کو بہرحال کامیابی تک پہنچا ہی دیتی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں۔ پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے“...... اس بار صفدر نے کہا۔

”فلسطینی گروپس اسرائیل میں خفیہ طور پر موجود ہیں۔ بظاہر یہ عام اسرائیلیوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اسرائیل کے خلاف ایسی فلسطینی تنظیموں کے لئے کام کرتے ہیں جو آزاد فلسطین کے لئے کام کر رہی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”آپ کے بھی ان سے رابطے ہیں“...... اس بار صالحہ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فیلڈ میں رہ کر کام کرنا پڑے تو ایسے رابطے رکھنے پڑتے ہیں"...... عمران نے کہا اور سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح سنائی دینے لگی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سان سے قبرص کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"کامن ٹریڈرز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سان سے پرنس بول رہا ہوں۔ ابو سلام سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

"ہیلو۔ ابو سلام صاحب جس نمبر پر موجود ہیں وہ نوٹ کر لیں"۔ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی اور ایک نمبر بتا دیا

گیا۔

''سوری۔ اس نمبر پر میں پہلے ہی ٹرائی کر چکا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہاں موجود سب سمجھ گئے کہ یہ ساری بات چیت کوڈ ہے۔

''آپ دوبارہ ٹرائی کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''دو بار تو ٹرائی کر چکا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو۔ ابو سلام بول رہا ہوں۔ پرنس آپ کیسے ہیں۔ بڑے طویل بعد آپ سے بات ہو رہی ہے''...... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا بے تکلفانہ تھا۔

''آپ کیسے ہیں۔ کام کیسا جا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں بھی ٹھیک ہوں اور کامن ٹریڈرز بھی ترقی کر رہا ہے۔ آپ نے کیسے فون کیا ہے میرے لائق کوئی کام''...... ابو سلام نے کہا۔

''میں نے اپنے ایک ذاتی کام کے لئے کرنل ہارگ سے ملنا ہے جو ریڈ وولف کا سپر چیف ہے۔ ان کا ایڈریس مجھے چاہئے''۔ عمران نے کہا۔

''ریڈ وولف کا سپر چیف یہاں کیسے آ گیا۔ اس تنظیم کا ہیڈکوارٹر تو قبرص میں ہے''...... ابو سلام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہاں صرف چیف بیٹھتا ہے۔ سپر چیف جس کا نام کرنل ہارگ ہے اس کا آفس اسرائیل میں ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''مجھے معلوم نہیں ہے البتہ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ مجھے ایک

دو روز کا وقت دیں"...... ابو سلام نے کہا۔

"ایک دو روز۔ اوہ نہیں اتنا وقت نہیں ہوتا ہمارے پاس۔ ہم آپ کو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری پرنس۔ اس وقت اتنی جلدی کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ آج یہاں ایک مذہبی تہوار کی وجہ سے تعطیل ہے اور میرے تمام آدمی رخصت پر ہیں"...... ابو سلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ اللہ حافظ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب کوئی اور راستہ تلاش کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔

"عمران صاحب۔ ولیس کو معلوم ہوگا۔ وہ اسرائیل آتا جاتا رہتا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ اس سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر کی وجہ سے گھنٹی کی آواز سننے والے اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا

کر ٹون آنے پر ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔ اس بار بھی دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرے خیال میں وہاں کوئی گڑبڑ ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"صالحہ اور تم یہاں رہو۔ میں، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر، ویلس کی رہائش گاہ پر جا کر چیک کرتے ہیں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ وہاں موجود کار میں سوار ہو کر رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔

"آپ کو کس قسم کا شک پڑا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"شک کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"صفدر کا مطلب تھا کہ رسیور نہ اٹھانے کی کوئی اور وجہ بھی تو ہو سکتی ہے۔ شاید وہ سو گیا ہو اور فون اس نے سائیلنٹ پر لگا رکھا ہو"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ ایسا کم از کم اس وقت تک تو نہیں کر سکتا جب تک ہم یہاں موجود ہیں۔ رابطے کی ضرورت کسی بھی وقت پڑ سکتی ہے اور

اگر اس نے واقعی ایسا کیا ہے تو پھر مجھے چیف کو اس کی رپورٹ دینی پڑے گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا آپ پہلے ویلس کی رہائش گاہ پر جا چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایک بار جا چکا ہوں۔ کسی کو سیکرٹ فون کرنا تھا اس لئے وہاں جانا پڑا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ویلس کی رہائش گاہ کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران کار روکتے ہی بے اختیار چونک پڑا اور تیزی سے کار سے نیچے اتر آیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کو چونک کر کار سے اترتے دیکھ کر خود بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"گڑ بڑ۔ چھوٹا گیٹ باہر سے بند ہے"...... عمران نے کہا اور چھوٹے گیٹ کی طرف لپکا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے آ گئے۔ عمران نے باہر سے لگا ہوا کنڈا کھولا اور اندر سر کر کے جھانکا اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا وہ اندر داخل ہو گیا۔ اسے وہاں سے کچھ دور دو بے ہوش پڑے افراد نظر آئے تھے۔ دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں ویسے کی ویسے ہی موجود تھیں۔ عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ وہ سب کے سب بڑے چوکنا نظر آ رہے تھے۔ پورچ میں ویلس کی کار بھی موجود تھی۔

تھوڑی دیر بعد کوٹھی کا مکمل جائزہ لینے کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے جس سے تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے البتہ ویلس وہاں موجود نہ تھا۔

"ویلس کو بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے لیکن ایسا کرنے والے کون ہو سکتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ریڈ وولف کے ہی لوگ ہو سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن قبرص میں موجود ریڈ وولف کے چیف کو خود اس کے اسسٹنٹ نے ہلاک کر دیا تھا۔ وہ اب اتنا تیز تو نہیں ہو سکتا کہ سان پہنچ کر ایسی کارروائی کرے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ویلس کو اس لئے اغوا کیا گیا ہو تاکہ اس سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنی رہائش گاہ چھوڑنی پڑے گی"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت چونک کر وہ آگے بڑھا اور اس نے دروازے کے ساتھ فرش پر گرے ہوئے ایک کارڈ کو اٹھا لیا۔ کارڈ کسی مارٹن کا تھا لیکن کارڈ پر اسرائیل کا ایڈریس درج تھا۔

"مارٹن اسرائیل سے آیا ہے یہاں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ کس کا کارڈ ہے''...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''اسرائیل میں رہنے والے کسی مارٹن کا کارڈ پڑا ہے یہاں لیکن یہ کون ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس پر فون نمبر موجود ہے۔ وہاں فون کر لیں۔ معلوم ہو جائے گا کہ یہ مارٹن کون ہے''...... صفدر نے کارڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ اسی سیٹلائٹ ٹائپ کا فون نمبر ہے جس سیٹلائٹ کے نمبر ڈاکٹر جوزف اور کرنل ہارگ کے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ ویلس کو ریڈ وولف کے ایجنٹوں نے ہی اغوا کیا ہے۔ یہ مارٹن یقیناً ریڈ وولف کا ہی ایجنٹ ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ آپ کو اور ہمیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران، صفدر اور تنویر تینوں چونک پڑے۔

''یہ کیسے اندازہ لگایا تم نے''...... عمران نے کہا۔

''ویلس، ایکسٹو کا ایجنٹ ہے اور سان میں ہے۔ آپ کے بارے میں انہیں معلومات مل گئی ہوں گی کہ آپ اور ہم قبرص کی بجائے سان میں موجود ہیں اور انہیں یقیناً ویلس سے ہمارے تعلق کا بھی پتہ چل گیا ہوگا چنانچہ انہوں نے ویلس کی رہائش گاہ ٹریس کی

اور یہاں ریڈ کر کے وہ سب کو بے ہوش کر کے ویلس کو لے اڑے۔ اب وہ اس سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہوں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں فوراً واپس رہائش گاہ جانا ہو گا کیونکہ ویلس نے انہیں وہیں کا پتہ دینا ہے اور وہاں صرف صالحہ اور جولیا موجود ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آئیں واپس چلیں“...... صفدر نے کہا تو وہ سب واپس گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

جس طرح گہرے تاریک بادلوں میں بجلی کی لہر دوڑتی ہے اسی طرح ویلس کے تاریک ذہن میں روشنی کی لہریں دوڑنے لگی تھیں۔ پھر روشنی کی مقدار تیزی سے بڑھتی چلی گئی اور جیسے ہی اس کا شعور جاگا تو اس نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا کیونکہ وہ کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے دو کرسیوں پر ایک عورت اور ایک مرد موجود تھے۔ دونوں کی نظریں ویلس پر جمی ہوئی تھیں۔

''تمہارا نام ویلس ہے اورتم پاکیشیا کے یہاں سان میں ایجنٹ ہو''...... اس مرد نے کہا۔

''تم کون ہو اور میں کہاں ہوں''...... ویلس نے کہا لیکن اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل گانٹھ کھولنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھیں لیکن ابھی تک وہ کامیاب نہ ہوسکتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی گانٹھ تلاش کر کے اسے کھول بھی

لے گا۔ اس نے باقاعدہ اس کی ٹریننگ لی ہوئی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے اسے ایکریمیا میں خصوصی ٹریننگ دلائی تھی۔ اس کے بعد ہی سان اور اس کے اردگرد کے علاقوں کے لئے اسے اپنا ایجنٹ بنایا تھا۔ اسے ایجنٹ بنے ڈیڑھ سال ہو گیا تھا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے کا موقع اسے پہلی بار ملا تھا۔

''میرا نام مارٹن ہے اور یہ میری بیوی لارا ہے۔ ہم دونوں کا تعلق ریڈ وولف سے ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہاں کام کر رہے ہو جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چھ افراد کا گروپ یہاں سان میں موجود ہے۔ اس گروپ کا لیڈر عمران ہے اور ہم تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اس لئے اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں تاکہ تم سے معلوم کر سکیں کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کس رہائش گاہ پر موجود ہیں لیکن یہ سن لو کہ تمہیں اپنی بات کنفرم بھی کرنی ہو گی''...... مارٹن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میرا کسی سیکرٹ سروس سے کیا تعلق اور پھر پاکیشیا کا تو نام ہی میں آپ سے پہلی بار سن رہا ہوں۔ میں تو ایک بزنس مین ہوں آپ کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے''...... ولیس نے کہا تو مارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

''گڈ۔ تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو لیکن یہ

سن لو کہ میں اس معاملے میں بے حد سفاک واقع ہوا ہوں۔ اب اگر تم نے بتانے سے انکار کیا تو خنجر کی نوک سے تمہاری ایک آنکھ نکال دوں گا اور پھر بھی تم نے نہ بتایا تو تمہارے دونوں کان جڑ سے کٹ جائیں گے پھر بھی نہ بتانے پر تمہاری ناک اور پھر دوسری آنکھ اور ساتھ ہی دل میں گولیاں اتر جائیں گی لیکن اگر تم نے درست بتا دیا تو میں حلف دیتا ہوں کہ تمہیں صحیح سلامت اور زندہ چھوڑ دیا جائے گا"...... مارٹن نے کہا۔

"تم میری بات پر یقین کرو میں نے جھوٹ نہیں بولا"۔ ویلس نے کہا۔ اس نے مختصر بات اس لئے کی تھی کیونکہ وہ گانٹھ ٹریس کر کے اسے کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا لیکن اس نے حرکت نہ کی تھی کیونکہ جس انداز میں اسے باندھا گیا تھا اگر وہ ایک جھٹکے سے اٹھتا تو رسیاں خودبخود کھل کر نیچے گر جاتی تھیں۔

"تم احمق ہو۔ خواہ مخواہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہو۔ اب تمہاری آنکھ نکالنی ہی پڑے گی"...... مارٹن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے اپنی آنکھ بچا لو"...... ویلس کے قریب جا کر مارٹن نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر موجود تھا۔

"اوکے۔ مجھے سوچنے دو"...... ویلس نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا تو سامنے موجود مارٹن کا تنا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا لیکن

دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اٹھا اور کرسی پر بیٹھی ہوئی لارا پر ایک دھماکے سے جا گرا اور کمرہ ان دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مارٹن کے ہاتھ میں جو خنجر تھا وہ بھی اس کے ہاتھ ہی نکل کر دور جا گرا تھا۔ ویلس یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھا تھا اور اس سے پہلے کہ مارٹن سنبھلتا ویلس نے دونوں ہاتھوں سے مارٹن کو اس طرح اٹھا کر کرسی پر بیٹھی ہوئی لارا پر اچھال دیا تھا کہ مارٹن اور لارا دونوں سنبھل ہی نہ سکے تھے اور چیختے ہوئے فرش پر جا گرے تھے۔ لارا تو کرسی پر پھنس کر رہ گئی تھی اس لئے اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے مارٹن ایک بار پھر اڑ کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ ادھر ویلس نے چھلانگ لگائی اور عین اسی لمحے لارا بھی اٹھنے میں کامیاب ہو گئی لیکن جیسے ہی وہ اٹھی ویلس نے اسے بھی مارٹن کی طرح ہوا میں اس انداز میں اچھال دیا کہ وہ تیزی سے اڑتی ہوئی سیدھی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے مارٹن سے ایک بار پھر جا ٹکرائی اور دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے ویلس کو زمین پر پڑا ہوا وہ خنجر نظر آ گیا جو پہلے مارٹن کے ہاتھ میں تھا اور ویلس نے خنجر اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی تاکہ وہ خنجر اٹھا کر اس کی مدد سے ان دونوں کا خاتمہ کر دے لیکن اس نے ایسا کر کے مارٹن اور لارا دونوں کو سنبھلنے کی مہلت دے دی اور پھر وہ جیسے ہی خنجر اٹھا کر پلٹا مارٹن کسی تیز گیند کی طرح اس سے ٹکرایا اور ویلس اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی مارٹن کی

ایک ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور ویلس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے ہی لگا تھا کہ اس کی دوسری سائیڈ کی پسلیوں پر مارٹن کی ایک اور بھرپور لات لگی اور ویلس کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی بلکہ وہ اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کے جگنو جگمگانے لگے۔ آہستہ آہستہ ان جگنوؤں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اس کے ساتھ ہی اسے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور جیسے جیسے اسے درد کا احساس ہوتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کا شعور جاگ رہا تھا اور پھر اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ وہ بری طرح زخمی ہے۔ اس کی دائیں طرف پسلیوں میں شدید درد ہو رہا تھا اور اس کے علاوہ پورے جسم میں بھی درد تھا لیکن وہ اتنا شدید نہ تھا جتنا دائیں طرف کی پسلیوں میں ہو رہا تھا اور اسے ایک بار پھر کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھا گیا تھا لیکن اس بار اسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکتا تھا اور پہلے کی طرح مارٹن اور لارا اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کے چہروں پر اس کے لئے نفرت اور غصہ نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔

”تم نے جو کیا تھا اس کے جواب میں تمہارے جسم کو ہم آرے

سے کاٹ سکتے تھے لیکن اس کے باوجود ہم نے تمہیں زندہ رہنے دیا ہے۔ اب سنو یہ میری کرسی کے ساتھ تمہیں میڈیکل بیگ نظر آ رہا ہو گا۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتا دو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں رہائش پذیر ہے ورنہ تم بے پناہ تکلیف اٹھا کر آخر کار مر جاؤ گے"...... مارٹن نے کہا۔

"پہلے مجھے فرسٹ ایڈ دو پھر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا"۔ ویلس نے کہا لیکن دوسرے لمحے ہی ویلس کا دماغ جیسے گھوم سا گیا اور چٹاخ کی آواز سنائی دی۔ مارٹن نے پوری قوت سے ویلس کے گال پر تھپڑ مار دیا تھا۔

"میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں اور تم مجھے بار بار چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ بولو ورنہ ریشہ ریشہ کاٹ کر رکھ دوں گا"۔ مارٹن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"پھر کر لو معلوم۔ میرا نام بھی ویلس ہے۔ میں جان تو دے سکتا ہوں لیکن اپنے آدمیوں سے غداری نہیں کر سکتا۔ پہلے تم سودے بازی کر رہے تھے اور سودا بازی میں ہی تمہارا کام ہو سکتا ہے ورنہ"...... ویلس نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔

"سوری ویلس۔ تمہیں ہر حالت میں بتانا ہی ہو گا ورنہ"...... مارٹن نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جس میں خنجر پکڑا ہوا تھا بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو ویلس کے حلق سے

خود بخود چیخ نکل گئی۔ وہ اپنا سر اس طرح دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کسی نے کوئی مشین فٹ کر دی ہو۔ مارٹن نے واقعی خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ نکال دی تھی اور درد کی تیز لہریں ویلس کے پورے جسم میں طوفانی لہروں کی طرح اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔

"بولو کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ بولو"...... مارٹن نے ایک بار پھر علق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ویلس کے حلق سے بے اختیار تیز چیخ نکلی اور پھر اس کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی۔ اس بار اسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ کسی طرح بھی اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکتا تھا۔

"جج۔ جج۔ جوزفین کالونی۔ جوزفین کالونی کوٹھی نمبر ایک سو ایک"...... ویلس نے اس طرح چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے اگر اس نے نہ بتایا تو اس کا جسم دھماکوں سے فضا میں بکھر جائے گا۔

"وہاں کا فون نمبر بتاؤ"...... مارٹن نے چیخ کر کہا تو ویلس نے فون نمبر بتا دیا۔

"کال کرو لارا اس نمبر پر اور اس ویلس بات کراؤ اور سنو ویلس اگر تم نے کنفرم کرا دیا کہ جس سے تم بات کر رہے ہو وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو تمہیں رہائی مل جائے گی ورنہ تمہاری آج رات قبر میں گزرے گی"...... مارٹن نے کہا۔

"کراؤ بات"...... ویلس نے کہا اور لارا نے فون نمبر ملا کر آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر فون سیٹ اٹھا کر وہ ویلس کے قریب آ گئی اور رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپین تھا۔

"ویلس بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے بات کرائیں"۔ ویلس نے کہا۔

"سوری۔ وہ کسی کام سے باہر گئے ہیں۔ کیا بات ہے مجھے بتاؤ میں جولیانا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے انہیں خاص بات بتانی ہے۔ چلیں میں دوبارہ فون کرلوں گا۔ گڈ بائی"...... ویلس نے کہا تو لارا نے رسیور کریڈل پر رکھ کر فون سیٹ کو لے جا کر واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"تم نے واقعی تعاون کیا ہے ویلس لیکن تمہیں معافی نہیں مل سکتی"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ ویلس کچھ کہتا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کمرہ ویلس کی چیخ سے گونج اٹھا۔ گرم گرم سلاخیں ویلس کے جسم میں گھستی چلی گئیں اور پھر اس کا سانس اس کے حلق میں چٹان کی طرح پھنس گیا اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ کس کا فون تھا"...... کمرے میں داخل ہوتی ہوئی صالحہ نے کہا۔ وہ واش روم سے باہر آ رہی تھی۔

"ویلس کا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تو تم پریشان کیوں ہو۔ کیا کہا ہے اس نے"...... صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے ویلس سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ عمران صاحب موجود نہ تھے اس لئے اس نے کہہ دیا کہ دوبارہ فون کرے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ مجھے الرٹ کر رہا ہو۔ میرا خیال ہے کہ ویلس مجبوری کی بنا پر بات کر رہا تھا"...... جولیا نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اسے کوئی بات کرنے کے لئے مجبور کر رہا تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہمیں بہرحال عمران کی واپسی تک ہوشیار رہنا ہوگا''...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ جولیا کے کانوں میں باہر سے چٹک چٹک کی آوازیں پڑیں تو وہ اٹھ کر تیزی سے باہر کی طرف بھاگی۔

''کیا ہوا''...... صالحہ نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس دوران جولیا دروازے کے قریب پہنچ کر گر گئی جبکہ جھٹکے سے اٹھتی ہوئی صالحہ کا ذہن بھی لٹو کی طرح گھوما اور پھر گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جولیا کے تاریک ذہن میں خودبخود روشنی کی لہریں دوڑنے لگیں اور ان لہروں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ سامنے ایک مرد اور ایک عورت کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے قریب ہی ویلس کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کو گولیاں ماری گئی تھیں۔ ساتھ والی کرسی پر صالحہ بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کا سر اور جسم ڈھلکا ہوا تھا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ ولیم اور پھر تم باہر جا کر خیال رکھو''...... سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے مرد نے شاید جولیا کے عقب میں کھڑے کسی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... عقب سے آواز سنائی دی اور پھر جولیا نے عقب

میں دیکھنے کے لئے گردن موڑی تو اس نے ایک آدمی کو ہاتھ میں انجکشن پکڑے صالحہ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ انہیں انجکشن لگا کر ہوش میں لایا جا رہا ہے۔ اب اس نے رسیوں کو چیک کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اسرائیلی ایجنٹس ہیں اور انہوں نے ویلس سے معلومات حاصل کیں اور یہ اتفاق تھا کہ جب وہ ان کی رہائش گاہ پر پہنچے، عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے اس لئے وہ جولیا اور صالحہ کو بے ہوش کر کے وہاں سے اٹھا لائے تھے۔ ان رسیوں کو کھولنا ضروری تھا لیکن ان کے بازو علیحدہ علیحدہ کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر اس طرح باندھے گئے تھے کہ وہ اٹھ کر کھڑی بھی نہ ہو سکتی تھیں اور نہ بازوؤں کو کھول سکتی تھیں۔ اسی لمحے صالحہ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں پھر اس کے جسم نے زور دار جھٹکا کھایا اور اس نے گردن موڑ کر جولیا کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ ویلیم صالحہ کو انجکشن لگانے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

"یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے بھی ابھی ہوش آیا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ پہلے میں اپنا اور اپنی ساتھی کا تعارف کرا دیتا ہوں۔ پھر تم اپنا تعارف کرانا۔ میرا نام مارٹن ہے اور یہ میری بیوی لارا ہے۔

ہم دونوں بین الاقوامی تنظیم ریڈ وولف کے سپر ایجنٹ ہیں۔ اس بات کا تو ہمیں علم ہے کہ تم دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہم تمہیں اٹھا کر یہاں اس لئے لائے ہیں کہ وہاں تمہارے باقی ساتھی موجود نہ تھے اب یہ تم نے بتانا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ یہ تمہارے سامنے ویلس کی لاش پڑی ہے۔ اس نے بھی تعاون سے انکار کر دیا تھا لیکن پھر اس کے لاشعور سے میں نے اس رہائش گاہ کا ایڈریس معلوم کیا جہاں تم لوگ رہ رہے تھے۔ پھر یہ لاش میں تبدیل ہو گیا اور اب تم دونوں یہاں موجود ہو۔ اب تم نے بتانا ہے کہ تمہارے گروپ کے باقی لوگ کہاں ہیں اور سنو جو کچھ تم بتاؤ گی اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا"...... مارٹن نے کہا۔

"لیکن اگر ہم نہ بتائیں تو پھر تم کیا کرو گے"...... صالحہ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جولیا حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم اپنے ساتھی کی لاش دیکھنے کے باوجود بہادر بننے کی کوشش کر رہی ہو تو پھر چلو تم اس دنیا سے جاؤ"...... مارٹن کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"لارا۔ انہیں چیک کرو یہ تربیت یافتہ ہیں"...... مارٹن نے ساتھ بیٹھی لارا سے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے"...... لارا نے اٹھتے ہوئے کہا

اور اس نے بھی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھنے لگی جبکہ جولیا بے بسی کی حالت میں بیٹھی صالحہ کی حماقت پر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی لیکن جیسے ہی لارا، صالحہ کے قریب پہنچی یکلخت جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اس طرح صالحہ اپنی کرسی سے اچھلی اور دوسرے لمحے لارا چیختی ہوئی سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے مارٹن پر ایک دھماکے سے گری اور اس کے ساتھ ہی صالحہ نے بھی چھلانگ لگائی لیکن مارٹن نے نیچے گرنے کے باوجود اپنے اوپر گری ہوئی لارا کو اس طرح واپس اچھال دیا جیسے آنے والی تیز رفتار گیند کو ہاتھ مار کر واپس بھیج دیا جاتا ہے اور لارا اور صالحہ دونوں چیختی ہوئیں سائیڈ پر دیوار کے قریب جا گریں اور پھر دونوں ہی انتہائی تیزی سے اٹھیں لیکن اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ انسانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھتی ہوئی لارا چیختی ہوئی فرش پر گری اور پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی اور جولیا نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں کیونکہ اسے یقین آ گیا تھا کہ اب مرنے کی باری صالحہ کی ہے کیونکہ مارٹن نے پہلے فائر کے بعد لامحالہ لارا کے نیچے گرتے ہی صالحہ پر فائر کھول دینا تھا لیکن چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں مارٹن کے چیخنے کی آواز پڑی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ مارٹن چیختا ہوا فضا میں اچھل کر صالحہ پر حملہ آور ہو رہا تھا جبکہ صالحہ اس انداز میں کھڑی تھی جیسے

زمین سے اٹھ کر ابھی کھڑی ہوئی ہو۔ اس کے جسم کا اینگل ایسا تھا جیسے گھومتا ہوا جسم اچانک رک گیا ہو۔ مارٹن اس طرح چیخ رہا تھا جیسے اس کے حلق میں لاؤڈر لگا دیا گیا ہو اور پھر پلک جھپکنے میں مارٹن، صالحہ تک پہنچ گیا لیکن اسی لمحے صالحہ کا جسم کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور وہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی اور مارٹن کا جسم جو صالحہ کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے آگے بڑھ رہا تھا تیزی سے گھوما اور اس بار صالحہ اس کے داؤ میں آ گئی اور چیختی ہوئی اچھل کر پوری قوت سے عقبی دیوار سے ٹکرائی اور پھر ایک دھماکے سے فرش پر گر کر ساکت ہو گئی۔ مارٹن تیزی سے گھوما اور بجلی کی سی تیزی سے لارا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی اور پھر جھک کر اس نے لارا کو اپنے کاندھے پر لادا اور دوڑتا ہوا کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔ دروازہ ایک دھماکے سے اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اسی لمحے دیوار کے ساتھ فرش پر پڑی ہوئی صالحہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی جولیا کی طرف آئی۔ اس نے رسیوں کی گانٹھیں کھولنے کی بجائے اپنے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور کلائی والے حصے کو زور سے رسی پر مارا تو رسی کٹ گئی اور جولیا کا بندھا ہوا بازو کھل گیا۔ صالحہ نے پلک جھپکنے میں جولیا کے دوسرے بازو کی رسی پر بھی اپنی کلائی کا وار کیا تو وہ رسی بھی کٹ گئی اور جولیا کے دونوں بازو آزاد ہو گئے اور پھر

جولیا نے دونوں ہاتھوں سے باقی رسیاں چند لمحوں میں ہی کھول لیں۔

"باتیں بعد میں۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لارا تو اب کئی دنوں تک حرکت نہ کر سکے گی البتہ اس مارٹن کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہ خطرناک آدمی ہے"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کمرے میں لارا کا مشین پسٹل پڑا ہوا تھا جو صالحہ نے آگے بڑھ کر اٹھا لیا۔ جولیا خالی ہاتھ تھی پھر وہ دونوں جیسے ہی دروازے تک پہنچیں دوسرے طرف سے قدموں کی تیز آواز دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سنائی دی۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا اور وہ خاصی تیز رفتاری سے آ رہا تھا۔ جولیا نے صالحہ کو اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑی ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن پکڑے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ جولیا حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو کسی آہٹ کی آواز سن کر پلٹ رہا تھا، چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی نوک اس آدمی کی کنپٹی پر لگی اور وہ چیختا ہوا ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"تم اسے دیکھو میں باہر مارٹن کو دیکھتی ہوں"...... صالحہ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ اس آدمی کے یہاں آنے کا مطلب ہے کہ مارٹن اب یہاں موجود نہیں ہے ورنہ وہ اس غیر تربیت یافتہ آدمی کو ہمارے پاس نہ بھیجتا اور میں نے کار کی آواز بھی سنی تھی۔ ہو سکتا ہے لارا کی حالت زیادہ خراب ہو اور وہ اسے کسی قریبی ہسپتال لے گیا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی چیکنگ تو ضروری ہے"...... صالحہ نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تو جولیا نے فرش پر پڑے بے ہوش آدمی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور اسے اس کرسی تک لے گئی جس پر کچھ دیر پہلے وہ خود موجود تھی۔ کٹی ہوئی رسیاں وہیں کرسی کے نیچے موجود تھیں۔ جولیا نے اس آدمی کو گھسیٹ کر کرسی پر ڈالا اور پھر رسیاں اٹھا کر اس نے اسے ان رسیوں سے باندھ دیا اور پھر اس نے اس آدمی کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر اس آدمی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جولیا نے اسے ایک اور زور دار تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"ولیم۔ میرا نام ولیم ہے"...... اس آدمی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مارٹن کہاں ہے۔ بولو"...... جولیا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس کے ساتھ ہی ولیم کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ"۔ ولیم

نے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کہاں ہے مارٹن" ...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ان کی بیوی لارا کی حالت خراب تھی اور یہاں میڈیکل باکس نہ تھا اس لئے وہ انہیں کار میں ڈال کر ہسپتال لے گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں گن لے کر اس کمرے میں جاؤں اور تم دونوں خیال رکھوں ۔ انہوں نے کہا اگر گڑبڑ نظر آئے تو بے شک میں تمہیں گولی ماردوں وہ سنبھال لیں گے" ...... ولیم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ پوچھتی صالحہ اندر داخل ہوئی۔

"مارٹن اور لارا دونوں یہاں موجود نہیں ہے اور اس آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی یہاں موجود نہیں ہے" ...... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اس ولیم نے بتایا ہے کہ لارا کی حالت بہت خراب تھی اور یہاں میڈیکل باکس بھی نہ تھا اس لئے وہ اسے کار میں ڈال کر کسی ہسپتال لے گیا ہے۔ چلو اب ہم بھی یہاں سے نکل چلیں" ...... جولیا نے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے" ...... صالحہ نے ولیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے گولی مار دو" ...... جولیا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے کار کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روکی تو وہ چونک پڑا کیونکہ چھوٹا پھاٹک باہر سے بند تھا۔

"اوہ یہاں بھی گڑبڑ ہو چکی ہے"..... عمران نے تیزی سے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کی طرف سے گڑبڑ کی بات سن کر اس کے سب ساتھی بھی تیزی سے کار سے نیچے اتر آئے۔ عمران چھوٹا گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں یقین ہو گیا کہ بے ہوشی کی گیس فائر کر کے جولیا اور صالحہ دونوں کو یہاں سے اغوا کر لیا گیا ہے کیونکہ بے ہوش ملازم تو موجود تھا لیکن جولیا اور صالحہ وہاں موجود نہ تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارٹن دونوں کو اغوا کر کے لے گیا ہے لیکن ہم کیسے ان کا سراغ لگائیں گے"..... صفدر نے کہا۔

"گیٹ کے قریب کرانسی کار کے موٹے ٹائروں کے نشانات

موجود ہیں۔ یہ کاریں بہت کم تعداد میں ہوتی ہیں اور زیادہ تر رینٹ اے کاروالوں کے پاس ہوتی ہیں۔ آؤ فون کر کے معلوم کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایسے رینٹ اے کار کا نام اور فون نمبر بتا دیں جو کوٹھیوں میں رہنے والوں کو مستقل طور پر کاریں رینٹ پر دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا اور ساتھ ہی اس کا نام بھی بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"لیس سپر رینٹ اے کار"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے پاس کرانسی کاریں رینٹ کے لئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کون سی کاریں جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کرانس فورجن کے ٹائر کافی چوڑے ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سوری جناب۔ ہمارے پاس کرانس ٹو اینڈ تھری ہیں فورنہیں ہیں''...... دوسری طرف سے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''کیا آپ بتائیں گی کہ کرانس فورکس رینٹ اے کار سے مل جائے گی''......عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ سان میں صرف آئیڈیل رینٹ اے کار ایسی ایجنسی ہے جن کے پاس چار کرانس فور گاڑیاں ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''آئیڈیل رینٹ اے کار کا نمبر دیں''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''آئیڈیل رینٹ اے کار''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''آپ کے پاس رینٹ پر دینے کے لئے کرانس فور کار ہے۔ مجھے وہ ماہانہ رینٹ پر چاہئے میں ایک سیاح ہوں''......عمران نے کہا۔

”سوری سر ہمارے پاس چار کاریں تھیں اور چاروں بکڈ ہیں۔ تین کاریں تو ایک ہسپتال نے لے رکھی ہیں۔ جب کہ ایک کار پرائیوٹ آدمی کے پاس ہے“...... دوسری طرف سے بولنے والی لڑکی نے ازخود تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ پرائیوٹ صاحب کون ہیں۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اگر کرانس فور مل جائے تو میں آپ کو ڈبل رینٹ دینے کے لئے تیار ہوں“...... عمران نے کہا۔

”سوری سر۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے کہ ہم اپنے مقرر کردہ رینٹ سے زیادہ وصول کریں۔ البتہ پارٹی کے بارے میں بتا دیتی ہوں۔ کرانس فور کار کوٹھی نمبر ون ون ٹو سن سائن کالونی میں مسٹر مارٹن کے نام پر بک ہے“...... لڑکی نے جواب دیا۔

”او کے شکریہ“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تم واقعی بعض اوقات دوسروں کو حیران کر دیتے ہو۔ جس طرح تم نے ٹائروں کے نشانات کی بنیاد پر مارٹن کی رہائش گاہ ٹریس کی ہے۔ یہ سوچنا تمہارا ہی کام ہے“...... تنویر نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

”اور تم سچ بول کر سب کو حیران کر دیتے ہو“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اب چلو صالحہ اور جولیا ان کی قید میں ہیں۔ ویسے وہ اکیلی ہی ایسے کئی ایجنٹوں کے لئے کافی ہیں لیکن پھر بھی کچھ بھی ہو سکتا

ہے'' ...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار سن شائن کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سن شائن کالونی میں ون ون ٹو بھی ایک اوسط درجے کی کوٹھی تھی۔ جس کا چھوٹا گیٹ باہر سے بند تھا۔

''کیا مطلب یہاں بھی گیٹ باہر سے بند ہے'' ...... عمران نے کار سے اتر کر چھوٹے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باہر سے لگی ہوئی کنڈی ہٹائی اور گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا اس کا ایک ہاتھ جیب میں موجود مشین پسٹل پر تھا۔ وہاں بھی خاموشی طاری تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں ویلس کی لاش بھی موجود تھی اور ایک اور آدمی کی بھی جو کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا لیکن ان کا جسم اور سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا۔ البتہ انہیں جولیا اور صالحہ وہاں نظر نہ آئی تھیں۔ نہ ہی وہ بے ہوشی کی حالت میں ملی تھیں اور نہ ہی مردہ حالت میں۔ وہاں مارٹن بھی موجود نہ تھا البتہ گیراج میں کرانس فور کار کے ٹائروں کے نشانات موجود تھے۔

''اب صالحہ اور جولیا کو کیسے ٹریس کیا جائے'' ...... صفدر نے کہا۔

''اگر صالحہ اور جولیا خود یہاں سے گئی ہیں تو وہ واپس رہائش گاہ پر ہی گئی ہوں گی'' ...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی

رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

''یہ دونوں وہاں بھی موجود نہیں ہیں''...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

''اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے''...... تنویر نے کہا۔

''مسئلہ صرف انہیں تلاش کرنے کا نہیں ساتھ ہی ہمیں مارٹن کو بھی ٹریس کرنا ہے۔ ویسے یہاں کی حالت دیکھ کر میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق مارٹن اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔ وہ مرد تھی یا عورت اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال وہ مارٹن کا ساتھی ہے اور وہ یہاں ہونے والی لڑائی میں شدید زخمی بھی ہوا ہے اور اسے زخمی صالحہ نے کیا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''یہ سب تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا تم پر کشف ہوتا ہے''۔ تنویر نے قدر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کشف ہم جیسوں پر کیوں ہونے لگا بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو عقل دے رکھی ہے اور تمہارے پاس تو سب سے زیادہ ہے لیکن تم نے اس کا استعمال ترک کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''بس یہی زبان ہے تمہاری جو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ آدمی جو کرسی پر بندھا ہوا ہے لباس سے سیکورٹی گارڈ لگتا

ہے یہ جس رسی سے بندھا ہوا ہے اس رسی کو باقاعدہ تیز کٹر سے کاٹا گیا ہے اور صالحہ نے مجھ سے مشورہ کیا تھا کہ وہ اپنی کلائیوں میں ایسے کٹر پہننا چاہتی ہے جن کے ذریعے بازوؤں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹی جا سکیں۔ اسے میں نے بتایا تھا کہ شروع میں کیپٹن شکیل نے ایسے کٹر پہنے تھے کہ وہ بازو گھما کر ان کٹروں کی مدد سے سامنے والے کی گردن اس طرح کاٹ دیتا تھا جیسے چاقو سے صابن کٹ جاتا ہے لیکن پھر ایک دو معاملات میں وہ جس طرح چاہتا تھا اس طرح کام نہ ہو سکا تھا اس لئے اس نے کٹر اتار دیئے لیکن صالحہ نے کٹر پہننے کا فیصلہ کیا تھا اور یقیناً اس نے اپنی رسیاں ان کٹروں سے ہی کاٹی ہیں اور پھر یہاں لڑائی بھی مارٹن اور اس کے ساتھی کے ساتھ صالحہ نے لڑی اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ سب کہاں چلے گئے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"تو اب کیا کریں۔ آپ اس بارے میں کچھ سوچیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں کے قریبی ہسپتال چیک کرنے چاہئیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیوں وجہ"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ میں نے بھی شواہد دیکھ کر ایک اندازہ لگایا ہے کہ مارٹن کی ساتھی عورت تھی جو یہاں شدید زخمی ہوئی اور شاید جولیا اور صالحہ بے ہوش ہو گئی تھیں اس لئے مارٹن اپنی ساتھی عورت

کو لے کر ہسپتال چلا گیا اس دوران جولیا اور صالحہ کو ہوش آ گیا۔ بہرحال مارٹن بچ گیا ہے اور وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا اور اس نے ہماری رہائش گاہ دیکھ لی ہے اس لئے وہ مزید اقدامات بھی کرے گا کہ وہ اب کسی کو بے ہوش کرنے کی بجائے تنویر ایکشن سے کام لے گا''...... کیپٹن شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارا تجزیہ دل کو لگتا ہے اس لئے چیک کیا جا سکتا ہے۔ آؤ اب یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل ہارگ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''سان سے ریمزے بات کرنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ریمزے۔ اچھا کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ہیلو۔ سپر چیف۔ میں سان سے ریمزے بول رہا ہوں''۔ چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات اور مارٹن اور لارا کہاں ہیں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''میڈم لارا ہلاک ہو چکی ہیں جبکہ مارٹن صاحب میڈم لارا کی لاش لے کر واپس آ رہے ہیں۔ وہ چارٹرڈ فلائٹ پر پہنچ رہے ہیں۔

میں ابھی ایئرپورٹ سے واپس آیا ہوں۔ مارٹن صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ وہ لارا کی تدفین اور دیگر رسومات کی ادائیگی کے بعد ہی واپس آسکیں گے''...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ سب کیسے ہوا۔ کیا تمہیں معلوم ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''جناب۔ مارٹن صاحب نے جو کچھ بتایا ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں''...... ریمزے نے کہا۔

''بتاؤ۔ کیا ہوا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''مارٹن صاحب نے بتایا کہ وہ ویلس کو ٹریس کرتے ہوئے یہاں آئے تو انہیں رپورٹ ملی کہ وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ چنانچہ مسٹر مارٹن اور میڈم لارا نے ویلس کو ٹریس کر کے اس کی رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے اٹھایا اور اپنے پوائنٹ پر لے گئے۔

وہاں ویلس سے پوچھ گچھ کرنے پر معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ جو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے ایک کالونی کی کوٹھی میں رہائش پزیر ہے۔ یہ معلومات ملتے ہی مسٹر مارٹن اور میڈم لارا اس رہائش گاہ پر پہنچے اور انہوں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر اندر گئے لیکن اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ موجود نہ تھا صرف دو عورتیں موجود تھیں۔

چنانچہ مسٹر مارٹن اور میڈم لارا ان دونوں کو اٹھا کر اپنے پوائنٹ پر لے آئے جہاں پہلے سے ویلس کی لاش موجود تھی پھر ان دونوں لڑکیوں کو کرسیوں پر رسیوں سے جکڑ دیا گیا اور پھر ان دونوں لڑکیوں کو اینٹی گیس انجکشنز لگا کر ہوش میں لایا گیا اور مسٹر مارٹن نے ان دونوں سے گروپ کے باقی چار مردوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے پراسرار انداز میں رسیاں کاٹ دیں اور پھر اس لڑکی نے میڈم لارا پر حملہ کر دیا جس سے میڈم لارا شدید زخمی ہو گئی تو مسٹر مارٹن نے اس لڑکی کو اٹھا کر دیوار پر دے مارا جس سے وہ بھی بے ہوش ہو گئی۔ وہاں کوئی میڈیکل باکس موجود نہ تھا اس لئے مسٹر مارٹن میڈم لارا کو کار میں ڈال کر قریبی ہسپتال لے گئے لیکن ڈاکٹروں کی شدید کوشش کے باوجود میڈم لارا دو گھنٹوں بعد ہلاک ہو گئیں تو مسٹر مارٹن نے مجھے کال کر کے ساری بات بتائی اور پھر ہسپتال سے لاش لے کر وہ سیدھے ائیر پورٹ پہنچے اور میں انہیں سی آف کر کے آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں''۔ ریمزے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے پہلے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رائل ٹریڈرز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل ہارگ بول رہا ہوں اسرائیل سے''...... کرنل ہارگ نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سپر چیف۔ حکم دیجئے۔ جیمز بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی لیکن اس بار لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف مشن ہے۔ مارٹن ناکام ہو چکا ہے اس لئے اب میں تمہارے سیکشن کو آگے لانا چاہتا ہوں تم میرے آفس آ جاؤ''...... کرنل ہارگ نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیمز کو میں نے آفس بلایا ہے تم بھی آ جاؤ اہم معاملات ڈسکس کرنے ہیں''...... کرنل ہارگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا یہ رابرٹ تھا۔ ریڈ وولف کے سپر سیکشن کا چیف جس کا اپنا گروپ تھا۔ بظاہر اس کا تعلق یورپی انڈر ورلڈ سے تھا لیکن درحقیقت اس کا تعلق ریڈ وولف سے تھا۔ اس نے کرنل ہارگ کو سلام کیا۔

''بیٹھو رابرٹ۔ جیمز بھی آنے والا ہے''...... کرنل ہارگ نے کہا تو رابرٹ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کبھی کام کیا ہے''...... کرنل

ہارگ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''ان کے بارے میں سنا تو بہت کچھ ہے لیکن آج تک سامنا نہیں ہوا۔ کیا اس بار ہمیں پاکیشیا جانا ہوگا''...... رابرٹ نے کہا پھر اس سے پہلے کہ دونوں میں مزید کوئی بات ہوتی آفس کا دروازہ کھلا اور ایک دیو ہیکل آدمی جس نے گہرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم واقعی ایسا تھا کہ اسے دیکھ کر ہر آدمی کی نظروں میں دیوؤں کا تصور ابھر آتا۔ جسم کی طرح اس کا سر بھی بڑا تھا اور چہرہ اور اس کے نقوش بھی۔

''یس چیف۔ میں حاضر ہوں''...... دیو ہیکل آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے منہ میں موجود بڑے بڑے دانت نظر آنے لگ گئے۔

''رابرٹ کو بھی میں نے کال کیا ہے تاکہ معاملات کو تمہارے سامنے رکھا جائے''...... کرنل ہارگ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیسے معاملات چیف۔ آپ ہمیں صرف حکم دیں ہم گریٹ اسرائیل کے لئے اپنی جانیں تک دینے کے لئے تیار ہیں''...... دیو ہیکل جیمز نے بھاری لہجے میں کہا۔

''ہمیں اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا اپنی ایک خفیہ لیبارٹری میں ایسے سائنسی آلے پر کام کر رہا ہے جس کا نام انہوں نے ٹوٹل زیرو رکھا ہوا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس آلے کی مخصوص رینج میں کوئی

ایٹمی، بارودی یا شعاعی ہتھیار خود بخود ناکارہ ہو جائے گا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''چیف کیا ایسا ممکن ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''ہاں موجودہ سائنسی دور میں سب کچھ ممکن ہے۔ ایسی سائنسی ایجادات سامنے آ رہی ہیں کہ انسانی ذہن انہیں تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا لیکن بہرحال وہ حقیقت ہوتی ہیں''...... کرنل ہارگ نے جواب دیا۔

''آپ تفصیل بتا رہے تھے چیف''...... جیمز نے کہا۔

''ہم نے اس خبر کی تصدیق کی تو ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ جس لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اسے اس انداز میں سیف کیا گیا ہے کہ وہاں ایک مچھر بھی داخل نہیں ہوسکتا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس لیبارٹری کا انچارج اور اس آلے کو ایجاد کرنے والا ڈاکٹر اعظم ہے اور ڈاکٹر اعظم مستقل لیبارٹری کے اندر رہتا ہے۔ وہ باہر کسی خاص دن آتا ہے اور ایک چھوٹے سے کلب میں شراب پی کر اور دیگر معاملات کو انجوائے کر کے واپس چلا جاتا ہے۔

ہمارے مخبروں نے یہ بھی پتہ لگایا کہ ڈاکٹر اعظم جسمانی طور پر خاص متناسب کی حامل عورت کو بے حد پسند کرتا ہے اس معاملے میں وہ نفسیاتی مریض ہے۔ ہم نے جب اس کی پسندیدہ جسمانی تناسب کی تفصیلات معلومات کیں تو ہمیں معلوم ہوا کہ ہماری ایجنٹ

جینی اس متناسب جسامت پر ہر لحاظ سے پوری اترتی ہے۔ جینی کے بارے میں آپ دونوں بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جینی کس قدر تیز اور شاطرانہ ذہن کی مالک تھی''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''تھی۔ اس کا کیا مطلب ہوا چیف''...... جیمز نے اور رابرٹ دونوں نے چونک کر کہا۔

''ہاں اب میں اسی بارے میں بتا رہا ہوں۔ میں نے جینی کو پاکیشیا بھجوا دیا۔ اس نے اپنے مخصوص انداز میں کام کیا۔ مختصراً یہ کہ وہ کافرستان کی طرف سے لیبارٹری کے اندر داخل ہو کر ڈاکٹر اعظم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی اور نہ صرف ڈاکٹر اعظم سے ملنے میں بلکہ وہ اپنے خاص جسمانی تناسب کی وجہ سے اسے اپنا دیوانہ بنانے میں بھی کامیاب ہو گئی۔ پھر اس نے ڈاکٹر اعظم کو ٹوٹل زیرو فارمولے سمیت پاکیشیا سے از خود قبرص شفٹ ہونے پر تیار کر لیا اور یہ دونوں قبرص پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہیں ڈاکٹر جوزف کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے بھی ٹوٹل زیرو کے فارمولے کو لیس کر دیا اور اس پر کام شروع ہوا ہی تھا کہ ریڈ وولف ہیڈکوارٹر کے چیف الفرڈ کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا انڈر ورلڈ کے ذریعے جینی کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہے پھر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ فارمولا بچانے کے لئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پیش قدمی روکنے کے لئے فوری طور پر جینی، ڈاکٹر اعظم اور الفرڈ کو ہلاک کرانا پڑا اور ان کی لاشوں کو بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر

دیا گیا۔ قبرص کے ہیڈکوارٹر کا انچارج الفرڈ کے اسسٹنٹ چارلس کو بنا دیا گیا اور وہ ہیڈکوارٹر بھی قبرص سے دوسری جگہ شفٹ کر دیا گیا۔ پھر مارٹن اور لارا کو یہ مشن سونپا گیا۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے جن میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں سان میں موجود ہیں اور سان کو وہ بیس کیمپ بنا کر ادھر ادھر کوششیں کر رہے ہیں۔ اس بیس کیمپ کا خاتمہ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام لوگوں کی موت ضروری تھی چنانچہ میں مارٹن کو ان کے مقابلے میں میدان مین لے آیا۔

مارٹن، لارا سمیت سان چلا گیا اور ابھی وہاں سے اس کے اسسٹنٹ کی کال آئی ہے کہ مارٹن کی بیوی لارا ہلاک ہو چکی ہے جبکہ مارٹن اس کی لاش لے کر قبرص پہنچ چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ کام اس کے بس کا نہیں رہا۔ وہ زندہ بچ گیا ہے یہی غنیمت ہے اس لئے میں نے تم دونوں کو کال کیا ہے۔ جیمز کو میں سان بھیج رہا ہوں۔ جیمز تم اپنے سیکشن سمیت وہاں جاؤ گے اور ریمزے سے مل کر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور سنو، کسی شک کی صورت میں پہلے گولی مار کر پھر بعد میں چیکنگ کرتے رہنا اور یہ کام جس قدر تیزی سے کرو گے اتنی کامیابی تمہارے حصے میں آئے گی"۔ کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ایک بار یہ ٹریس ہو جائیں

پھر ان کا شکار کھیلنا میرے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا میں انہیں عبرتناک موت ماروں گا"۔ جیمز نے کہا۔

"اور رابرٹ تم اپنی ٹیم کے ساتھ جما گا جاؤ گے۔ وہاں اسرائیل کی ایک خفیہ لیبارٹری میں ٹوٹل زیرو فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر جوزف ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر سان میں جیمز کے ہاتھوں نہ ماری گئی تو انہوں نے لامحالہ ڈاکٹر جوزف کی لیبارٹری پر حملہ ضرور کرنا ہے اور تم نے ان سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"کیا مجھے لیبارٹری کے باہر رہ کر ان کا خاتمہ کرنا ہے یا اندر رہ کر"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"میں لیبارٹری سے باہر رہنا چاہتا ہوں۔ جما گا میں وہ آسانی سے ٹریس کر لئے جائیں گے اور میں انہیں آسانی سے ہلاک کر دوں گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"ہم انہیں ٹریس کیسے کریں۔ کیا ان کی تصویریں مل سکتی ہیں"۔ جیمز نے کہا۔

"تم ریمزے سے مل کر اس معاملے میں کام کر سکتے ہو۔ جیسے ہی تمہیں معلومات ملیں تم نے یہ معلومات رابرٹ کو بھی فوری بھجوانی ہیں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''اوکے چیف۔ پھر اجازت دیں''...... رابرٹ اور جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہنی چاہئے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس چیف''...... دونوں نے سلام کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑے اور بیرونی دروازے سے باہر چلے گئے تو کرنل ہارگ نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

عمران نے کار کو ایک بڑے میڈیکل سٹور کے سامنے روک دیا تو کار میں موجود اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کار سے نیچے اتر گیا تو دوسری سائیڈ سے صفدر نیچے اتر آیا۔

''کہاں جا رہے ہو''...... تنویر نے صفدر سے کہا۔

''معلوم نہیں عمران صاحب کیا کرنا چاہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا جبکہ عمران، صفدر کو ساتھ لئے میڈیکل سٹور پر پہنچ گیا۔

''سن شائن کالونی سے قریب ترین ہسپتال کہاں ہے''۔ عمران نے میڈیکل سٹور کے کاؤنٹر پر کھڑے ایک ادھیڑ عمر آدمی سے پوچھا۔

''قریب ترین بڑا ہسپتال تو اسی روڈ پر کچھ فاصلے پر ہے۔ اس

کا نام یونائیٹڈ ہسپتال ہے۔ ویسے چھوٹے چھوٹے دو تین ہسپتال اور بھی ہیں لیکن وہ یہاں سے کافی دور ہیں''...... میڈیکل سٹور۔ کاؤنٹر پر موجود آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جہاں ایمرجنسی سرجری ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا تو صرف یونائیٹڈ ہسپتال میں ہی ہو سکتا ہے''۔ کاؤنٹر مین نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس مڑ کر باہر آ گیا۔

''ویری گڈ عمران صاحب۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہاں نجانے کتنے ہسپتال ہوں گے اور ہم انہیں کیسے چیک کریں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا ہے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''یہ ایسے ہی حیرت انگیز انداز میں سوچتا ہے''...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران بھی مسکرا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار یونائیٹڈ ہسپتال کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور پھر عمارت کی سائیڈ میں بنی ہوئی وسیع پارکنگ میں جا کر رک گئی۔

''آپ سب یہیں رہیں۔ میں پہلے اندر سے معلومات حاصل کر لوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کار سے اتر کر ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف بڑھ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کاؤنٹر پر موجود تھا جہاں دو لڑکیاں اور ایک نوجوان موجود تھا۔

"یس سر۔ کوئی خدمت"...... ایک لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس قسم کی خدمت کر سکتی ہیں آپ۔ مثلاً سر پر تیل کی مالش وغیرہ"...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

"سوری سر۔ آپ مجھ سے بات کریں"...... لڑکے نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا جبکہ دونوں لڑکیاں اس طرح حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں جیسے انہیں یقین ہو کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔

"ارے واہ۔ آپ تو جسم پر بھی مالش کر سکتے ہیں"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور آپ کہنا کیا چاہتے ہیں"۔ نوجوان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کر رہا ہو۔

"ان محترمہ نے کہا ہے کہ وہ میری خدمت کرنا چاہتی ہیں اس لئے میں پوچھ رہا تھا کہ کس قسم کی خدمت وہ کر سکتی ہیں۔ بہرحال یہ بعد میں طے کریں گے۔ مجھے ایک انفارمیشن چاہئے اور یہ ذہن میں رکھنا کہ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... عمران نے یکلخت اس قدر سنجیدہ لہجے میں کہا کہ دونوں

لڑکیوں اور اس نوجوان تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”جی۔ جی۔ فرمائیے“...... لڑکے نے لعاب نگلتے ہوئے کہا۔
”ایک اسرائیلی آدمی جس کا نام مارٹن ہے کیا اپنے کسی زخمی ساتھی کے ساتھ یہاں آیا ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو لڑکی نے تیزی سے سامنے رکھے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔
”کاؤنٹر سے جیکی بول رہی ہوں۔ سپیشل پولیس کے ایک آفیسر کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ وہ ایک اسرائیلی آدمی جن کا نام مارٹن ہے ان کے ساتھ ان کا کوئی زخمی ساتھی ہے، کے بارے میں معلومات چاہتے ہیں“...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
”آپ بائیں طرف موجود ڈاکٹرز انچارج ڈاکٹر رونالڈ سے مل لیں“...... لڑکی نے رسیور رکھ کر عمران سے کہا۔
”شکریہ۔ ویسے آپ جیسی خوبصورت لڑکی کو تو حسینہ عالم کے مقابلے میں حصہ لینا چاہئے۔ آپ یقیناً جیت جائیں گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا جبکہ عمران مسکراتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں انچارج ڈاکٹر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر رونالڈ کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے''۔ عمران نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رونالڈ کو اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میں ڈاکٹر رونالڈ ہوں انچارج ڈاکٹرز۔ تشریف رکھیں''۔ ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھ کر عمران سے باقاعدہ ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''میں نے معلوم کرنا ہے کہ ایک اسرائیلی نژاد صاحب جن کا نام مارٹن ہے اپنے کسی زخمی ساتھی کو یہاں لے آئے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ یہاں ہیں تو میں نے ان سے ملنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ اپنی بیوی لارا کو انتہائی زخمی حالت میں کار میں ڈال کر لائے تھے لیکن ان کی وائف کی حالت بے حد خراب تھی اور ان کی سرجری کی فوری ضرورت تھی جس کے ضروری آلات ہمارے پاس نہ تھے اس لئے ہم نے ابتدائی امداد دے کر انہیں ایمبولینس کے ذریعے سنٹرل ہسپتال بھجوا دیا تھا۔ اس کے بعد ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے ساتھ کیا ہوا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے اس کے آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں موجود اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی باہر کھڑے تھے۔ پارکنگ بوائے عمران کو آتے دیکھ کر بھاگتا ہوا کار کی طرف آیا تو عمران نے جیب

سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''یہ۔ یہ تو کافی بڑی مالیت کا نوٹ ہے''...... پارکنگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہاں پارکنگ کی کوئی فیس وصول نہ کی جاتی تھی اس لئے پارکنگ بوائے کو معلوم تھا کہ یہ سب اسے ٹپ کے طور پر دیا جا رہا ہے۔

''رکھ لو۔ ہماری طرف سے کسی اچھے ہوٹل میں بیٹھ کر کھانا کھا لینا۔ البتہ یہ بتاؤ کہ سنٹرل ہسپتال کہاں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب''...... لڑکے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ کو اس نے جلدی سے جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے عمران کو سنٹرل ہسپتال کے محل وقوع کے بارے میں بتا دیا۔ عمران نے اس سے سوالات کر کے مزید معلومات حاصل کیں اور پھر اس کا شکریہ ادا کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اس کے ساتھی بھی کار میں بیٹھ گئے تو اس نے کار موڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

''کیا معلوم ہوا عمران صاحب کیا یہ لوگ سنٹرل ہسپتال میں ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے ڈاکٹر رونالڈ سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

''اس کی بیوی زخمی ہوئی ہے وہ خود نہیں ہوا''...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اس کی بیوی لارا شدید زخمی ہوئی تھی۔ اس لئے یونائیٹڈ ہسپتال والوں نے اسے فرسٹ ایڈ دے کر ایمبولینس پر سنٹرل ہسپتال بھجوا دیا۔

"کیوں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے بتایا ہے کہ جس قسم کی سرجری کی لارا کو ضرورت تھی اس سرجری کے آلات ان کے پاس موجود نہیں تھے لیکن اصل بات یہ ہے کہ پرائیویٹ ہسپتال والے ہر جگہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ پاکیشیا میں بھی یہی ہوتا ہے کہ سیریس مریض کو حکومتی ہسپتال میں شفٹ کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کیونکہ پرائیویٹ ہسپتال میں مریض کی موت ہونے سے اس کی شہرت اچھے ہسپتال جیسی نہیں رہتی جبکہ سرکاری ہسپتال کو ایسے کسی خطرے سے دور چار نہیں ہونا پڑتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لارا کی حالت بہت زیادہ خراب تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ ورنہ پرائیویٹ ہسپتال والے کبھی اسے سنٹرل ہسپتال نہ بھجواتے کیونکہ کوئی دکاندار اپنے گاہک کو دوسری دکان پر نہیں بھجواتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی

ڈرائیونگ کے بعد وہ شہر کے ایک کارنر پر بنے ہوئے وسیع و عریض سنٹرل ہسپتال پہنچ گئے۔ اس بار وہ سب اکٹھے اندر گئے تھے۔ پھر وہ انکوائری کاؤنٹر پر پہنچ کر رک گئے۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ چند گھنٹے پہلے یونائیٹڈ ہسپتال کی طرف سے ایک اسرائیل نژاد زخمی خاتون لارا کو یہاں بھجوایا گیا تھا۔ وہ اب کہاں ہیں اور کیسی ہیں"...... عمران نے کہا تو وہاں موجود ایک نوجوان نے فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے کئی نمبرز پریس کر دیئے۔

"انکوائری کاؤنٹر سے بول رہا ہوں سر۔ چند گھنٹے پہلے ایک خاتون لارا کو یونائیٹڈ ہسپتال سے یہاں ریفر کیا گیا تھا۔ اس بارے میں معلومات کے لئے چند صاحبان یہاں کاؤنٹر پر موجود ہیں جن کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... کاؤنٹر مین نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں وارڈ نمبر الیون کے انچارج ڈاکٹر رالف کے پاس بھجوا دیں وہ انہیں تفصیل بتا دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور یہ بات عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس لئے سن لی تھی کیونکہ کاؤنٹر مین نے شاید لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"وارڈ نمبر الیون میں چلے جائیں جناب۔ وہاں انچارج ڈاکٹر رالف آپ کو تفصیل بتائیں گے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"وارڈ نمبر الیون کا راستہ کدھر سے ہے"...... عمران نے کہا تو

اسے راستہ بتا دیا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ڈاکٹر رالف کے آفس میں موجود تھے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ لارا کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری جناب۔ لارا کی حالت بے حد خراب تھی۔ انہیں دو گولی ماری گئی تھی اور خون بہت زیادہ ضائع ہو گیا تھا۔ ہم نے انہیں بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ یہاں آنے کے دو گھنٹے بعد ہی جاں بحق ہو گئیں''...... ڈاکٹر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کے ساتھ کون تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کے شوہر مسٹر مارٹن تھے البتہ جب وہ فوت ہو گئیں تو مسٹر مارٹن نے فون کر کے کسی ریمزے صاحب کو کال کیا۔ ہم نے ان کی وائف لارا کی ڈیڈ باڈی سرد خانے میں رکھوا دی کیونکہ مسٹر مارٹن نے درخواست کی تھی کہ وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کے براہ راست قبرص ڈیڈ باڈی لے جائیں گے۔ پھر مسٹر ریمزے ہسپتال پہنچ گئے اور مارٹن صاحب نے انہیں طیارہ چارٹرڈ کرانے کا کہا اور وہ چلے گئے۔ پھر ڈیڑھ گھنٹے بعد مسٹر ریمزے واپس آئے۔ انہوں نے بتایا کہ طیارہ چارٹرڈ ہو چکا ہے چنانچہ ایمبولینس کال کر کے میں نے ڈیڈ باڈی ائیرپورٹ بھجوا دی ہے جبکہ مسٹر ریمزے اور مسٹر مارٹن علیحدہ ائیرپورٹ چلے گئے۔ یہ تمام تفصیل میں نے پوچھے بغیر اس لئے بتا دی ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کا تعلق سپیشل پولیس

سے ہے''...... ڈاکٹر رالف نے از خود تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ کا شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ آپ واقعی پولیس سے تعاون کر رہے ہیں لیکن یہ بتائیں کہ یہ ریمزے صاحب کون ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ میں نے تو اسے پہلی بار دیکھا تھا''...... ڈاکٹر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہمیں اجازت دیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال سے باہر پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ چاہتے کیا ہیں۔ اس طرح فضول بھاگ دوڑ کا کیا فائدہ۔ مارٹن، لارا کی ڈیڈ باڈی لے کر قبرص چلا گیا۔ اب ہمیں جولیا اور صالحہ کو چیک کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کیوں پہلے کرنل ہارگ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں جبکہ ہماری وجہ شہرت یہی ہے کہ ہم اردگرد سب کچھ چھوڑ کر براہ راست ٹارگٹ پر کام کرتے ہیں۔ اس بار آپ ایسا سوچ ہی نہیں رہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کرنل ہارگ پر ہاتھ ڈالنا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمیں تو ڈاکٹر جوزف کی لیبارٹری پر حملہ کر کے وہاں سے اپنا فارمولا حاصل کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر جوزف کی لیبارٹری

کہاں ہے۔ اس کا علم صرف کرنل ہارگ کو ہو سکتا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کرنل ہارگ کا پتہ بھی نہیں چل رہا۔ نہ ہی فون نمبر کے ذریعے معلومات مل سکی ہیں۔ اگر مارٹن مل جاتا تو یقیناً کرنل ہارگ کا ایڈریس یا پھر ڈاکٹر جوزف کی لیبارٹری سامنے آ جاتی لیکن وہ ہاتھ ہی نہیں آیا اور اب وہ لارا کی ڈیڈ باڈی لے کر قبرص چلا گیا ہے۔ اس طرح یہ راستہ بھی بند ہو گیا البتہ اب ایک آدمی سامنے آیا ہے۔ اگر وہ ہاتھ لگ گیا تو پھر شاید بات آگے بڑھ سکے''...... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب ریمزے کی بات کر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے عقبی سیٹ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی بے حد تیز جا رہے ہو کیپٹن شکیل۔ نجانے تم نے کون سا علم سیکھ لیا ہے کہ میں جو کچھ سوچتا ہوں تم فوراً جان لیتے ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں کسی کمال یا علم کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے ڈاکٹر سے ریمزے کے بارے میں جس انداز میں پوچھ گچھ کی تھی اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''صفدر۔ تمہیں شاید صالحہ کی فکر ہو رہی ہے اس لئے تم نے اپنے ذہن پر زور دینا بند کر دیا ہے۔ گھبراؤ نہیں وہ دونوں جہاں بھی ہوں گی محفوظ ہوں گی۔ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے اب

مارٹن کے جانے کے بعد ریمزے ہی ہمارے لئے آگے بڑھنے کا راستہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس وسیع اور اجنبی شہر میں آپ ایک آدمی کو کیسے تلاش کریں گے جس کا صرف نام ہی معلوم ہے اور بس''...... صفدر نے کہا۔

''جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں سے ریمزے کے بارے سب کچھ معلوم ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا کیپٹن شکیل بھی چونک پڑا جبکہ تنویر سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتا تھا۔

''تم نے ڈاکٹر کی بات سنی نہیں کہ مارٹن نے ریمزے کو فون کر کے کہا کہ وہ طیارہ چارٹرڈ کرائے اور اس نے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ جو آدمی طیارہ چارٹرڈ کرائے اس کا نام، ایڈریس اور آئی۔ ڈی کارڈ کی کاپی بھی لی جاتی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار اتنے لمبے سانس لئے جیسے سارے شہر کی ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لینا چاہتے ہوں۔

''آپ واقعی ذہین جادوگر ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ اس ائیرپورٹ پر پہنچ گئے جہاں سے صرف طیارہ چارٹرڈ کرائے جا سکتے تھے۔ تھوڑی

سی کوشش کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ ریمزے کا ایڈریس گڈ نائٹ کلب لکھا ہوا تھا اور ساتھ ہی اس کا فون نمبر بھی موجود تھا۔ ریمزے کا ایڈریس اور فون نمبر معلوم ہونے پر ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھی کار میں سوار ایئر پورٹ سے واپس جا رہے تھے۔

''اب آپ گڈ نائٹ کلب جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ایسے کلب دن کے وقت ویران رہتے ہیں۔ رات گئے آباد ہوتے ہیں۔ ہم واپس اپنی رہائش گاہ پر جا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ جولیا اور صالحہ اب تک وہاں پہنچ چکی ہوں گی''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریمزے اس وقت سان کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ گڈ نائٹ کلب کا مینجر اور مالک تھا اور یہ کلب سان کے متوسط طبقے میں بے حد مقبول تھا کیونکہ یہاں منشیات سے لے کر متوسط قیمت کے کھانوں کے ساتھ ساتھ انتہائی قیمتی کھانے اور ہر قسم کی شراب بھی ملتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ رات کو اس کلب میں اس قدر رش ہوتا تھا جیسے کئی باراتیں بیک وقت وہاں موجود ہوں۔ ریمزے کو سان شہر کی آدھی سے زیادہ آبادی جانتی تھی کیونکہ وہ چار پانچ ملازمین سمیت وقفے وقفے سے کلب کے چکر لگاتا رہتا تھا تاکہ کسی کو کوئی شکایت نہ ہو۔ ایئرپورٹ پر موجود تقریباً سب افسران بھی کلب میں آتے جاتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب ریمزے ایئرپورٹ پہنچا تو اسے اس طرح خوش آمدید کہا گیا جیسے وہ سب کا دوست ہو جبکہ آپریشن مینجر واقعی اس کا دوست تھا اس لئے وہ اس کے آفس میں پہنچ گیا تو آپریشن مینجر براؤن نے کرسی سے

اٹھ کر ریمزے کا استقبال کیا۔

''آؤ ریمزے۔ آج ادھر کیسے۔ کیا کہیں جا رہے ہو''۔ آپریشن مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں چند افراد کا استقبال کرنے آیا ہوں''...... ریمزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ۔ کون ہیں یہ لوگ۔ کیا تمہارے سرپرست ہیں''...... براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریمزے ہنس پڑا۔

''آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔ کیا میں نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہے''...... آپریشن مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی لطیفہ بن گیا ہے۔ میں جن لوگوں کا استقبال کرنے آیا ہوں میں نے انہیں دیکھا تک نہیں ہوا اور سوائے ایک آدمی کے باقی کسی کا نام بھی نہیں جانتا اور اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکو اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ میرے کلب کے سرپرست ہیں''...... ریمزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا سوری۔ میں بہرحال آپ کی ہر طرح سے مدد کرنے کے لئے حاضر ہوں''...... آپریشن مینجر نے قدرے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اسرائیل سے تھوڑی دیر بعد آنے والی ایک پرواز میں چار

افراد سوار ہیں جن میں دو مرد ہیں اور دو عورتیں۔ یہ اکٹھا گروپ ہے۔ میں نے ان کا استقبال کرنا ہے اور یہاں سان میں وہ جب تک رہیں گے تب تک ان کی خدمت کرنی ہے۔ ایسی صورت میں میرے کلب کو بہت فائدہ ہو گا لیکن میں انہیں پہچانتا نہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ائیرپورٹ سے نکل جائیں اور میں انہیں ٹریس ہی نہ کر سکوں تو یہ میرے لئے بہت نقصان کا باعث ہو گا۔ اس لئے میں آپ کی مدد چاہتا ہوں''...... ریمزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ چاہتے کیا ہیں''...... آپریشن مینجر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ذہنی طور پر کنفیوژ ہو گیا ہو۔

''اس گروپ کے لئے سیٹوں کی بکنگ اکٹھی کی گئی ہو گی اور انہیں بورڈنگ کارڈ بھی اکٹھے ہی ایشو کئے گئے ہوں گے۔ میرے پاس ایک آدمی کا نام پہنچایا گیا ہے وہ ہے جیمز اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جیمز دیو ہیکل جسم کا مالک ہے۔ آپ مجھے باقی افراد کے نام بھی بتا دیں اور ان کے کاغذات پر موجود تصویریں بھی دکھا دیں تاکہ میں انہیں پہچان سکوں''...... ریمزے نے کہا۔

''ہاں یہ کام ہو سکتا ہے''...... آپریشن مینجر نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

''قبرص سے آنے والی فلائٹ کے تمام پسنجرز کی لسٹ مجھے دے جاؤ''...... آپریشن مینجر نے کہا۔

''اوکے۔ جلدی آؤ''...... آپریشن مینجر نے دوسری طرف سے

بات سن کر رسیور رکھتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ اس نے فائل مؤدبانہ انداز میں آپریشن مینجر کے سامنے رکھ دی۔

''تم جا سکتے ہو''...... آپریشن مینجر نے کہا تو وہ نوجوان سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ آپریشن مینجر نے فائل کھولی اور فائل میں موجود کاغذات چیک کرنے میں مصروف ہو گیا جبکہ میز کی دوسری طرف کرسی پر ریمزے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

''اوہ۔ یہی ہیں مسٹر جیمز۔ یہ دیو ہیکل کیا پورے دیو ہیں اور یہ ان کے تین ساتھی مسٹر جیکب، میڈم مارگریٹ اور میڈم ڈینی۔ یہ اکٹھے ہی ہیں اور کوئی چار افراد کا ایسا گروپ نہیں ہے کہ اس میں دو مرد اور دو عورتیں شامل ہوں''...... آپریشن مینجر نے فائل ریمزے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ریمزے نے فائل لی اور کاغذات دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ یہی لوگ ہیں۔ جیمز، جیکب، مارگریٹ اور ڈینی''۔ ریمزے نے کہا اور فائل واپس کر دی۔

''اوکے بے حد شکریہ۔ کلب آؤ تو مجھے اطلاع ضرور دینا۔ عیش کرا دوں گا''...... ریمزے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... آپریشن مینجر نے کہا اور پھر ریمزے اس سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فلائٹ

کے ایئرپورٹ پر لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا تو ریمزے الرٹ ہوگیا۔ کرنل ہارگ نے خصوصی طور پر اسے فون کر کے جیمز اور اس کے ساتھیوں کی ہر قسم کی امداد کرنے کا حکم دیا تھا۔ ریمزے کا تعلق ریڈ وولف کے سپر چیف کرنل ہارگ سے تھا کیونکہ کرنل ہارگ ایک بار سان آیا تو وہ اس کے کلب بھی آیا تھا اور پھر یہاں سے جاتے ہوئے وہ ریمزے سے ملا اور اسے ریڈ وولف ایجنسی میں شامل ہونے کی پیش کش کی۔ ریمزے اتنی بڑی اور طاقتور تنظیم میں شامل ہوکر بے حد خوش ہوا تھا اور اس نے کرنل ہارگ کے لئے بڑے بڑے کام کئے تھے جبکہ ریڈ وولف کی طرف سے اسے کثیر سرمایہ ملا تھا۔ اب کرنل ہارگ نے اسے فون کر کے جیمز اور اس کے گروپ کی جسے سپر پلس گروپ کا نام دیا گیا تھا مدد کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ سپر پلس گروپ کے لئے جو بھی کام کرے گا اسے اس کا ڈبل معاوضہ دیا جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ ریمزے ان سے ملنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔

کرنل ہارگ نے اسے بتا دیا تھا کہ یہ گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے سان آ رہا ہے کیونکہ لارا ہلاک ہوگئی تھی اور مارٹن واپس چلا گیا تھا اس لئے اس نے کوشش کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ ٹریس کر لی تھی اور پھر فلائٹ لینڈ ہونے پر اس نے با آسانی دیو ہیکل جیمز کو پہچان لیا جس کے ساتھ ایک مرد اور دو سمارٹ عورتیں تھیں۔ وہ چاروں گروپ کی صورت

میں آؤٹر گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''ہیلو مسٹر جیمز۔ میرا نام ریمزے ہے''...... ریمزے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو تم ہو ریمزے۔ سپر چیف نے تمہاری بہت تعریفیں کی ہیں۔ ان سے ملو یہ میرے ساتھی ہیں''...... جیمز نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریمزے کا تعارف جیکب، مارگریٹ اور ڈینی سے بھی کرا دیا۔

''آپ کسی ہوٹل میں رہنا پسند کریں گے یا پرائیویٹ رہائش گاہ میں''...... ریمزے نے جیمز کے ساتھ آؤٹر گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہم ڈرنک لیں گے ہوٹل میں لیکن رہیں گے کسی اچھی سی کوٹھی میں اور وہاں ہمیں نئے ماڈل کی کار اور کچھ اسلحہ بھی چاہئے''۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سب کچھ ہو جائے گا۔ میں نے پہلے ہی انتظام کیا ہوا ہے۔ اب آپ پہلے ہوٹل جا کر ڈرنک لو گے یا کوٹھی پر جا کر کچھ دیر آرام کرو گے۔ کار وہاں موجود ہے۔ اسلحہ کی لسٹ دے دیں وہ بھی منگوا لیا جائے گا''...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جیمز نے اس کے کاندھے پر ہلکی سی تھپکی دی پھر وہ کار تک پہنچ گئے۔ کار خاصی بڑی تھی اس لئے عقبی سیٹ پر جیکب، مارگریٹ اور ڈینی تینوں آسانی سے بیٹھ گئے جبکہ جیمز سائیڈ سیٹ پر اکیلا بھی پورا نہ آ

رہا تھا۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ پہلے آپ کہاں جائیں گے''۔ ریمزے نے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کیا ہے تم نے یا نہیں''...... جیمز نے کہا۔

''یس سر۔ جیسے ہی کرنل ہارگ صاحب نے مجھے آپ کی آمد اور مقصد کے بارے میں بتایا تو میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا۔ مارٹن اور لارا کے لئے پہلے میں انہیں تلاش کر چکا تھا لیکن اس کوٹھی کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ خالی کی جا چکی تھی لیکن انہوں نے جس آدمی سے کوٹھی لی تھی وہ میرا دوست تھا۔ میں نے اس سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے ان لوگوں کی فرمائش پر دوسری کالونی میں بڑی کوٹھی دے دی ہے اور پھر میں نے وہ کوٹھی چیک کی تو اس میں وہ لوگ موجود تھے۔ وہاں سے میں سیدھا ائیر پورٹ پر آپ کے استقبال کے لئے چلا گیا''...... ریمزے نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم ابھی کسی کوٹھی میں چلو میں تمہیں اسلحہ کی لسٹ دوں گا وہ مجھے مہیا کر دینا۔ اس کے بعد ہم تمہارے ساتھ اس کوٹھی میں جائیں گے جہاں وہ لوگ موجود ہیں پھر دیکھنا وہاں کیا تماشہ ہوتا ہے''...... جیمز نے چٹخارے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ آپ چاہیں تو اس کوٹھی کو

میزائلوں سے اڑا دیں۔ پولیس کی فکر مت کریں میں سنبھال لوں گا"۔ ریمزے نے کہا۔

"سنو ریمزے۔ آئندہ ہمارے لئے ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالنا یہ میری لاسٹ وارننگ ہے ورنہ اگلے ہی لمحے تمہاری گردن ٹوٹ جائے گی۔ پولیس ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ ہم سپر پلس گروپ ہیں۔ رہا کوٹھی کو میزائلوں سے اڑانا تو یہ تو ہو گا ہی لیکن پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہم ہڈیاں توڑیں گے پھر انہیں گولیاں مار دیں گے اور آخر میں کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ کرنل صاحب نے بتایا تھا کہ وہ بہت تیز اور فعال لوگ ہیں اس لئے ہم ان سے لڑنے کی بجائے انہیں گولیاں مار دیں لیکن میں ایسا نہیں سمجھتا۔ ابھی تک کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو جیمز سے لڑ سکے۔ میرے سامنے آنے والے کی ایک تھپڑ میں گردن ٹوٹ جاتی ہے"...... جیمز نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا اور ریمزے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت نئی رہائش گاہ میں شفٹ ہو چکا تھا کیونکہ پہلی رہائش گاہ پر اٹیک کیا گیا تھا۔ عمران نے اس کوٹھی کے مالک کی تفصیل ویلس سے معلوم کر لی تھی کیونکہ کسی بھی وقت اس سے رابطے کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ کوٹھی کے مالک کی ایک رئیل اسٹیٹ ایجنسی تھی جس کا فون نمبر ویلس نے اسے دے دیا تھا اور اب چونکہ ویلس ہلاک ہو چکا تھا اس لئے عمران نے خود فون کر کے رئیل اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کیا اور پہلی رہائش گاہ چھوڑ کر یہ نئی رہائش گاہ حاصل کر لی تھی اور اسے ویلس کا حوالہ دے کر کسی کو بھی اس نئی رہائش گاہ کا ایڈریس نہ بتانے کے لئے کہا تو اسے جواب دیا گیا کہ یہ ایجنسی کا اصول ہے کہ اصل پارٹی کے علاوہ کسی دوسرے کو چاہے وہ پولیس آفسر ہو یا ملٹری آفیسر یا سول آفیسر کسی کو کچھ نہیں بتایا جاتا تو عمران مطمئن ہو گیا تھا۔ اس وقت عمران اور اس کے ساتھی اس نئی رہائش گاہ جس کا نام پام ہاؤس تھا کے ایک

بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ریمزے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہ واپس اپنی پرانی رہائش گاہ گئے۔ وہاں جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ انہوں نے جب تفصیل بتائی تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے صالحہ اور جولیا دونوں کی اور خصوصاً صالحہ کی ہمت اور جذبے کے ساتھ اس کی دلیرانہ جدوجہد کی تعریف کی۔

''اب کیا کرنا ہے کیا ہم ایسے ہی یہاں رہ کر ایرے غیرے ٹائپ لوگوں سے لڑتے رہیں گے یا ٹارگٹ کی طرف بھی بڑھیں گے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ یہ کیوں ایسا کر رہا ہے۔ یہ ریڈ وولف سے ڈرتا ہے اس کے ذہن پر ریڈ وولف کا رعب چھایا ہوا ہے''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں واقعی ریڈ وولف سے ڈرتا ہوں۔ کیا معلوم کس وقت مجھ پر حملہ کر دے۔ صرف آنکھیں ہی سرخ کرنی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم مجھے ریڈ وولف کہہ رہے ہو۔ میں واقعی تمہارے لئے ریڈ وولف ثابت ہو سکتا ہوں''...... تنویر نے غصیلے اور بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب تم نے خود مان لیا ہے تو اب تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ میں واقعی ریڈ وولف سے ڈرتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ریڈ وولف کے تربیت یافتہ ایجنٹ ہماری نئی رہائش گاہ کا پتہ نہیں چلا سکتے اور یہاں کسی بھی وقت حملہ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی معلوم کرنے کے لئے تو ہم ریمزے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں کیونکہ مارٹن اور لارا کا مقامی ساتھی ایجنٹ ریمزے تھا اور اب نئے آنے والوں کا بھی مقامی ایجنٹ اور مددگار یہی ریمزے ہوگا اور اگر ریڈ وولف کا کوئی نیا گروپ یہاں آئے گا تو اس کا علم بھی ریمزے کو ہی ہوگا۔ اس لئے ریمزے سے بات چیت کئے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے اور جہاں تک اس کوٹھی کو ٹریس کرنے کی بات ہے تو تمہاری بات درست ہے وہ عام مجرم نہیں ہیں وہ ہماری طرح تربیت یافتہ ایجنٹ ہوں گے۔ ایک ایسی ایجنسی جس کی سرپرستی اسرائیل کر رہی ہے کوئی عام سی ایجنسی نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہاں باقاعدہ نگرانی کا نظام قائم کرنا ہوگا۔ ورنہ ہم غفلت میں نہ مارے جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اینٹی گیس سسٹم یہاں پہلے سے نصب ہے۔ اس لئے وہ لوگ یہاں گیس فائر کر کے ہمیں بے ہوش نہیں کر سکتے لیکن اس کے باوجود ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب چونک

پڑے۔

''اینٹی گیس سسٹم یہ کیا ہے اور یہاں کیوں نصب ہے۔ وجہ''...... اس بار صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا نے حال ہی میں یہ سسٹم تیار کیا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا آلہ ہے جسے کسی بھی کھلی جگہ نصب کر دیا جائے تو وسیع رینج میں موجود وہ گیس جو انسان کو بے ہوش کر دیتی ہے یکلخت ختم ہو جاتی ہے اور اس ایریے میں موجود افراد بے ہوش نہیں ہو سکتے''۔ عمران نے سسٹم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ یہاں کیوں نصب ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہوا''۔ صفدر نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ وہ یہاں کیوں نصب ہے۔ میں نے تو اسے برآمدے کے آخری کونے میں نصب دیکھا ہے۔ میں چونکہ دس بارہ روز پہلے اس کے بارے میں مکمل تفصیل پڑھ چکا ہوں اور اس کی تصویر بھی دیکھ چکا ہوں اس لئے میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا جہاں تک اسے نصب کرنے کی بات ہے تو یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی تنظیم کے لوگوں نے یہ کوٹھی استعمال کی ہو گی اور انہوں نے یہ اینٹی گیس سسٹم نصب کیا ہو گا اور جاتے وقت اسے اتارنا بھول گئے ہوں گے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ موجود ہے اور ہمارا تحفظ ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ہمیں چند گھنٹوں بعد گڈ نائٹ کلب جانا ہے۔ اس لئے جو ساتھی آرام کرنا چاہے کرسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا ریمزے کو کرنل ہارگ کے ہیڈکوارٹر یا اس لیبارٹری جہاں فارمولا موجود ہے کا علم ہو گا۔ اگر ہو گا تو کیسے۔ وہ تو یہاں سان میں مستقل رہتا ہے جبکہ کرنل ہارگ کا آفس اسرائیل میں ہے اور یقیناً انہوں نے ایسی لیبارٹری کا انتخاب کیا ہو گا جو اسرائیل میں ہو گی''...... صفدر نے کہا۔

''اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... سب نے چونک کر کہا۔

''اوہ۔ اٹیک ہونے والا ہے۔ گیس کیپسول پھینکنے کی آوازیں سنائی دی ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ''...... عمران نے بولنا شروع ہی کیا تھا کہ اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگا اور پھر جیسے سورج کے سامنے کوئی سیاہ بادل آ جائے تو روشنی اندھیرے میں بدل جاتی ہے اسی طرح عمران کا ذہن بھی اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ریمزے اور سائیڈ سیٹ پر جیمز گروپ کی ایک عورت ڈینی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ خالی تھی دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیکب تھا جبکہ جیمز اور مارگریٹ دونوں عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

''باس بے ہوش افراد کو گولی مار دینا کون سی بہادری ہے''۔ اچانک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیکب نے کہا۔

''کرنل ہارگ کا حکم ہے کہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اور تم ایسا کہہ رہے ہو لیکن تم فکر مت کرو میری فطرت بھی یہی ہے۔ بغیر لڑے اس طرح لوگوں کو مارنا واقعی بہادری نہیں ہے یہ تو لاشوں پر گولیاں چلانے کے مترادف ہے''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ پورا گروپ ہے تم کس کس سے لڑ کر اس کا خاتمہ کرو گے۔

تم اکیلے مت لڑو پورا گروپ ان سے لڑے گا۔ اس گروپ میں دو تو عورتیں ہیں۔ ان بچاریوں نے کیا لڑنا ہے وہ تو گروپ میں موجود مردوں کی گرل فرینڈز ہوں گی باقی چار مرد ہیں کیا تم ان سب سے باری باری لڑو گے''...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلو اور پھر اسے ہوش میں لا کر اس کی ہڈیاں توڑ کر اپنا شوق پورا کر لینا۔ باقی افراد کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیاں مار دو''...... مارگریٹ نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

'' ان کی تعداد چھ ہے اور ہماری تعداد چار ہے۔ کیوں نہ ہم چاروں ان چھ افراد سے لڑیں''...... جیمز نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں آخر لڑنے کا اتنا شوق کیوں ہے مانا کہ تمہارے اندر دیوؤں جیسی طاقت ہے لیکن وہ کیا مثال ہے کہ دیوؤں جیسی طاقت رکھنا برا نہیں لیکن اس طاقت کو دیوؤں کی طرح استعمال کرنا برا ہے''...... مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیمز بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''مجھے بڑا لطف آتا ہے جب میں اپنے مقابل کے جسم کی ہڈیاں توڑتا ہوں۔ ہڈیاں ٹوٹنے کی آوازیں مجھے خوش کر دیتی

ہیں''...... جیمز نے چٹخارہ لے کر بات کرتے ہوئے کہا اور مارگریٹ بے اختیار ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے اور کالونی کے اندر دو سڑکیں کراس کرنے کے بعد ریمزے نے کار ایک پبلک پارکنگ میں لے جا کر روک دی تو جیکب بھی کار وہیں لے گیا۔

''سر وہ سڑک پار جو نیلے پتھروں والی کوٹھی نظر آ رہی ہے پاکیشیائی اسی کوٹھی میں رہائش پزیر ہیں''...... ریمزے نے اپنی کار سے اتر کر جیمز کی کار کے قریب آ کر جیمز سے کہا جو کار سے نیچے نہیں اترا تھا۔

''اندر سے نگرانی تو نہیں ہو رہی''...... جیمز نے کہا۔

''نہیں جناب۔ میں نے ایکس ویو ریز کی مدد سے چیکنگ کی ہے اندر ایک کمرے میں چھ افراد کی موجودگی چیک کی گئی ہے''۔ ریمزے نے جواب دیا۔

''او کے۔ پھر جاؤ اور سائیڈ سے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دو''...... جیمز نے کہا۔

''یس سر''...... ریمزے نے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنی کار کی سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے بنے ہوئے باکس میں سے گیس پسٹل نکال کر جیب میں ڈالا اور سیٹ بند کر کے وہ مڑا اور سڑک کی طرف بڑھنے لگا جبکہ ریمزے کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ڈینی کار سے اتر کر جیمز کی کار کی

طرف آ گئی تھی۔ جیمز اور حبکب دونوں کار سے باہر نکل آئے تھے۔ ان دونوں کی نظریں سامنے کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔ ڈینی کار میں بیٹھی مارگریٹ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

''مجھے ریمزے پر شک ہے مارگریٹ''...... ڈینی نے آہستہ سے ساتھ بیٹھی مارگریٹ کے کان میں کہا تو مارگریٹ بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ''...... مارگریٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے لیکن پھر بھی معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔ راستے میں سیل فون پر ریمزے کو کال آئی تھی۔ میں چونکہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس لئے میں دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی سن رہی تھی۔ فون کرنے والی کوئی عورت تھی۔ اس نے ریمزے سے پوچھا کہ کیا ڈرامہ ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں تو ریمزے نے جواب دیا کہ ابھی تو ڈرامہ شروع بھی نہیں ہوا اور تم فکر مت کرو جیسے تم نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا''...... ڈینی نے فون کال کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واضح اشارہ ہے کہ ہمارے ساتھ گیم کھیلی جا رہی ہے''...... مارگریٹ نے کہا اور تیزی سے کار سے نیچے اتر کر جیمز کی طرف بڑھ گئی۔

''سنو جیمز۔ ڈینی کیا کہہ رہی ہے''...... مارگریٹ نے کہا تو جیمز

چونک کر ڈینی کی طرف متوجہ ہو گیا جو مارگریٹ کے بعد خود بھی کار سے نیچے اتر آئی تھی۔ ڈینی نے ریمزے کو آنے والی کال کی تفصیل دوبارہ دوہرا دی۔

''اوہ۔ اچھا کیا جو تم نے بتا دیا۔ اب ایک تو ہم الرٹ رہیں گے دوسرا ان پاکیشیائی سے نمٹ کر اس ریمزے سے بھی نمٹ لیں گے''...... جیمز نے قدرے لاپرواہ سے لہجے میں کہا لیکن پہلے وہ ڈھیلے انداز میں کھڑا تھا اب اس کا جسم تن سا گیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد کوٹھی کا چھوٹا گیٹ کھلا اور اندر سے ریمزے باہر نکل آیا تو جیمز اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''آ جائیں۔ سب او کے ہے''...... ریمزے نے ہاتھ ہلا کر کہا تو جیمز اور اس کے ساتھی ایک ہی کار میں بیٹھ گئے اور اگلے ہی لمحے کار پارکنگ سے نکل کر سڑک پر آئی اور قریبی چوک سے گھوم کر سڑک پار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچی تو ریمزے نے اس دوران بڑا پھاٹک کھول دیا تھا۔ اس لئے جیمز کار اندر لے گیا۔ پارکنگ میں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ جیمز نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔

''میں نے کار لاک نہیں کی ہے اس لئے میں اسے لاک کر آؤں''...... ریمزے نے پھاٹک بند کرتے ہوئے کہا اور پھر چھوٹے گیٹ کو کھول کر وہ باہر چلا گیا۔

''آؤ ہم یہاں کی تلاشی لیں۔ گیس کا اثر تو ختم ہو چکا ہو

گا''...... جیمز نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا اور پھر ایک بڑے کمرے میں کرسیوں پر ڈھلکے پڑے چھ افراد دکھائی دیئے جن میں دو عورتیں تھیں۔

''تو یہ ہے وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس جس کی مثالیں دی جاتی ہیں''...... جیمز نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر آگے کر کے اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے بیٹھتے ہی جیکب، مارگریٹ اور ڈینی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ریمزے ابھی باہر ہی تھا۔

''ان کا لیڈر کون ہے''...... جیمز نے کہا۔

''ریمزے کو معلوم ہو گا کہ ان چار مردوں میں سے کون لیڈر ہے''...... پاس بیٹھے جیکب نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ریمزے کمرے میں داخل ہوا۔

''ریمزے ان میں سے لیڈر کون ہے''...... جیمز نے ریمزے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے باس۔ میں تو انہیں دیکھ ہی پہلی بار رہا ہوں''...... ریمزے نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے مضبوط رسی ڈھونڈو پھر ان سب کو رسیوں سے اچھی طرح باندھ دو۔ ان دونوں لڑکیوں سمیت۔ پھر تھپڑ مار مار کر پہلے آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ جب اس کی ہڈیاں ٹوٹیں گی تو وہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا''...... جیمز نے کہا۔

''لیس سر۔ میں رسی کا بنڈل لے آتا ہوں۔ یقیناً سٹور میں ہو

گا''...... ریمزے نے کہا اور جیمز کے سر ہلانے پر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

''جیمز۔ تم انہیں بندھوا کیوں رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ تمہارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ بے چارے تو ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے تمہارا کیسے کریں گے''...... مارگریٹ نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں اس لئے انہیں بندھوا رہا ہوں تاکہ پہلے ان سے کچھ باتیں ہو جائیں۔ اس کے بعد رسیاں کھول دی جائیں گی پھر ان کی ہڈیوں کے ٹکڑے اس کمرے میں ہر طرف بکھرے پڑے ہوں گے اور لیڈر جو بھی ہوا اس کا سر کاٹ کر میں ساتھ لے جاؤں گا اور کرنل ہارگ کے قدموں میں رکھ دوں گا''...... جیمز نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا۔

''بعض اوقات مجھے لگتا ہے کہ تم انسانی قصائی ہو۔ کسی کو مارنے میں جو لطف تمہیں آتا ہے شاید کسی کو آ ہی نہیں سکتا''...... مارگریٹ نے کہا تو جیمز قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ کچھ دیر بعد ریمزے واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا۔

''ان سب کو اس طرح باندھو کہ یہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکیں''...... جیمز نے کہا اور ریمزے نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... جیمز نے کہا تو ریمزے

نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس آدمی کے ناک سے لگا دی جس کی طرف جیمز نے اشارہ کیا تھا۔

''اگر اینٹی گیس تمہارے پاس موجود ہے تو پھر ان سب کو ہوش میں لے آؤ۔ مجھے اینٹی گیس کی تمہارے پاس موجودگی کا علم نہ تھا اس لئے میں نے تھپٹر مار مار کر باری باری ان کو ہوش میں لانے کا کہا تھا''...... جیمز نے کہا۔

''یس سر''...... ریمزے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے آدمی کی ناک سے بوتل لگا دی۔

عمران کا تاریکی میں ڈوبا ہوا ذہن یکلخت بیدار ہونے لگا۔ کیونکہ گھپ اندھیرے میں اچانک تیز روشنی پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو کرسیوں پر بندھے بیٹھے دیکھا۔ ایک آدمی باری باری ان کی ناک سے اینٹی گیس کی بوتل لگا رہا تھا۔ عمران ذہن میں یہ خیال آتے ہی چونک پڑا کہ ان کی رہائش گاہ کے اندر تو اینٹی گیس سسٹم نصب تھا اس کے باوجود وہ سب کیسے اور کیوں بے ہوش ہو گئے تھے۔ بے ہوش ہونے سے پہلے وہ گیس کیپسولوں کے پھٹنے کی مخصوص آوازیں سن کر چونکا تھا پھر اس کے ذہن پر اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سسٹم کام نہیں کر رہا تھا یا خراب ہو گیا تھا اس لئے اسے یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس نے پہلی بار شعوری طور پر اردگرد دیکھا تو سامنے کرسیوں پر چار افراد بیٹھے

ہوئے تھے۔ ایک آدمی جوانا کی طرح دیو ہیکل تھا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا آدمی گو ورزشی جسم کا مالک تھا لیکن اس دیو ہیکل کے سامنے وہ ہڈیوں کا پنجر ہی نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ دو نوجوان عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں آتے دیکھ لیا تھا اور اس نے شعور بیدار ہوتے ہی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا تھا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی انگلیاں گانٹھ تک پہنچ گئیں اور اس نے رسی کو اس انداز میں کھولنا شروع کر دیا کہ گانٹھ بھی کھل جائے اور رسی بھی کھل کر نیچے نہ گرے لیکن جب وہ جھٹکا دے کر اٹھے تو رسی خود بخود کھل کر نیچے جا گرے۔

''تم سب ہوش میں آ گئے ہو۔ تمہارا لیڈر کون ہے''...... دیو ہیکل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ۔ تم نے میرے لئے کتنا پیارا لفظ استعمال کیا ہے۔ لیڈر۔ واہ۔ ویری گڈ۔ تھینک یو''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے افراد کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس طرح کے انتہائی تناؤ سے بھرپور ماحول میں عمران کے خوشگوار لہجے اور بات نے کمرے میں اس طرح دھماکہ کیا تھا جیسے کمرے میں اچانک کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔

تم۔ تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو''...... دیو ہیکل

آدمی نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"تمہیں اتنا غصہ آتا ہے تو چلو گفتگو کو نیا موڑ دے دیتے ہیں۔ تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤ میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم جو پوچھو گے ہم سچ سچ بتا دیں گے۔ ہم تو چونکہ بے بس ہیں اس لئے اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم ہمیں گولیاں مار دو گے یا زندہ چھوڑ دو گے"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مرنے سے پہلے تمہارا حق ہے کہ تم ہمارے بارے میں جان لو تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم سب کی موت کس کے ہاتھوں ہو رہی ہے"...... دیو ہیکل نے دانت پیس کر بولتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر ہو جائے تعارف"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام جیمز ہے اور یہ نام تمہاری قبر میں بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔ یہ میرے ساتھی جیکب، مارگریٹ اور ڈینی ہیں اور یہ بھی انتہائی تجربہ کار ایجنٹ ہیں"...... جیمز نے انتہائی رعب دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایجنٹ۔ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم بین الاقوامی تنظیم ریڈ وولف کے سپر پلس ایجنٹ ہیں۔ پہلے یہاں صرف سپر ایجنٹس مارٹن اور لارا بھیجے گئے تھے لیکن لارا

ہلاک کر دی گئی اور لارا چونکہ مارٹن کی بیوی تھی اس لئے اس پر لارا کی موت کا بے حد اثر ہوا اور وہ لارا کی لاش لے کر واپس چلا گیا۔ جس پر کرنل صاحب نے ہمیں یہاں بھیجا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ سپر پلس ایجنٹس کبھی ناکام نہیں ہوا کرتے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ ہم نے تمہیں کیسے گھیر لیا اور اب تم ہمارے سامنے بے بس اور لاچار بیٹھے ہوئے ہو اور تھوڑی دیر بعد اس پورے کمرے میں تمہاری ٹوٹی ہوئی ہڈیاں بکھری پڑی ہوں گی لیکن پہلے اپنے بارے میں بتاؤ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جیمز نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ وجہ بتاؤ"...... جیمز نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے کرنل کا لفظ کہا ہے میرا خیال ہے کہ تم ان کا پورا نام جانتے ہو گے اور اگر نہیں جانتے تو میں بتا دیتا ہوں ان کا نام کرنل ہارگ ہے۔ وہ ریڈ وولف کا سپر چیف ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤ تاکہ میں تمہیں نام لے کر ہلاک کر سکوں"...... جیمز نے کہا۔

"تو سنو۔ میرا نام علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں اس گروپ کا لیڈر ہوں۔ یہ میرا ساتھی صفدر ہے اور اس کے ساتھ کیپٹن شکیل، پھر تنویر اور اس کے ساتھ ہماری دو ساتھی خواتین جولیانا فٹز واٹر اور صالحہ ہیں"...... عمران نے کھل کر

سب کا تعارف کراتے ہوئے کہا حالانکہ وہ یورپی میک اپ میں تھے اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے پناہ حیرت جیسے منجمد سی ہو کر رہ گئی تھی۔

"او کے۔ تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ سچ بتا دیا اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... جیمز نے کہا۔

"تم اگر اسلحہ استعمال نہ کرو تو میں تمہیں فائٹ کی دعوت دیتا ہوں ویسے بھی تم نے پہلے ہڈیاں توڑنے کا کہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو۔ مجھے جیمز کو جسے آج تک بڑے سے بڑا فائٹر انگلی تک نہیں لگا سکا۔ اوہ اچھا تو تم اس بہانے سے یہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری رسیاں کھول دوں اور تم یہاں سے فرار ہو سکو۔ لیکن یہ خیال دل سے نکال دو۔ میرے سامنے تم چند لمحوں سے زیادہ کھڑے رہ ہی نہیں سکتے اور پھر ریمزے بھی موجود ہے۔ کیوں ریمزے"...... جیمز نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے انہیں اینٹی گیس سنگھا کر ہوش دلایا تھا۔

"اچھا تو یہ ہے ریمزے۔ ریڈ وولف کا سان میں مقامی ایجنٹ"...... عمران نے کہا۔

"میں باہر کی نگرانی کے لئے جا رہا ہوں"...... جیکب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جیمز۔ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ ختم کرو اسے"...... اس

لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا جس کا نام مارگریٹ بتایا گیا تھا۔

''مارگریٹ تم جانتی نہیں ہو اس آدمی کی شہرت پوری دنیا میں ہے اسے مثالی ایجنٹ سمجھا اور کہا جاتا ہے اور وہ آج میرے سامنے بے بس بیٹھا ہوا ہے۔ کچھ دیر اور اس سے باتیں کرلوں۔ مرنا تو بہرحال اسے ہے ہی''...... جیمز نے بے حد فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر ان عورتوں اور اس کے ساتھیوں کو میں گولی مار دیتی ہوں''...... مارگریٹ نے کہا۔

''کیوں۔ جلدی کر رہی ہو۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے''...... جیمز نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری چھٹی حس سائرن بجا رہی ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے خطرہ لاحق ہے اور تم جانتے ہو کہ میری چھٹی حس غلط نہیں ہوا کرتی''...... مارگریٹ نے کہا۔

''تمہاری چھٹی حس نے اب اگر تمہیں کوئی احساس دلایا جس میں توہین کا پہلو نکلتا ہو تو تمہاری چھٹی حس تمہیں موت کے اندھیرے میں بھی لے جا سکتی ہے''...... جیمز نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو مارگریٹ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''میں باہر جا رہی ہوں''...... مارگریٹ نے کہا۔

''اور میں بھی''...... خاموش بیٹھی ہوئی ڈینی نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''تو تم ان لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتیں''......

جیمز نے کہا۔

''سوری۔ جب تم باتوں سے فارغ ہو جاؤ تو ہمیں ریمزے کے ذریعے کال کر لینا''...... مارگریٹ نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ اب کمرے میں صرف جیمز اور ریمزے موجود تھے۔ دونوں خاموش تھے۔

''سنو۔ جیمز۔ بہتر ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس قبرص چلے جاؤ۔ تمہارے ساتھی تمہارا رعب تسلیم نہیں کرتے ہم کیسے کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یو شٹ اپ۔ نانسنس''...... جیمز نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرا لیکن دوسرے لمحے وہ کھلتے سپرنگ کی طرح اوپر اچھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران بھی اس کرسی سمیت جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا نیچے فرش پر جا گرا۔ جیمز چیختے ہوئے مڑا اور اس نے پوری قوت سے لات اٹھتے ہوئے عمران کی پسلیوں پر ماری۔ یہ ضرب اس قدر زور دار تھی کہ عمران فرش پر کسی تیز رفتار کار کی طرح گھسٹتا ہوا سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ شاید اتنی تیزی سے پلک بھی نہ جھپک سکتی تھی۔ عمران کے لئے یہ ضرب قاتل بھی ہو سکتی تھی۔ اگر اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرا جاتا تو یقیناً اس کا سر

سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتا لیکن گھستا ہوا عمران درمیان میں ہی گھوم سا گیا تھا اور سر کی بجائے اس کے دونوں پیر دیوار سے ٹکرائے تھے اور جتنی تیزی سے وہ دیوار کی طرف گیا تھا اتنی ہی تیزی سے واپس آتے ہوئے اس کا جسم ایک بار پھر گھوما اور پلک جھپکانے میں عمران کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے اپنی جگہ پر کھڑے دیو ہیکل جیمز کی ٹانگوں سے ٹکرائے اور جیمز چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر پشت کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم یکلخت اچھل کر گھوما اور ٹھیک اسی وقت جب جیمز کے گرنے کا دھماکہ ہوا عمران اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن جیمز میں ابھی تک کرنٹ موجود تھا اس کا نچلا جسم انتہائی تیز رفتاری سے اٹھا اور عمران اس کے دونوں پیروں کے ذریعے اڑتا ہوا کچھ فاصلے پر جا گرا۔ ریمزے نے جو اب تک خاموش اور بے حس و حرکت کھڑا دونوں کے درمیان ہونے والی خوفناک فائٹ دیکھ رہا تھا عمران کے ٹکرانے سے اچھل کر سائیڈ میں ہوا اور پھر وہ شاید تیزی سے اٹھتے ہوئے عمران پر حملہ کرنا چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اڑتا ہوا جیمز سے جا ٹکرایا۔ جیمز جو عمران کو اپنے پیروں پر اٹھا کر پھینک دینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اب وہ الٹی قلابازی کھا کر اٹھا تھا اور تیزی سے عمران کی طرف لپکا تھا کہ ریمزے، عمران کے پیروں کی ضرب سے اڑتا ہوا جیمز سے پوری قوت سے ٹکرایا اور دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر

پیر کی بھر پور ضرب ریمزے کی کنپٹی پر ماری تو وہ فرش پر ہی چیختے ہوئے کروٹیں لینے لگا اور پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ جبکہ اس دوران جیمز اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب عمران اور جیمز دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے کھڑے تھے۔

''اچھا لڑ لیتے ہوں لیکن تمہاری ہڈیاں میں نے ہی توڑنی ہیں یہ طے ہے''...... جیمز نے چہرے کی دائیں سائیڈ پر آنے والے زخم سے انگلی کی مدد سے خون صاف کرتے ہوئے زہر خند لہجے میں کہا۔ اس کا لباس کافی حد تک پھٹ گیا تھا اور اس کا فولادی ورزشی جسم نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔

''اب تک ریمزے ہوش میں تھا اور مجھے خطرہ تھا کہ وہ جیب سے مشین پسٹل نکال کر مجھ پر فائر نہ کھول دے لیکن اب ایسا نہیں ہے اس لئے اب ہڈیاں توڑنے کا مقابلہ شروع کر دیتے ہیں''۔ عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے کسی دوست سے باتیں کر رہا ہو۔

''مشین پسٹل تو میرے پاس بھی ہے''...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم جیسے لوگوں کی نفسیات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم مشین پسٹل کے لڑائی میں استعمال کو بزدلی سمجھتے ہو اور دو بدو لڑائی کو بہادری۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس مشین پسٹل موجود نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اسے وقت نہ دیں اس کے ساتھی باہر سے واپس آ سکتے ہیں''...... اچانک صفدر نے کہا اور اسی لمحے جیمز نے یکلخت عمران پر جمپ لگایا۔ عمران اپنی جگہ کھڑا رہا۔ جیمز درمیان میں ہی بائیں طرف گھوم گیا لیکن جیسے ہی وہ گھوما عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جیمز کی سائیڈ سے گھوم کر نکلنے والی پنڈلی پر اس نے ہتھیلی سے زور دار ضرب لگائی تو کڑاک کی آواز کے ساتھ کمرہ جیمز کی چیخ سے گونج اٹھا اور وہ چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے گھوم کر ازخود اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار عمران ایسے اچھلا جیسے بجلی کی لہر بادلوں میں دوڑتی ہے اور دوسرے لمحے عمران نے اچھل کر اس کی دوسری پنڈلی پر پیر کی مخصوص انداز میں ضرب لگائی تو کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر جیمز کی چیخ سے گونج اٹھا اس نے ضرب کھا کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا نچلا جسم بے کار ہو گیا تھا وہ اب دونوں پیروں میں سے کسی پر بھی بوجھ نہ ڈال سکتا تھا لیکن اس نے پہلے کی طرح اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران تیزی سے جھکا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھڑی ہتھیلی کا وار کیا اور ایک بار پھر کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھے ہوئے جیمز کا بازو یکلخت بے جان ہو کر لٹک گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ فرش پر پشت کے بل گرا لیکن وہ واقعی بے حد باہمت آدمی تھا کہ اس حالت میں بھی ایک بازو کے بل پر اس نے اپنے

نچلے جسم کی اوپر اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران ایک بار پھر جھکا اور عمران کی کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب جیمز کے اس بازو پر پڑی جس کے سہارے وہ اوپر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس بار پھر کٹاک کی تیز آواز سنائی دی اور جیمز چیختا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران اس کے قریب ہونٹ بھینچے کھڑا اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے خدشہ ہو کہ جیمز دوبارہ اٹھ کر کھڑا ہو سکتا لیکن جیمز چیختا ہوا فرش پر پھڑک رہا تھا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور وہ ساکت ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ویل ڈن عمران۔ تم نے واقعی جان توڑ جدوجہد کی ہے۔ ویری گڈ"...... یکلخت تنویر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کی آواز نے کمرے پر طاری سکوت کو توڑ دیا۔ عمران تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"شکریہ تنویر۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے بھی کم وقت میں اس کو بے بس کر دیتے لیکن تم لوگوں نے گانٹھیں کیوں نہیں کھولیں۔ یہ افریقی طریقہ سانکا کے انداز میں باندھی گئی تھیں اور تم اس خاص افریقی طریقے کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں اس طریقے کی گانٹھوں کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو آزاد نہیں کرا سکے"...... جولیا

نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران عمران نے باری باری سب کی رسیاں کھول دیں۔

''میں ان لڑکیوں کو چیک کرتا ہوں وہ بھی انتہائی تجربہ کار ایجنٹ ہیں''...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

''تم یہیں رکو۔ میں صالحہ کے ساتھ جا کر انہیں کور کرتی ہوں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تنویر تمہارے ساتھ جائے گا۔ مزید لڑائیوں کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''آؤ جولیا میرے ساتھ''...... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''مشین پسٹل اس ریمزے کی جیب میں ہو گا وہ لے لو''۔ عمران نے کہا اور پھر ان دونوں کے باہر نکلتے ہی عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی مدد سے جیمز اور ریمزے دونوں کو گھسیٹ کر کرسیوں پر ڈالا اور پھر رسیوں کی مدد سے ریمیرے کو جکڑ دیا البتہ انہوں نے جیمز کو نہ باندھا تھا کیونکہ وہ اب لنج منج ہو گیا تھا۔ نہ کھڑا ہو سکتا تھا نہ بازو کو حرکت دے سکتا تھا اس لئے عمران نے اسے باندھنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔

''صفدر۔ اس جیمز کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لاؤ''...... عمران نے فرش پر پڑی ہوئی کرسی سیدھی کر کے اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں بھی باہر جا رہا ہوں۔ کسی بھی لمحے کوئی گڑ بڑ ہو سکتی

ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن شکیل بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ صفدر نے جیمز کے عقب میں آ کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب جیمز کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر واپس آ کر اس نے عمران کے ساتھ فرش پر پڑی کرسی کو اٹھا کر سیدھا کیا اور اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ جیمز کے جسم میں موجود حرکت تیز ہوتی جا رہی تھیں پھر کچھ دیر بعد جیمز نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی لاشعوری طور پر اس نے اچھل کر سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف تھرتھرا کر رہ گیا البتہ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی تھی۔ وہ کافی دیر تک عمران کو اس طرح دیکھتا رہا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

”تم۔ تم نے مجھے بے بس کر دیا۔ مجھے جیمز کو۔ میں آج تک یہ سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی شکست نہیں دے سکتا اور تم تو میرے سامنے چڑیا کے بچے کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم نے مجھے ہمیشہ کے لئے لاچار کر دیا اور میں جو دوسروں کی ہڈیاں توڑا کرتا تھا۔ آج اپنی ہڈیاں ف تڑوائے بیٹھا ہوں“...... جیمز نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”وہ۔ وہ جیکب، مارگریٹ اور ڈینی کہاں ہیں۔ کیا کیا ہے تم نے ان کا“...... جیمز نے کہا۔

”نہیں ابھی بھول جاؤ۔ اپنی بات کرو“...... عمران نے کہا۔

”اب کیا بات کروں۔ سپریم ایجنٹس بھی تمہارے ہاتھوں شکست کھا چکے ہیں۔ اب میں اپنی کیا بات کروں۔ اب تو میں اپنے منہ پر بیٹھنے والی مکھی کو ہٹانے کی بھی طاقت نہیں رکھتا“۔ جیمز نے انتہائی بے بسی کے انداز میں کہا۔

”تمہاری ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑی جا سکتی ہیں۔ ہمیں صرف اتنا کرنا ہو گا کہ تمہیں کسی بڑے ہسپتال پہنچا دیں لیکن ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم میرے سوالوں کے درست اور واضح جواب دو“...... عمران نے کہا۔

”میں بے بسی کی زندگی نہیں گزارنا چاہتا۔ اگر تم مجھے حلف دو تو میں بھی حلف دیتا ہوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں بتا دوں گا“۔ جیمز نے کہا۔

”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہی میرا حلف ہے۔ اگر تمہیں اعتماد ہو تو ٹھیک ہے اگر نہ ہو تب بھی ٹھیک ہے کیونکہ معلومات تو ہم اس ریمز سے بھی حاصل کر لیں گے البتہ تمہاری حالت خراب ہو جائے گی۔ تم فٹ پاتھ پر پڑے نظر آؤ گے اور لوگ تم پر رحم کھاتے ہوئے چند سکے بھیک کے طور پر تمہیں دے جایا کریں گے۔ تمہارے پاس آخری موقع ہے“...... عمران نے بڑے گمبھیر لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دوں گا۔ تم پوچھو“۔ جیمز

نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کرنل ہارگ کا آفس اسرائیل میں کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''یروشلم کے مین آرکیڈ میں اس کا آفس ہے لیکن بظاہر وہ ٹائروں کا بزنس کرنے والے ادارے کا آفس ہے۔ ہارگ ٹائرز کارپوریشن''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا فون نمبر''...... عمران نے پوچھا تو جیمز نے نمبر بتا دیا۔

''میں اس نمبر پر کال کرتا ہوں تم جو مرضی بات کرو لیکن یہ کنفرم کرو کہ تم نے جو ایڈریس بتایا ہے وہ واقعی درست ہے''...... عمران نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے اٹھ کر سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا کارڈلیس فون اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے یروشلم کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور کارڈلیس فون پیس جیمز کے کان سے لگا دیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں سان سے سپر چیف"...... جیمز نے کہا۔
"کوئی خاص بات جو تم نے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لیا ہے اور اب ہم اسے گھیر کر ہلاک کرنے والے ہیں۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ کیا ہم ان کی لاشیں بھی ساتھ لے آئیں تاکہ آپ کو اطمینان ہو جائے کہ یہ واقعی ہمارے مطلوبہ لوگ تھے"...... جیمز نے کہا۔

"اتنی لاشیں کیسے لے آؤ گے۔ تم ایسا کرو کہ عمران کا سر کاٹ کر اسے پیک کر کے بڑے بیگ میں ڈال کر لے آنا"...... دوسری طرف سے کہا۔

"سپر چیف۔ لاشوں کو تو لایا جا سکتا ہے کہ ان کی تدفین آبائی علاقے میں ہو گی۔ خصوصی طیارہ چارٹرڈ کرایا جا سکتا ہے لیکن کٹے ہوئے سر کو چیک کرنے والوں کی نظروں سے نہیں بچایا جا سکتا"۔ جیمز نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے اس عمران کی لاش لے آنا اور بس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے سپر چیف۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔ جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے فون جیمز کے کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ کرنل ہارگ کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ وہیں

یروشلم میں یا کہیں اور''...... عمران نے کہا۔

''وہ یروشلم کی برائٹ سٹار کالونی میں رہتا ہے۔ یہ امراء کی کالونی ہے اور اس کالونی میں تمام رہائش گاہیں محلات جیسی ہیں۔ کرنل ہارگ کی رہائش گاہ بھی محل جیسی ہے جس کا نام ہارگ مینشن ہے''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کبھی گئے ہو وہاں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کئی بار گیا ہوں''...... جیمز نے کہا۔

''اس کی حفاظت کا کیا انتظام ہے''...... عمران نے کہا۔

''حفاظت۔ کیسی حفاظت۔ بس سیکورٹی ہے وہاں''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس آخری سوال۔ کرنل ہارگ کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتاؤ''...... عمران نے کہا تو جیمز نے تفصیل بتا دی۔

''صفدر۔ اب اس ریمزے کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے ساتھ خاموش بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا۔

''جو بات جیمز نہیں جانتا وہ اس ریمزے کو کیسے معلوم ہو گی۔ وہ تو ویسے بھی سان کا رہائشی ہے اور لیبارٹری بہرحال سان میں تو نہ ہو گی''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے ہسپتال بھجوا دو۔ میری حالت خراب ہو رہی ہے''...... جیمز نے کراہتے ہوئے کہا۔

''صفدر۔ تم ریمزے کو ہوش میں لے آؤ میں اسے ہسپتال

بھجوانے کا انتظام کر کے واپس آتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں تو یہ معلوم کرنے آیا ہوں کہ کوئی مثبت پیشرفت ہوئی ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں جیمز جو کچھ جانتا تھا اس نے سچ بتا دیا ہے۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ یہ سچ بول دے گا تو میں اسے ہسپتال بھجوا دوں گا تاکہ اس کا علاج ہو سکے لیکن تم نے تو کوئی وعدہ نہیں کیا اور ایسے لوگوں کو زندہ چھوڑنا اپنے آپ کے ساتھ ظلم ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں موجود مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیاں جیمز کے چٹان جیسے چوڑے سینے میں اترتی چلی گئیں۔ اس کے منہ سے ادھوری سی چیخ نکلی اور پھر ایک جھٹکا کھا کر وہ ڈھلک کر ساکت ہو گیا۔

"اس کے باقی ساتھیوں کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"جولیا اور صالحہ نے ان تینوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہاں گولیوں کی آوازیں سن کر پولیس نہ آ جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کالونی سے کافی فاصلے پر اکیلی کوٹھی ہے۔ آپ فکر نہ

کریں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب اس ریمزے سے پوچھ گچھ ہو جائے۔ یہ اچھا ہوا کہ یہ خود چل کر یہاں آ گیا ورنہ ہم اس کے پیچھے بھاگتے پھرتے''۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل دوبارہ نگرانی کے لئے باہر چلا گیا جبکہ عمران اور صفدر واپس اس جگہ آ گئے جہاں سے کچھ فاصلے پر ریمزے کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ وہ ہوش میں آ چکا تھا لیکن اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ شاید ساتھ والی کرسی پر اس نے سپرپلس جیمز کی لاش دیکھ لی تھی۔

''تمہارا نام ریمزے ہے اور تم گڈ نائٹ کلب کے مالک اور مینجر ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ تم یہودی تنظیم ریڈ وولف کے یہاں سان میں ایجنٹ ہو۔ بولو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے چھوڑ دو میں آئندہ کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا''...... ریمزے نے بھیک مانگنے کے انداز میں کہا۔

''ہم تو خود تمہارے پاس پہنچنے والے تھے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم خود ہمارے پاس پہنچ گئے۔ اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمارے ملک کا یہاں ایجنٹ ویلس تھا وہ ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے تمہیں پاکیشیا کا سان میں

ایجنٹ مقرر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سچ بتاؤں گا۔ مجھے چھوڑ دو''...... ریمزے نے کہا۔

''ریڈ وولف کا ہیڈ کوارٹر قبرص میں تھا لیکن اب اسے کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ اب ہیڈ کوارٹر کہاں بنایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا اس ہیڈ کوارٹر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا تعلق تو سپر چیف کرنل ہارگ سپر چیف سے ہے۔ میں نے کرنل ہارگ کے حکم پر مارٹن کی مدد ضرور کی تھی لیکن مجھے ان کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے''...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

''اوکے صفدر۔ اب تمہارا کام باقی رہ گیا ہے''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ریمزے کچھ کہتا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ریمزے کے حلق سے نکلنے والی چیخ گلے میں ہی پھنس کر رہ گئی۔

''اب کیا کرنا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''کرنا کیا ہے اسرائیل جانے کی تیاری کریں گے تاکہ کرنل ہارگ سے دو دو ہاتھ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کرنل ہارگ تو ہمارا ٹارگٹ نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر اسرائیل کا چیف سیکرٹری بتائے گا"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسرائیل جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ اس دوران باقی ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے تھے اور صفدر کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل ہارگ یروشلم میں اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا فون پر باتیں کر رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ہارگ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"سان کے گڈ نائٹ کلب سے رچرڈ بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ کراؤ بات"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں گڈ نائٹ کلب سے رچرڈ بول رہا ہوں ریمزے کا اسسٹنٹ"...... چند لمحوں بعد مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریمزے کہاں ہے جو تم اس کی جگہ کال کر رہے ہو۔ تمہیں یہ نمبر کہاں سے ملا تھا"...... کرنل ہارگ کا لہجہ ترش ہو گیا تھا۔

"چیف ۔ باس ریمزے کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ نمبر انہوں

نے مجھے خصوصی طور پر دیا تھا تاکہ اگر ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے تو میں آپ کو اطلاع دے سکوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ہارگ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کس نے ہلاک کیا ہے اسے"...... کرنل ہارگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ اکیلا ہلاک نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی لاشیں ایک کوٹھی سے ملی ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں دیو ہیکل جیمز، اس کا ساتھی جیکب اور دو عورتیں مارگریٹ اور ڈینی بھی شامل ہیں"...... رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ جیمز اور اس کے ساتھی سپر پلس ایجنٹس ہیں وہ کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں"...... کرنل ہارگ نے چیختے ہوئے کہا۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ رچرڈ کیا کہہ رہا ہے۔ یہ بات تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہ تھی کہ جیمز اور اس کے ساتھی ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اسے رچرڈ کی بات کا یقین ہی نہ آ رہا تھا۔

"میں نے آپ کو کال اس لئے بھی کی ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو میں یہاں سرد خانے میں رکھوا سکتا ہوں۔ اگر آپ انہیں لے جانے کا بندوبست کر سکیں تو"...... رچرڈ نے کہا۔

"یہ لاشیں کہاں موجود ہیں"...... کرنل ہارگ نے قدرے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنٹرل پولیس اسٹیشن میں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''انہیں سرد خانے میں رکھوا دو میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں''۔ کرنل ہارگ نے کہا۔

''یہ بہت ہی اچھا فیصلہ ہے چیف۔ یہاں آ کر آپ مجھے فون کر دیں گے تو مجھے بھی آپ کے ساتھ چلنے کی سعادت حاصل ہو جائے گی''...... دوسری طرف سے رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ ریمزے کی جگہ تم سنبھال لو تفصیلی بات بعد میں ہو گی۔ میں کل چارٹرڈ فلائٹ سے سان پہنچ جاؤں گا اور آنے سے پہلے تمہیں فون کر کے اطلاع دے دوں گا''...... کرنل ہارگ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ایسا تو میں نے سوچا ہی نہ تھا۔ جیمز، جیکب، مارگریٹ اور ڈیفی یہ سب کیسے مارے جا سکتے ہیں۔ کون مار سکتا ہے انہیں۔ پوری دنیا ان سے کانپتی تھی''...... کرنل ہارگ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی تو کرنل ہارگ نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے انتہائی گمبھیر لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ڈاکٹر جوزف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک قدرے لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل ہارگ بول رہا ہوں''...... کرنل ہارگ نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''کرنل ہارگ۔ یہ آپ نے ہمارے سروں پر کس کو لا بٹھایا ہے سیکورٹی کے نام پر۔ میرا مطلب رابرٹ اور اس کے گروپ سے ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا تو کرنل ہارگ بے اختیار چونک پڑا۔

''وہ تو جماگا میں کام کرنے گیا تھا۔ وہ لیبارٹری میں کیسے پہنچ گیا''...... کرنل ہارگ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں تو رابرٹ صاحب نے فون کر کے آپ کے حکم کے بارے میں بتایا کہ انہیں آپ نے لیبارٹری کی سپیشل سیکورٹی کے لئے تعینات کیا ہے۔ اس پر میں نے احکامات جاری کر دیئے اور مسٹر رابرٹ اپنے ساتھ چار افراد لے کر لیبارٹری پہنچ گئے۔ پہلے سے موجود سیکورٹی کو میں نے دوسری لیبارٹری میں بھجوا دیا کیونکہ یہاں اتنی جگہ نہیں ہے کہ دونوں گروپ اکٹھے رہ سکیں''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''تو اب آپ کو شکایت کیا ہے''...... کرنل ہارگ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر رابرٹ اور ان کے ساتھی جس وقت بھی چاہے لیبارٹری

کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور تمام سائنسدان انتہائی ڈسٹرب ہو جاتے ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمیں کام کے وقت کتنا سکون چاہئے۔ ایک بار نہیں کئی بار انہیں منع کیا ہے لیکن وہ ہماری کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ دشمنوں کو تلاش کرنے آئے ہیں لیکن ان حالات میں ہم کام نہیں کر سکتے''...... ڈاکٹر جوزف کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

''اوکے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی اسے فون کر کے واپس کال کر لیتا ہوں۔ آپ اپنی پہلے والی سیکورٹی دوبارہ طلب کر لیں''...... کرنل ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود سرخ رنگ کا کارڈلیس فون نکال کر میز پہ رکھا اور اسے آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس سر۔ رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

''میں نے تمہیں جماگا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کرنے کا کہا تھا لیکن تم براہ راست لیبارٹری میں جا بیٹھے ہو۔ کیوں''۔ کرنل ہارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف۔ جماگا میں انہیں ٹریس کرنا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ ان دنوں موسم بہار ہے اور ایسے موسم میں پوری دنیا سے سیاح یہاں آ جاتے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ اگر یہاں وہ آئے بھی سہی تو

لیبارٹری میں ہی آئیں گے اس لئے میں نے لیبارٹری کا چارج سنبھال لیا''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن اب تمہیں واپس آنا ہو گا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''وہ کیوں سپر چیف۔ کیا مشن ختم ہو گیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ مارے گئے ہیں۔ یہ سارا کام جیمز اور اس کے گروپ نے کیا ہو گا کیونکہ اس سے کسی کا جیتنا ممکن ہی نہیں''...... رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''نہیں ایسا نہیں ہے۔ اس معاملے میں تمہارے اور ہمارے اندازوں سے مختلف رزلٹ سامنے آیا ہے۔ جیمز اپنے سپیشل گروپ سمیت پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اور ان کی لاشیں سان کے سرد خانے میں بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں پڑی ہیں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''جیمز مارا گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف''...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں سپر ایجنٹ لارا ماری گئی اور اب سپر پلس گروپ کے مین لوگ مارے گئے جبکہ ہم انہیں اب تک ٹریس ہی نہیں کر سکے اور وہ تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''چیف۔ اب آپ کا کیا پلان ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''تم اپنے ساتھیوں سمیت قبرص پہنچ جاؤ۔ وہ لازماً سان سے قبرص پہنچیں گے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''چیف۔ وہ کیوں قبرص جائیں گے وہ یقیناً جماگا پہنچیں گے۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ادھر ادھر وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں اور جیسے ہی ٹارگٹ کی نشاندہی ہوتی ہے وہ عقاب کی سی تیزی سے ٹارگٹ پر جھپٹ پڑتے ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ انہیں زندگی بھر جماگا لیبارٹری کا علم نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ قبرص میں ہی دھکے کھاتے پھریں گے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں چیف لیکن اس سے آپ خود خطرے میں آ جائیں گے''...... رابرٹ نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ میں خطرے میں آ جاؤں گا۔ کیا تمہارا ذہنی توازن درست ہے''...... کرنل ہارگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے ٹارگٹ کو ٹریس کرنے کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرتی ہے اس لئے اگر قبرص میں انہیں لیبارٹری کے بارے میں معلومات نہ ملیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ پر جھپٹ پڑیں کیونکہ انہیں یقین ہو گا کہ آپ لازماً اس لیبارٹری کے بارے میں جانتے ہوں گے''...... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ صرف تمہارا اندازہ ہے۔ میرے بارے میں وہ کیسے جان سکتے ہیں۔ انہیں اگر معلوم ہو گا تو صرف اتنا کہ ریڈ وولف کا ہیڈکوارٹر قبرص میں ہے لیکن ظاہر ہے یہ ہیڈکوارٹر انہیں وہاں نہیں مل سکتا۔ چنانچہ وہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے“...... کرنل ہارگ نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ ہم قبرص میں ان کی آمد کا انتظار کریں۔ اگر ایسا ہے تو چیف پھر میرا ایک مشورہ ہے۔ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ آپ کی مرضی ہے“...... رابرٹ نے کہا۔

”تم نے اب تک جو باتیں کی ہیں وہ مجھے پسند آئی ہیں۔ تم بتاؤ کیا مشورہ ہے“...... کرنل ہارگ نے کہا۔

”آپ ہمیں لیبارٹری میں رہنے دیں وہ کسی بھی راستے سے آئیں، لیبارٹری ہی پہنچیں گے“...... رابرٹ نے کہا۔

”ہاں۔ پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ تم لیبارٹری کی بجائے ہماگا میں رہو کیونکہ ڈاکٹر جوزف نے فون کر کے کہا ہے کہ وہ تمہاری وہاں موجودگی سے ڈسٹرب ہوتا ہے اور سائنسدانوں کو ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا“...... کرنل ہارگ نے کہا۔

”کیا انہوں نے آپ کو فون کیا ہے“...... رابرٹ نے کہا۔

”جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔ اٹ از مائی آرڈر“۔ کرنل ہارگ نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”مجھے جیمز کی بجائے رابرٹ کو سان بھیجنا چاہئے تھا۔ رابرٹ،

جیمز کی نسبت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو زیادہ جانتا ہے''...... کرنل ہارگ نے قدرے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے میز کی دراز سے ایک فائل نکالی اور اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا لیکن چند ہی لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''سان سے رچرڈ کی کال ہے''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں سان سے''...... رچرڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے جو تم نے اتنی جلدی دوبارہ کال کی ہے''۔ کرنل ہارگ نے کہا۔

''میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سان پولیس نے جیمز اور اس کے ساتھیوں کی تلاشی لی تو ان کے قبرص کے ایڈریس ٹریس ہو گئے چنانچہ تمام لاشیں حکومت سان کے ذریعے ان کے ایڈریسز پر بھجوا دی گئی ہیں۔ اس لئے اب آپ جو بھی حکم دیں ہم نے تو آپ کے حکم کی تعمیل کرنی ہے''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ریمزے کی طرح کام کر سکتے ہو''...... کرنل ہارگ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''یس سر۔ ریمزے میرا باس ضرور تھا لیکن عملی طور پر تمام کاموں کا انچارج میں رہا ہوں۔ آپ حکم دیں''...... رچرڈ نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ ریمزے کے سپرد ہم نے کیا کام لگایا تھا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا تھا۔ وہ چیف ریمزے نے کر لیا اور پھر قبرص سے آنے والوں کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں فائرنگ ہونے پر لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ اس کے بعد وہاں سے چیف ریمزے اور جیمز اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سامنے آئیں''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ادھورا کام تم کر سکتے ہو''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس سر اور چیف ریمزے سے بھی زیادہ اچھے انداز میں''۔ رچرڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دو۔ تمہیں ڈبل معاوضہ ملے گا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی''...... رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ہارگ نے رسیور رکھ دیا۔

یروشلم کی فراخ سڑک پر ایک بڑی سی کار تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ موجود تھیں جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ گو کار خاصی بڑی تھی اور اس میں بیٹھنے کی جگہ خاصی فراخ تھی لیکن پھر بھی عقبی سیٹ پر وہ تینوں ایک دوسرے میں پھنس کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یروشلم میں ڈرائیور سمیت چار افراد کی بجائے چھ افراد کے بیٹھنے کی اجازت تھی کیونکہ حکومت کے نقطہ نظر سے اس سے پٹرول کی بچت ہوتی ہے اس لئے حکومت نے چھ افراد کے بیٹھنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اطمینان سے کار میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ آج صبح سویرے فلائٹ کے ذریعے سان سے یروشلم پہنچے تھے۔ یہاں آنے سے پہلے ہی عمران نے یروشلم میں کسی فلسطینی گروپ کے ذریعے بڑی کار اور رہائش گاہ بک کر لی تھی اور یروشلم ائیرپورٹ

سے ٹیکسی میں بیٹھ کر اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے تھے جو ان کے لئے بک کرائی گئی تھی اور جہاں یہ نئی کار پہلے سے موجود تھی۔ ولیس ہلاک ہو چکا تھا اور اس وقت یہاں ان کا کوئی مددگار موجود نہ تھا لیکن عمران کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیا کرتا تھا۔ اس بار بھی اس نے فلسطینی گروپوں سے رابطہ کیا اور پھر ایک گروپ جس کا کوڈ نام ''فری فار آل'' تھا نے اس کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لی۔ ڈبلیو ایف اے گروپ یروشلم میں رہ کر ان یہودیوں کے خلاف کام کر رہا تھا جو فلسطین کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اس گروپ کا انچارج ابوشحم تھا جس کا کوڈ نام تھری ایف تھا۔ تھری ایف نے ہی در پردہ عمران کے لئے رہائش گاہ مع کار کا بندوبست کیا تھا۔ عمران کار چلانے میں مگن تھا جبکہ اس کے ساتھی نجانے کن خیالوں میں غرق تھے اور کار میں سکوت طاری تھا۔ اچانک عمران کے جیب سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چڑیا چہچہائی ہو۔ سب چونک پڑے۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور جیب سے ایک چھوٹا سا سیل فون نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ یہ سیل فون عمران نے ایئرپورٹ کی ڈیوٹی فری شاپ سے خریدا تھا کیونکہ اسرائیل کے اندر اور اردگرد کے ممالک کے لئے علیحدہ سیل فون تیار کئے گئے تھے اور ان کے بغیر کال کرنے میں خاصی دشواریاں سامنے آتی تھیں کیونکہ یروشلم میں پبلک فون بوتھ بے حد کم تھے اور جو تھے وہ مین یروشلم میں نہیں بلکہ یروشلم کے مضافاتی

علاقوں میں تھے۔ عمران نے سیل فون سکرین پر نظر دوڑائی تو وہاں تھری ایف ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ ڈبل ایف اے کے چیف ابوفحم کی کال ہے۔ عمران نے اندازہ لگایا کہ یقیناً کوئی خاص بات ہے ورنہ ایسے لوگ اس طرح کھلے عام بات کرنا بے حد خطرناک سمجھتے تھے۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے سیل فون کان سے لگا کر یورپی لہجے میں کہا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یورپی میک اپ کیا ہوا تھا۔ ان کے پاس کاغذات بھی ایک یورپی ملک اتالی کے تھے اور کاغذات کی رو سے یہ سیاحت کے لئے یروشلم آئے تھے۔ ان کا تعلق اتالی کے نیشنل یونیورسٹی سے تھا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ آپ محتاط رہیں۔ اگر ان کو معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو یہ آپ کو سڑک پر ہی ہٹ کر دیں گے۔ سفید رنگ کی کار جس پر سرخ پٹیاں بنی ہوئی ہیں آپ کے عقب میں ہے اور اس کار کا تعلق یروشلم میں موجود سیکورٹی سیل سے ہے جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز میں کہا گیا۔

"آپ کی یہ کال چیک تو نہیں ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خصوصی فون سے کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو پھر یہ بتا دیں کہ اس سیکورٹی کا ہیڈ انچارج کون ہے اور اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''انچارج چارلس ہے اور ہیڈ آفس البرٹ روڈ پر ایک عمارت سٹار ہاؤس ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ بھی ہماری نگرانی کر رہے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''میرے آدمی آپ کے آگے پیچھے موجود ہیں لیکن ان کا رابطہ مجھ سے ہے آپ سے نہیں اس لئے مجھے ہی آپ کو اطلاع دینا پڑتی ہے''...... ڈبل ایف اے نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے سیل فون واپس جیب میں رکھ لیا۔

''اب کیا کریں۔ ہر قدم پر بچھے ہوئے جال سامنے آ جاتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم کرنل ہارگ کو اس کی رہائش گاہ پر کور کر کے اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے لیکن اب یہ سیکورٹی سامنے آ گئی ہے اس کو تتر بتر کئے بغیر ہم کرنل ہارگ سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اس میں بہت وقت ضائع ہو گا۔ پہلے ہم کرنل ہارگ سے معلومات حاصل کر لیں پھر سیکورٹی سے نمٹیں گے''...... صفدر نے کہا۔

"بات تو وہی ہو گی۔ مطلب ہے دونوں سے بہرحال نمٹنا ہی پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ ہمیں واقعی پہلے کرنل ہارگ پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔ شک کی بنا پر ہماری نگرانی ہو رہی ہے تو ہوتی رہے۔ ہمیں بہرحال اپنے ٹارگٹ کو تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ پھر کچھ دیر آگے جانے کے بعد عمران نے کار کو بائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ وہاں برائٹ سٹار کالونی کا بورڈ موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ایک پبلک پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ یہ پارکنگ تقریباً خالی تھی۔

"وہ سامنے والا محل ہارگ مینشن ہے"...... عمران نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"چار دیواری تو ایسی ہے جیسے یہ کوئی قلعہ ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں سیکورٹی انتظامات بھی بہت زیادہ ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہوتے رہیں ہمیں جبراً اندر داخل ہونا پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو پھر اندر جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ پھر اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں رہے گا اور دوسری بات یہ کہ اس مینشن میں لازماً اینٹی گیس سسٹم موجود ہو گا اس لئے

ہمیں تنویر کا مشورہ تسلیم کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس سیکورٹی کا کیا ہو گا جو ہماری نگرانی کر رہی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے ہم پہلے اس نگرانی سے چھٹکارہ حاصل کر لیں''...... عمران نے کہا۔

''کام کو مزید پھیلاؤ مت۔ پہلے ہی ہم خواہ مخواہ کی ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔ سیکورٹی باہر ہی رہ جائے گی۔ اسے اندر آنے کی ہمت نہ ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ آؤ پھر اس کرنل ہارگ سے پہلے نمٹ لیں بعد میں اس سیکورٹی کو بھی دیکھ لیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر کار کو لاک کر کے وہ سب سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ پھر سڑک کراس کر کے اس جہازی سائز گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہارگ مینشن کے جدید اور جہازی سائز گیٹ کے سامنے دو سیکورٹی گارڈ موجود تھے۔ انہوں نے باقاعدہ یونیفارمز پہنی ہوئی تھیں اور مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔

''کرنل ہارگ سے ملاقات کرنی ہے۔ ہم اٹلی سے آئے ہیں میرا نام مائیکل ہے''...... عمران نے ان دونوں سیکورٹی گارڈز سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سوری سر۔ صاحب یہاں رہائش گاہ میں کسی سے نہیں ملتے۔ چاہے وہ ملک کے صدر ہی کیوں نہ ہوں۔ آپ ان کے آفس میں

ان سے ملاقات کر سکتے ہیں''..... ایک سیکورٹی گارڈ نے رد کھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ ان سے بات تو کریں ہماری ملاقات طے ہے یہاں رہائش گاہ پر''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جاؤ ڈینڈی۔ مینجر صاحب سے پوچھ کر آؤ اگر ملاقات طے ہے تو لازماً مینجر صاحب کے پاس اجازت نامہ پہنچ گیا ہوگا''۔ ایک سیکورٹی گارڈ نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈینڈی سر ہلا کر مڑا اور چھوٹی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ کھڑکی بند ہو گئی تھی لیکن جس طرح سیکورٹی گارڈ نے اسے کھولا تھا اس سے عمران اس کا میکنزم سمجھ گیا تھا۔

''آؤ میرے ساتھ۔ میں خود بات کرتا ہوں''..... اچانک عمران نے بڑے دوستانہ انداز میں کہا اور ساتھ ہی سیکورٹی گارڈ کا ایک بازو پکڑ لیا لیکن گرفت سخت نہیں دوستانہ تھی۔

''نہیں۔ ابھی رک جائیں''..... سیکورٹی گارڈ نے بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن عمران کی دوستانہ گرفت بھی وہ نہ چھڑا سکا جبکہ عمران نے ایک ہک کو کھینچ کر کھڑکی کھولی اور پھر ایک زور دار جھٹکا کھا کر سیکورٹی گارڈ کھڑکی سے اندر چلا گیا۔ عمران اس کے ساتھ تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی عمران نے اس کا بازو چھوڑا لیکن اسی لمحے اس کا دوسرا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کھڑی ہتھیلی کی ضرب کھا کر سیکورٹی گارڈ ایک دھماکے سے نیچے

گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آ چکے تھے۔ صفدر سب سے آخر میں اندر آیا اور اس نے کھڑکی بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا تاکہ عمران کی طرح باہر سے کوئی کھڑکی کھول کر اندر نہ آ سکے۔ گیٹ کی سائیڈ پر ایک کمرہ تھا جو خالی تھا۔ عمارت خاصی بڑی تھی اور خاصے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھی لیکن باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی جس میں جدید ماڈل کی دو کاریں موجود تھیں۔ سیکورٹی گارڈ کی لاش اٹھا کر اسے کمرے کے دوسری طرف دیوار کے ساتھ ڈال دیا گیا۔ اب صرف وہ آدمی اسے دیکھ سکتا تھا جو پارکنگ میں آتا اس لئے عمران مطمئن ہو گیا تھا۔

''سب اس دیوار کی اوٹ میں ہو جائیں۔ سیکورٹی گارڈ ڈینڈی ابھی واپس آنے والا ہے''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد وہ دیوار کی اوٹ میں ہو گئے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ وہ دیوار سے منہ لگائے عمارت کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد برآمدے سے سیکورٹی گارڈ ڈینڈی نکل کر گیٹ کی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''مسٹر ڈینڈی''...... قریب آنے پر عمران نے دیوار کی سائیڈ سے اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کون ہے اندر۔ ارے کون ہے"...... ڈینڈی نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کی اس سائیڈ پر آنے لگا جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے کیونکہ اسے بولنے والے کی آواز اسی سائیڈ سے سنائی دی تھی۔

"کون ہے"...... اس نے قریب آ کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کے سینے سے لگا کھڑا تھا۔ عمران نے اس کے بازو کو پکڑ کر مخصوص انداز میں اپنی طرف جھٹکا دیا اور سیکورٹی گارڈ اس کے سینے سے آ لگا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر پکڑا اور پھر ایک زوردار جھٹکا کھا کر اس کا جسم اس طرح تڑپا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے اسے وہیں سائیڈ پر لٹا دیا۔ اب دونوں سیکورٹی گارڈز وہاں لاشوں کی صورت میں پڑے تھے۔

"اس کی مشین گن لے لیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے یہاں فائرنگ نہیں کرنی۔ یہ آباد علاقہ ہے اور پھر ہماری تو باقاعدہ سرکاری طور پر نگرانی کی جا رہی ہے۔ ابھی تو وہ لوگ یہ سمجھ کر خاموش ہیں کہ ہم سیکورٹی گارڈز کے ساتھ اندر گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"چلیں پھر آگے بڑھیں۔ ابھی نہ جانے کتنے افراد سے نمٹنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب عمران کی رہنمائی میں برآمدے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ برآمدے کے قریب

پہنچے ہی تھے کہ یکلخت چٹاخ چٹاخ کی آوازیں ان کے عقب میں سنائی دیں۔ ان آوازوں کو عمران اور اس کے ساتھی اچھی طرح پہچانتے تھے۔ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسولوں کے پھٹنے کی مخصوص آوازیں تھیں۔ عمران ان اچانک سنائی دینے والی آوازوں کو ایک لمحے میں سمجھ گیا اور اس نے سانس روک لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ گھوما لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر اس کے ذہن پر گہری تاریکی پھیلتی چلی گئی اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اب یہاں سے وہ زندہ واپس نہ جا سکے گا۔

کرنل ہارگ اپنی رہائش گاہ میں بنے ہوئے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ سامنے سٹینڈ پر رکھی ہوئی سکرین روشن ہوگئی اور ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو کرنل ہارگ نے سر اٹھا کر سکرین کی طرف دیکھا اس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی تصویر نظر آ رہی تھی۔ وہ آدمی ایک کمرے میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا نظر آ رہا تھا اس کے ساتھ ہی ایک سیکورٹی گارڈ بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا نظر آ رہا تھا۔ کرسی پر بیٹھا ادھیڑ عمر آدمی کرنل ہارگ کی رہائش گاہ کا مینجر جیارڈ تھا۔

"یس جیارڈ۔ کیا بات ہے"...... کرنل ہارگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"سیکورٹی گارڈ ڈینڈی پوچھنے آیا ہے کہ کیا آپ کی ملاقات چھ افراد سے یہاں مینشن میں طے ہے کیونکہ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں کار پبلک پارکنگ میں پارک کر کے پیدل آئے

ہیں ان کے لیڈر نے اپنا نام مائیکل بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہماری کرنل ہارگ سے ملاقات طے ہے"...... مینجر جیارڈ نے کہا۔

"چھ افراد دو عورتیں اور چار مرد۔ اوہ نہیں۔ یہاں میری کسی سے کوئی ملاقات طے نہیں ہے انہیں واپس بھجوا دو اور مجھے بتاؤ"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"چھ افراد۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ کہیں یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ تو نہیں ہے لیکن وہ تو سان میں ہے وہ یہاں کیسے آ سکتا ہے"...... کرنل ہارگ نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ کچھ دیر بعد سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی تو کرنل ہارگ چونک پڑا۔ سکرین پر مینجر جیارڈ نظر آ رہا تھا اس کے چہرے پر ایسی وحشت تھی کہ کرنل ہارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا ہے جیارڈ"...... کرنل ہارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر وہ چھ افراد کا گروپ مینشن کے اندر جبراً گھس آیا تھا۔ سیکورٹی گارڈز کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور وہ اب مینشن کے اندر آ رہے تھے کہ ان میں سے کسی کا پیر سنٹرل لائن پر پڑ گیا اور سلور سکرین خود بخود روشن ہو گئی اور میں نے یہ سب کچھ دیکھ لیا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر بلیو کیپسول فائر کر دیئے اور وہ تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ اب کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں گولیاں مار کر ان کی

لاشیں برقی بھٹی میں ڈالوا دوں یا کوئی اور حکم ہے''...... میجر جیارڈ نے کہا۔

''یہ گروپ کون ہے۔ یہ تو ہمیں معلوم ہونا چاہئے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''سر یہ لوگ یورپی ہیں۔ ان کے پاس جو کاغذات ملے ہیں وہ میں نے چیک کر لئے ہیں۔ یہ اٹالی کی نیشنل یونیورسٹی سے منسلک ہیں اور سیاحت کے لئے یہاں پروشلم آئے ہیں''...... میجر جیارڈ نے مؤدبانہ انداز میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یونیورسٹی کے لوگ اس طرح سیکورٹی گارڈز کو ہلاک نہیں کیا کرتے۔ بہرحال تم انہیں ٹارچنگ روم میں لے جا کر کلمپڈ کر دو۔ پھر مجھے اطلاع دو''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس سر''...... میجر جیارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی تو کرنل ہارگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''کاش یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہوتا کہ ان کا خاتمہ کر کے پورے یہودیوں کو خوشیاں مل جائیں''...... کرنل ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کھلی پڑی فائل کو بند کر کے واپس میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔

''یہ کون ہو سکتے ہیں اور کیوں یہاں آئے ہیں''...... کرنل ہارگ نے کرسی سے اٹھ کر آفس کے اندر واک کرتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر واک بھی کرتا رہا اور ساتھ ہی کون، کون ہو سکتے ہیں بھی کرتا

رہا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا شعور کہیں سو گیا ہو اور اب کرنل ہارگ جو کچھ بھی کر رہا تھا لاشعوری طور پر کر رہا تھا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... کرنل ہارگ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"جیارڈ بول رہا ہوں سر ٹارچنگ روم سے آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے مینجر جیارڈ کی آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"مارک وہاں موجود ہے یا نہیں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر موجود ہے"...... جیارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے رسیور دو"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر میں مارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہ لوگ بے ہوش ہیں یا نہیں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"بے ہوش ہیں سر"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ رسیور جیارڈ کو دو"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر"...... چند لمحوں بعد مینجر جیارڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیارڈ۔ تم اپنے آفس میں بیٹھو اور سنو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا کوئی دوسرا گروپ بھی ہو اس لئے جب تک میں ٹارچنگ روم

میں رہوں تم نے بے حد ہوشیار اور خبردار رہنا ہے۔ کوئی بھی معمولی سی مشکوک بات بھی ہو تو مجھے فوراً اطلاع دینا"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے میجر جیارڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ہارگ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دو راہداریوں سے گزر کر اور بیس بائیس سیڑھیاں اتر کر وہ ایک تہہ خانے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ دروازہ جس کمرے کا ہے وہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ کرنل ہارگ نے دروازے کو زور سے دھکیلا تو وہ اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ کرنل ہارگ آگے بڑھا تو وہ ایک خاصے وسیع تہہ خانے میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک دیوہیکل آدمی پینٹ شرٹ پہنے کھڑا تھا۔ وسیع کمرے کی دائیں سائیڈ پر دیوار کے ساتھ پندرہ کے قریب لوہے کے ڈرم آدھے سے زیادہ فرش میں اور نصف سے کچھ کم فرش سے باہر تھے۔ سامنے والی قطار میں موجود ڈرموں میں چھ افراد موجود تھے جن میں دو عورتیں اور چار مرد تھے اور یہ سب یورپی تھے۔

"مارک"...... کرنل ہارگ نے ڈرمز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... مارگ نے کرنل ہارگ کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''الماری سے سپیشل میک اپ واشر نکالو اور ان سب کے چہروں پر موجود میک اپ صاف کردو۔ میں ان کے اصل چہرے دیکھنا چاہتا ہوں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''لیس چیف''...... مارک نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے کے ایک کونے میں موجود لوہے کی الماری کے طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کاش یہ پاکیشیائی ہوں''...... کرنل ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد مارک واپس آیا تو وہ ایک میز کو جس کے ہر پائے کے نیچے پہیہ لگا ہوا تھا۔ میز کے اوپر میک اپ واشر موجود تھا، دھکیلتا ہوا ڈرموں کے قریب لے آیا۔ پھر اس نے میک اپ واشر کا ہیلمٹ اٹھا کر ڈرم میں ڈھلکے پڑے ایک آدمی کے سر پر چڑھایا اور اس کی گردن والے حصے میں موجود زپ کو کھینچ کر اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کر دیا۔ پھر اس نے میک اپ واشر کا ایک بٹن پریس کیا تو ہیلمٹ میں سرخ رنگ کی گیس بھرنا شروع ہوگئی۔ کچھ دیر بعد شفاف ہیلمٹ میں سرخ رنگ کی گیس اس طرح پھیل گئی کہ چہرہ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ مارک نے چند لمحوں بعد دوسرا بٹن پریس کر دیا تو گیس واپس جانے لگی اور ہیلمٹ خالی ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب ہیلمٹ خالی ہوگیا تو مارک نے ہیلمٹ اتار دیا تو کرنل ہارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ میک اپ میں نہیں ہیں پھر تو یہ یورپی ہوئے''...... کرنل ہارگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف کیا سب کا میک اپ واش کرنا ہے''...... مارک نے پوچھا۔

''ہاں باری باری سب کو چیک کرو۔شاید ایک دو ایشیائی ہوں باقی یورپی ہوں''...... کرنل ہارگ نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مارک نے ایک ایک کر کے چاروں مردوں اور دونوں عورتوں کے میک اپ چیک کئے لیکن ان میں سے کوئی میک اپ میں نہ تھا۔

''ویری بیڈ یہ تو اور لوگ ہیں لیکن یہ میرے مینشن میں کیوں اس طرح ڈاکوؤں کے انداز میں داخل ہوئے''...... کرنل ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ان کا کیا کرنا ہے سپر چیف''...... مارک نے کہا۔

''گولیاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا''۔ کرنل ہارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سپر چیف ایک درخواست ہے''...... مارک نے کہا تو کرنل ہارگ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیسی درخواست''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یہ دونوں عورتیں میں اپنے پاس رکھ لوں''...... مارک نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں رکھ لو۔ یہ ہمارے لئے تو بیکار ہیں لیکن ان مردوں کا خاتمہ کر دینا''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''تھینک یو سپر چیف۔ آپ بے فکر رہیں آپ کے حکم کے بعد

یہ چاروں مرد سانس لیتی ہوئی لاشیں ہیں''...... مارک نے کہا تو کرنل ہارگ ہنستا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور کرنل ہارگ کے باہر نکل جانے پر مارک نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ مڑا اور اس ڈرم کی طرف بڑھ گیا جس میں ایک عورت جکڑی ہوئی تھی۔ البتہ اس کا اوپر کا آدھا جسم سائیڈ پر ڈھلکا ہوا تھا۔ اس طرح باقی افراد بھی ڈھلکی ہوئی حالت میں ڈرمز کے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ مارک نے ڈرم کے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس عورت کا جسم نیچے کی طرف مزید ڈھلک گیا۔ مارک نے دوسری عورت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اس نے دونوں عورتوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ رک گیا۔

''اگر ان کے سامنے ان کے مردوں کو ہوش میں لا کر ہلاک کیا جائے تو ان پر ایسا رعب پڑے گا کہ پھر یہ بھاگنے کی کوشش نہیں کریں گی''...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان دونوں بے ہوش عورتوں کو وہیں فرش پر لٹایا اور خود کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھا کر وہ مڑا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا منہ ایک عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور دوسری کی ناک سے لگا دی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا کر باری باری چاروں مردوں کی ناک سے بھی بوتل لگا کر اس کا

ڈھکن بند کیا اور بوتل رکھنے کے لئے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل الماری میں رکھ کر الماری بند کی اور واپس پلٹ آیا۔ دونوں عورتوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔ مارک نے ایک ایک کر کے ان دونوں کو اٹھا کر وہاں موجود کرسیوں پر ڈال دیا۔

''چیف نے عیش کرا دیئے۔ خوبصورت عورتیں''...... مارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی آنکھوں میں چمک تھی۔ کچھ دیر بعد دونوں عورتوں نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اٹھنا چاہا لیکن کرسی کا سٹائل ایسا تھا کہ کرسی کی سیٹ عقبی طرف نیچی تھی جب کہ فرنٹ سے وہ اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ اس لئے جولیا اور صالحہ بندھی نہ ہونے کے باوجود جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی نہ ہو سکیں۔

''تم اٹھنا چاہتی ہوں۔ آؤ میں اٹھاؤں۔ اب تم دونوں میری عورتیں ہو۔ میرے ساتھ رہ کر تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کی خواہش عورتیں کرتی ہیں''...... مارک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی سلطنت کا کنگ ہو اور جولیا اور صالحہ دونوں اس کی کنیزیں ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر مارک نے ایک ہاتھ جولیا کے کاندھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کو جولیا کی پشت پر پھیرنے لگا لیکن جیسے ہی اس نے جولیا کی پشت پر ہاتھ رکھا جولیا اس طرح ہٹ کر اٹھی جیسے تیر مکمل طور پر کھینچی ہوئی کمان سے نکلتا ہے۔

''ارے ارے۔ بیٹھو تم چھوٹی سی چڑیا ہو اس لئے مارک کو غصہ نہ دکھاؤ۔ یہ پہلی بار تھا اس لئے وارننگ دے رہا ہوں ورنہ اب تک تمہارا یہ خوبصورت جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا ہوتا۔ مارک سے زیادہ طاقتور پروشلم میں نہ ہے اور نہ پیدا ہوگا''۔ مارک نے اپنے چٹان جیسے سینے کو پھلاتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم حقیر کیڑے۔ تم نے اپنے ناپاک ہاتھ سے مجھے چھوا ہے۔ تمہاری یہ جرأت''...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور پلک جھپکنے میں اس کے دونوں جڑے ہوئے پاؤں پوری قوت سے مارک کے ابھرے ہوئے سینے پر پڑے لیکن وہ پشت کے بل گرنے کی بجائے صرف دو تین قدم پیچھے ہٹا تھا جبکہ جولیا ضرب لگانے کے بعد الٹی قلابازی کھا کر ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

تم نے مجھ پر حملہ کرنے کی جرأت کی۔ مجھ پر مارک پر۔ اب تم چھٹی کرو میں ایک پر ہی انحصار کر لوں گا''...... مارک نے بھی چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جولیا پر چھلانگ لگا دی لیکن جولیا اس سے بھی زیادہ پھرتیلی نکلی کہ وہ مارک سے بھی زیادہ تیزی سے دائیں طرف ہو گئی اس کے ساتھ ہی اس کا بازو اس طرح گھوما جیسے دوڑتے ہوئے مارک کو تھپکی دے رہی ہو لیکن اس کی مخصوص انداز میں دی گئی تھپکی نے مارک کے جسم کو جو پہلے

ہی چھلانگ لگانے کی وجہ سے تیز حرکت میں تھا اس قدر تیز کر دیا کہ مارک اپنے دوڑتے ہوئے جسم کو سنبھال نہ سکا اور وہ ایک زور دار دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر مارک نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی اس کوشش کی وجہ سے اس کا جسم تیزی سے گھوما اور اس کا سر پوری قوت سے اس طرح دیوار سے ٹکرایا کہ یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے ہوں اور پھر دیوہیکل مارک ایک دوسرے دھماکے کے ساتھ ہی فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"تم۔ تم نے اپنے ناپاک ہاتھوں کے ساتھ میرے جسم کو چھونے کی جرأت کی ہے۔ اب بھگتو"...... جولیا نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے مارک کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگا دی اور پھر تو جولیا کو جیسے دورہ سا پڑ گیا اس نے اچھل اچھل کر مارک کے سینے اور سر پر مسلسل ضربیں لگانی شروع کر دیں۔

"رک جاؤ جولیا۔ ہم دشمنوں کے اڈے پر ہیں"...... اچانک عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس نے۔ اس نے جرأت کیسے کی میرے جسم پر ہاتھ پھیرنے کی اس نے ایسا سوچا کیسے۔ میں اس کو ٹکڑوں میں تبدیل کر دوں گی۔" جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا اس کا

چہرے غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"یہ سب بعد میں دیکھیں گے۔ صالحہ تم کیوں نہیں اٹھ رہیں۔ ہماری تو دونوں ٹانگوں کو ان ڈرمز میں لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور ہمارے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی لگائی گئی ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ جو اب تک کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں نے جولیا کا یہ روپ پہلی بار دیکھا ہے اس نے کمال کر دیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ جولیا کی تیزی، پھرتی اور مہارت نے واقعی مجھے بت بنا دیا تھا"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں نے مل کر پہلے عمران کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول دیا پھر عمران نے جھک کر اس زنجیر کا سرا ہک سے نکال دیا اور زنجیر ڈرم کے اندر ہی نیچے فرش پر جا گری اور عمران نے دونوں ہاتھ ڈرم کے کناروں پر رکھ کر الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ فرش پر کھڑا تھا۔ اس دوران صالحہ اور جولیا نے باقی ساتھیوں کے ہاتھ بھی کھول دیئے تھے اور وہ سب بھی اپنی اپنی زنجیریں کھول کر ڈرموں سے باہر آ چکے تھے۔

"اس مارک کو اٹھا کر اس ڈرم میں ڈال کر ویسے ہی زنجیر باندھ دو اور پھر اس کے دونوں ہاتھ بھی عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دو لیکن اس کے بٹن کو دو تین زور دار جھٹکے دے کر آگے بڑھا دینا تاکہ اس زنجیر کو صرف کاٹ کر اس کے ہاتھ آزاد کرائے جا سکیں

ویسے نہیں۔ اس کے بعد ہم اس سارے ایریئے کو چیک کریں گے“...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے مل کر مارک کو اٹھایا اور پھر ایک ڈرم میں ڈال کر بالکل اس طرح جکڑ دیا جس طرح عمران نے کہا تھا۔

”ویل ڈن جولیا تم نے آج ڈپٹی چیف ہونے کا حق ادا کر دیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت پھول کی طرح کھل اٹھا۔

”اس کو میں زندہ نہیں چھوڑوں گی اس نے اپنے ناپاک ہاتھوں سے مجھے چھوا ہے۔ میں اس کی لاش کو بھی جلا ڈالوں گی“...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جو مرضی آئے کرنا لیکن پہلے ہمیں اس کرنل ہارگ کو کور کرنا ہے۔ ہمارا اصل ٹارگٹ وہ ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ہارگ اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ہارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ہارگ نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''جماگا سے ڈاکٹر جوزف کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''او کے۔کراؤ بات''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں۔ لیبارٹری سے''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر جوزف کی آواز سنائی دی۔

''یس ڈاکٹر جوزف۔ کرنل ہارگ بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات''...... کرنل ہارگ نے نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں ایک خاص بات ہے اور وہ یہ کہ ہمیں لیبارٹری کو ایک دو ہفتوں کے لئے اوپن کرنا پڑے گا کیونکہ پاکیشیائی فارمولے پر کام کرنے کے لئے خصوصی مشینری کی ضرورت تھی جو ایکریمیا سے

منگوائی گئی ہے اور کل جما گا پہنچ جائے گی۔ اس مشینری کو لیبارٹری کے اندر لے آنے کے لئے ہمیں تمام سیکورٹی آلات آف کرنے پڑیں گے اور لیبارٹری کا مین راستہ اوپن کرنا پڑے گا اور اس کے بعد ایکریمیا سے ہی آنے والے دس انجینئرز اپنی باقی ٹیم کے ہمراہ اس مشینری کی تنصیب کے لئے کام کریں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ مقامی ہنرمندوں کو بھی ہائر کرنا پڑے۔ اس لئے اس دوران کسی چیز کی کسی قسم کی حفاظت نہیں کی جا سکتی۔ ہم سائنسدانوں کو بھی لیبارٹری سے باہر رہنا پڑے گا۔ صرف چند سائنسدان لیبارٹری میں رہیں گے جو مشینری کی تنصیب کو ساتھ ساتھ چیک کرتے رہیں گے"...... ڈاکٹر جوزف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر اس فارمولے کا کیا ہو گا اور لیبارٹری میں دوسرے اہم فارمولے بھی تو ہوں گے"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"جب ہم نے ٹوٹل زیرو کو یہاں پہنچایا تو ہم نے یہاں موجود تمام چھوٹے بڑے فارمولے وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں جمع کرا دیئے۔ اب یہاں صرف ٹوٹل زیرو فارمولا ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ اسے بھی سپیشل سٹور میں بھجوا دیں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"ہم ایسا ہی کرتے لیکن آپ نے ہی بتایا تھا۔ کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس فارمولے کو واپس لے جانے کے لئے کام کر رہے ہیں

اور وہ لوگ اس قدر طاقتور ہیں کہ ریڈ وولف کے سپر سیکشن کے ایجنٹ ان کے ہاتھوں شکست کھا جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے سپیشل سٹور اتنا محفوظ نہیں ہو گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہ فارمولا آپ کی تحویل میں دے دیں۔ یقیناً آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور ڈاکٹر جوزف کے منہ سے اپنی تعریف سن کر کرنل ہارگ کا چہرہ کھل اٹھا۔

''آپ نے درست سوچا ہے لیکن یہ فارمولے مجھ تک پہنچے گا کیسے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ آپ ہیلی کاپٹر میں جماگا آ جائیں اور ہمیں رسید دے کر آپ فارمولاا لے کر ہیلی کاپٹر پر ہی واپس چلے جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں چارٹرڈ ہیلی کاپٹر میں آپ کے پاس آ جاؤں اور آپ مجھے رسید دے کر فارمولا مجھ سے لے لیں اور میں اسی ہیلی کاپٹر پر ہی واپس چلا جاؤں اور یہ کام آج ہی ہونا ہے بلکہ ابھی ایک دو گھنٹے میں کارروائی کا آغاز ہو جانا چاہئے کیونکہ شام کو مشینری کی پہلی کھیپ پہنچ جائے گی''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''او کے۔ آپ آ جائیں میں اپنی رہائش گاہ پر ہی ہوں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''لیکن آپ کی رہائش گاہ نہ میں نے دیکھی ہوئی ہے اور نہ ہی میرا خیال ہے پائلٹ کو معلوم ہو گی۔ پھر میں کیسے وہاں پہنچوں

گا"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"چارٹرڈ ہیلی کاپٹر پائلٹس ہر جگہ کو جانتے ہیں۔ بہرحال میری رہائش گاہ برائٹ سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ون زیرو ون ہے۔کوٹھی کا نام ہارگ مینشن ہے۔ آپ پائلٹ کو بتا دیں گے تو وہ تفصیلی نقشہ چیک کر کے کوٹھی کو مارک کر لے گا۔ ہارگ مینشن میں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے اس لئے ہیلی کاپٹر یہاں محفوظ طور پر لینڈ کر جائے گا"...... کرنل ہارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ میں تیاری کرتا ہوں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"جب آپ وہاں سے روانہ ہوں تو مجھے فون پر اطلاع ضرور دیں۔ میرا پرسنل سیل فون نمبر نوٹ کر لیں تاکہ ہماری براہ راست بات ہو سکے اور کوئی فون سیکرٹری درمیان میں حائل نہ ہو"...... کرنل ہارگ نے کہا اور ساتھ ہی اپنا سیل نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں انتظامات کرتا ہوں۔ جلد ہی ملاقات ہو گی"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ہارگ نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ بہت اچھا ہوا کہ فارمولا میرے پاس ہو گا جبکہ وہ لوگ اسے لیبارٹریوں میں تلاش کرتے پھریں گے"...... کرنل ہارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اسے کھولا اور منہ سے لگا لیا جب بوتل مکمل طور پر خالی ہو گئی تو اس نے اسے ساتھ پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں ڈال دیا اور پھر دراز

سے ایک فائل نکال کر میز پر رکھی تو اسے کوئی خیال آ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر۔ جیارڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے رابطہ ہونے پر کرنل ہارگ کے مینجر جیارڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جیارڈ جماگا میں واقع لیبارٹری کے انچارج سائنسدان، ڈاکٹر جوزف پاکیشیائی فارمولا لے کر چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ وہ دو تین گھنٹوں بعد یہاں پہنچ جائیں گے تم نے ان کا استقبال کرنا ہے اور پھر انہیں ساتھ لے کر تم میرے آفس آؤ گے اور کام ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر جوزف کو واپس ہیلی کاپٹر تک سی آف کرو گے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''یس سر حکم کی تعمیل ہو گی''...... مینجر جیارڈ نے کہا۔

''او کے''...... کرنل ہارگ نے کہا اور رسیور رکھ د ۔ اسے اب فارمولے کا انتظار تھا پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ہارگ نے جیب سے سیل فون نکال کر دیکھا۔ سکرین پر ڈاکٹر جوزف کا نام موجود تھا کرنل ہارگ نے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو سر۔ میں ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر جوزف فرمایئے"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرا لیا گیا ہے۔ اس کا پائلٹ جانسن آپ کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہ آپ کی کوٹھی کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر آپ کی رہائش گاہ پر اتر جائے گا"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"جانسن۔ ہاں وہ میرے پاس کافی عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ او کے میں آپ کا منتظر ہوں"...... کرنل ہارگ نے کہا۔

"او کے۔ جلد ملاقات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ہارگ نے رابطہ منقطع کر دیا۔ پھر وہ اس طرح چونکا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آ گیا ہو۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبرز پریس کر دیئے دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو کرنل ہارگ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا ہی تھا کہ رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس چیف مارک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارک کی آواز سنائی دی۔

"کال رسیور کرنے میں اتنی دیر کیوں ہوئی"...... کرنل ہارگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں لاشیں برقی بھٹی میں ڈالنے میں مصروف تھا چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چاروں مردوں کا خاتمہ ہو گیا ہے یا نہیں"...... کرنل ہارگ

نے پوچھا۔

''علم کی تعمیل ہو چکی ہے چیف''...... مارک نے جواب دیتا تو کرنل ہارگ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اور ان دونوں عورتوں کا کیا کیا تم نے''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''وہ دونوں اپنی خوشی سے میرے ساتھ رہنے پر رضامند ہو گئی ہیں وہ ان مردوں میں سے دو کی گرل فرینڈز تھیں''...... مارک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے لیکن پھر بھی خیال رکھنا۔ او کے''...... کرنل ہارگ نے بزرگوں کے انداز میں نصیحت کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد اسے جیارڈ کی جانب سے اطلاع دی گئی کہ ہیلی کاپٹر ہارگ مینشن میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اترنے والا ہے اور پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سفید اوور کوٹ پہنا ہوا تھا سر سے گنجا تھا البتہ سر کے عقبی طرف سفید بالوں کی جھالریں سے لٹکی ہوئی تھیں آنکھوں پر موٹے شیشوں کی نظر کی عینک موجود تھی۔ یہ ڈاکٹر جوزف تھے۔ اسرائیل کے سب سے سینئر اور بین الاقوامی شہرت کے مالک سائنسدان۔ ان کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ وہ اندر داخل ہوئے تو کرنل ہارگ نے اٹھ کر میز کی سائیڈ سے نکل کر

آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور پھر انہیں سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھا کر وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور ڈاکٹر جوزف کی طرف بڑھا دی۔

"سر یہ ڈیڑھ سو سال پرانی شراب ہے"..... کرنل ہارگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"سوری کرنل۔ مجھے میرے ڈاکٹر نے شراب پینے سے منع کیا ہوا ہے ورنہ اس قدر پرانی شراب تو واقعی لطف دیتی"..... ڈاکٹر جوزف نے کہا تو کرنل ہارگ نے بوتل کھول کر منہ سے لگا لی اور جب بوتل مکمل طور پر خالی ہوگئی تو اس نے اسے منہ سے ہٹایا اور سائیڈ پر پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں ڈال دیا۔

"آپ وہ فارمولا لے آئے ہیں"..... کرنل ہارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"..... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور بیگ اٹھا کر اس کی مین زپ کھولی اور اندر سے سرخ رنگ کے کور والی ایک فائل نکال کر اس نے اسے کرنل ہارگ کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا اب بھی فارمولے کاغذوں پر لکھے جاتے ہیں"..... کرنل ہارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاغذ پر فارمولے کے بنیادی پوائنٹس ہیں جبکہ اصل فارمولا اس مائیکرو فلم میں موجود ہے"..... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے

ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک مائیکروفلم کی ڈبیا نکال کر اس نے کرنل ہارگ کی طرف بڑھا دی۔

"او کے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ محفوظ ترین ہاتھوں میں ہے"...... کرنل ہارگ نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازے ایک دھماکے سے کھلا اور کرنل ہارگ کا چہرے یکلخت انتہائی حیرت کی بنا پر مسخ سا ہوگیا۔ دروازے پر ایک آدمی ہاتھ میں مشین پسٹل لئے کھڑا تھا اور یہ ان چاروں میں سے تھا جنہیں ہلاک کر کے مارک نے ان کی لاشیں . قی بھٹی میں جلا دی تھیں۔

مارک کو عمران کے کہنے پر ایک ڈرم میں ڈال کر اس کی ٹانگوں کو زنجیر سے باندھ دیا گیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے لے جا کر ہتھکڑی لگا دی گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پہلے باہر کی چیکنگ نہ کر لیں پھر اطمینان سے اس سے معلومات حاصل کرتے رہیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا

"باہر کا ابتدائی خاکہ یہ بتائے گا تو پھر اس کے مطابق ہم اپنا ایکشن شروع کریں گے"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر نے آگے بڑھ کر مارک کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ ساتھ ہی کرسیوں پر صالحہ اور جولیا بیٹھی تھیں جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل

بیرونی دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے تھے تاکہ اچانک کوئی اندر آ جائے تو اس سے نمٹا جا سکے۔ عمران نے کوٹ کی مخصوص جیب سے خنجر باہر نکال لیا تھا۔ ویسے تو ان کی جیبیں بے ہوشی کے دوران ہی خالی کر دی گئی تھیں لیکن اس خنجر تک تلاشی لینے والا ہاتھ نہ پہنچ سکا تھا کیونکہ یہ خفیہ جیب تھی اور اسے اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ ایسی جگہ جیب رکھنے کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ مارک نے جیسے ہی کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی تہہ خانہ مارک کی چیخ سے گونج اٹھا ابھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور مارک ایک بار پھر حلق کے بل چیخ اٹھا۔ اس کا ناک کے دونوں نتھنے کٹ چکے تھے اور وہ اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے ٹائم کلاک کا پنڈولم حرکت کرتا ہے۔ عمران نے ایک قدم آگے بڑھایا اور ایک ہاتھ سے مارک کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر کا دستہ مارک کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ اس ضرب سے مارک کا جسم اس طرح کپکپانے لگا جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کی آنکھیں نہ صرف ایک جگہ منجمد سی ہو گئی تھیں بلکہ ان میں شعور کی چمک بھی ختم ہو گئی تھی۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مارک۔ مارک''...... مارک کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے اس کے منہ میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو جو ایک ایک کر کے الفاظ تیار کر کے باہر نکال رہی ہو۔

''یہ کون سی جگہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہارگ مینشن''...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے ہارگ مینشن کی اندرونی پوریشن کے بارے میں سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ مارک نے تمام پوزیشن اس طرح بتائی جیسے وہی ہارگ مینشن کا مالک ہو۔ عمران مسلسل سوالات کرتا رہا اور صورت حال ان پر واضح ہوتی چلی گئی۔ انہیں کرنل ہارگ کے آفس، بیڈروم کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہاں آٹھ سیکورٹی گارڈز ہیں اور ایک مینجر ہے۔ مینجر کا نام جیارڈ ہے اور اس کے آفس میں ہی ایک فون سیکرٹری بھی بیٹھتی ہے۔ تمام تفصیل پوچھ لینے کے بعد عمران نے ہاتھ میں موجود خون آلودہ خنجر مارک کی شہ رگ میں اتار دیا اور مارک چند لمحے پھڑپھڑانے کے بعد ساکت ہو گیا اس کا پھولتا پچکتا سینہ سپاٹ ہو گیا اور گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

''تم نے اسے کیوں مارا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کام میں نے کرنا تھا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم ڈپٹی چیف ہو۔ بندھے ہوئے آدمی کو مارنا تمہاری توہین ہے۔ پھر میں نہیں چاہتا کہ یہاں اسلحہ استعمال کیا جائے۔ ہارگ

مینشن کی سیکورٹی بے حد سخت رکھی گئی ہے''...... عمران نے خنجر کو مارک کی شرٹ سے صاف کرنے کے بعد واپس مخصوص جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب آپریشن شروع کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ کافی وقت ہو گیا ہے''...... صفدر نے کہا وہ شاید عمران کا ذہن تبدیل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ نہ عمران سے لڑنے میں جولیا نے پیچھے ہٹنا ہے اور نہ ہی عمران نے باز آنا ہے۔

''صورت حال واضح ہو گئی ہے۔ اب ہم نے اس مینجر، سیکورٹی گارڈز اور اس فون سیکرٹری سب کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم سب یہیں ٹھہرو میں اکیلا باہر جا کر ایک راؤنڈ لگا کر آتا ہوں تاکہ مزید معلومات حاصل کی جا سکیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ آپ یہیں رہیں۔ کسی وقت بھی کرنل ہارگ کا فون یہاں آ سکتا ہے اور اگر مارک نے فون اٹنڈ نہ کیا تو ہمارے خلاف کوئی بڑا آپریشن بھی کیا جا سکتا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''او کے ٹھیک ہے۔ جاؤ لیکن ابھی تم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں کسی سے ٹکرائے بغیر۔ پھر ہم سب فائنل ایکشن کے لئے اکٹھے ہی حرکت میں آئیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر تہہ خانے کا بھاری دروازہ کھولا اور ایک ایک کر کے باہر نکل گئے ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''کرنل ہارگ سے کیا معلومات حاصل کرنی ہیں تم نے''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیل معلوم کرنی ہے جہاں پاکیشیا کا فارمولا موجود ہے تاکہ وہاں سے فارمولا واپس حاصل کیا جا سکے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ فائنل ایکشن اس لیبارٹری میں ہمارا منتظر ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''فضول باتیں مت کرو نانسنس''...... جولیا نے صالحہ کے ہنسنے پر قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''یہ فضول باتیں نہ کرے تو اس کا سانس رک جاتا ہے''۔ دروازے کے قریب کھڑے تنویر نے کہا تو اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی طرح کی بات چیت جاری تھی کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''اب معلوم نہیں کس کا فون ہے اور وہ کیا چاہتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس چیف۔ مارک بول رہا ہوں''...... عمران نے مارک کی

آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

''کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں ہوئی''...... دوسری طرف سے ایک کرخت اور غصیلی مردانہ آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا کرنل ہارگ ہی ہو سکتا ہے۔

''میں لاشیں برقی بھٹی میں ڈالنے میں مصروف تھا چیف''۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چاروں مردوں کا خاتمہ ہو گیا ہے یا نہیں''...... کرنل ہارگ نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو چکی ہے چیف''...... عمران نے جواب دیا۔

''اور ان دونوں عورتوں کا کیا کیا تم نے''۔ کرنل ہارگ نے کہا۔

''وہ دونوں اپنی خوشی سے میرے ساتھ رہنے پر رضامند ہو گئی ہیں۔ وہ ان مردوں میں سے دو کی گرل فرینڈز تھیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی خیال رکھنا۔ او کے''...... کرنل ہارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ سب تم نے اندازے سے کہا ہے۔ ورنہ تم تو بے ہوش پڑے ہوئے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''اور کیا کرتا۔ صرف چند لمحے کال اٹنڈ نہ کرنے پر وہ مشکوک ہو گیا تھا لیکن میں مارک جیسے آدمیوں اور کرنل ہارگ جیسے چیفس کی

نفسیات سے بخوبی واقف ہوں۔ اس لئے اندازے درست ثابت ہو گئے۔ فرض کیا اگر وہ مطمئن نہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا یہی کہ وہ خود یہاں آتا یا کسی اور کو بھیجتا تو اس سے نمٹا جا سکتا تھا''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دروازے کے پاس موجود تنویر کے ساتھ عمران، جولیا اور صالحہ سب چونک پڑے لیکن صفدر اور اس کے پیچھے آنے والے کیپٹن شکیل کو دیکھ کر ان کے تنے ہوئے اعصاب خود بخود ڈھیلے پڑ گئے۔

''مبارک ہو عمران صاحب۔ قدرت جب مہربان ہوتی ہے تو بے حد حیرت انگیز واقعات سامنے آتے ہیں''..... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''خیر مبارک۔ کیا تم نے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ فارمولا خود چل کر یہاں ہمارے پاس آ رہا ہے''..... صفدر نے کہا تو اس بار عمران واقعی اچھل پڑا اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے''..... عمران نے کہا۔

''پہلے آپ یہاں کی رپورٹ سن لیں اس بارے میں بات آخر میں ہو گی تب ہی آپ کو سمجھ آئے گی''..... صفدر نے کہا۔

''صفدر کیوں سسپنس پیدا کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو''.....

جولیا نے کہا۔

"یہاں ایک مشین روم ہے جس میں ایک آدمی جیارڈ بیٹھتا ہے۔ وہ اس مشینری کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھتی ہے جو کرنل ہارگ کی فون سیکرٹری ہے۔ ایک بڑے کمرے میں آٹھ سیکورٹی گارڈز موجود ہیں۔ جن دو سیکورٹی گارڈز کی لاشیں ہم نے پھاٹک کے ساتھ موجود کمرے کی عقبی سائیڈ پر چھپائی تھیں ان کے ساتھ دو اور سیکورٹی گارڈز ہوتے ہیں اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ چھٹی پر ہیں۔ ہم لوگوں کے بارے میں یا تو کوئی جانتا نہیں یا پھر انہیں سختی سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اس بارے میں زبان نہ کھولیں۔ فون سیکرٹری ہر کال کو باقاعدہ ٹیپ کرتی ہے۔ ہماری باہر موجودگی میں ایک کال ڈاکٹر جوزف کی طرف سے کرنل ہارگ کو آئی اور ٹیپ ہونے کی وجہ سے آواز اونچی تھی اس لئے ہم نے پوری کال سن لی"...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے کال کی مین باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ یہ واقعی قدرت کی خاص مہربانی ہے لیکن ہمیں اب انتہائی محتاط رہنا ہو گا کیونکہ اگر یہاں معمولی سی بھی گڑ بڑ ہوئی تو ڈاکٹر جوزف یہاں آنے کے باوجود نیچے نہیں اترے گا اگر ہم یہاں سے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے تو ہم نے کسی کو نہیں چھیڑا۔ اب آپ جیسا

کہیں''...... صفدر نے کہا۔
''تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ہم اس وقت تک خاموش رہیں گے جب تک ڈاکٹر جوزف فارمولا لے کر یہاں نہیں آ جاتا۔ البتہ تم اس دوران ہمیں کاغذ پر نقشہ بنا کر سمجھاؤ تاکہ ہم باہر جائے بغیر پورے مینشن کو سمجھ سکیں''...... عمران نے کہا۔
''پہلے یہ سوچو کہ ہم یہاں محفوظ ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اچانک ان لوگوں کا نشانہ بن جائیں''...... مطلب یہ کہ کیا یہ جگہ ہمارے لئے محفوظ ہے یا نہیں''...... صالحہ نے کہا۔
''یہاں ہم پوری طرح محفوظ ہیں۔ یہاں صرف مارک رہتا تھا وہ ختم ہو گیا۔ اب سوائے کرنل ہارگ کے اور کوئی نہ یہاں رابطہ کرے گا اور نہ ہی کوئی یہاں خود آئے گا سوائے کرنل ہارگ کے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''وہ اب یہاں نہیں آئے گا اور نہ فون کرے گا کیونکہ اس نے فون کیا تھا اور میں نے مارک کے لب و لہجے میں اسے مطمئن کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔
''پھر واقعی یہ ہمارے لئے سب سے محفوظ جگہ ہے''...... صالحہ نے کہا۔
''او کے۔ اب دو گھنٹے تک ڈاکٹر جوزف یہاں فارمولا لے کر آئے گا پھر ہم ایکشن میں آئیں گے۔ چنانچہ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا۔ منیجر جیارڈ، سیکورٹی گارڈز اور فون سیکرٹری سب کا خاتمہ کر

دیں گے۔ جب کہ تنویر اور میں کرنل ہارگ اور ڈاکٹر جوزف کا خاتمہ کر کے مشن مکمل کریں گے اور یہاں ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بھی موجود ہو گا اس کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا پھر ہم اسی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر کسی ایسی جگہ ڈراپ ہو جائیں گے جہاں سے آسانی سے اسرائیل کی سرحد کراس کر کے قبرص میں داخل ہو جائیں...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کے لئے ہمیں اوپر کی منزل میں جانا ہو گا اور یہ پوری منزل خالی پڑی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن سیڑھیاں اندر سے جاتی ہیں یا باہر سے"۔ عمران نے کہا۔

"اندر سے ہی ایک سائیڈ پر ہیں۔ وہاں کوئی چیکنگ نہیں ہے اور نہ کسی کے اچانک آنے کا خدشہ"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہ کام صالحہ کے ذمے لگا دیتے ہیں۔ ویسے بھی خواتین کو بلی کی چال چلنے کا شوق ہوتا ہے۔ مطلب ہے کیٹ واک"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور صفدر، صالحہ کو ساتھ لے کر باہر چلا گیا تاکہ اسے اوپر جانے کے لئے سیڑھیاں دکھا سکے۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کے بعد صالحہ نے واپس آ کر ہیلی کاپٹر کی آمد کے بارے میں بتایا۔

"آؤ تنویر۔ تمہارے پاس اسلحہ ہو گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ایک سیکورٹی گارڈ کے کمرے سے مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈال لیا تھا''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ آؤ لیکن جلدی نہ کرنا۔ ہم آخری لمحات میں ناکام نہیں ہونا چاہتا''...... عمران نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر نے جو نقشہ سمجھایا تھا وہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔ پھر وہ دونوں دو راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے کے سامنے پہنچ گئے۔

''صفدر کے نقشے کے مطابق یہ کمرہ کرنل ہارگ کا آفس ہے۔ اسی لمحے انہیں دور سے قدموں کی آواز آتی سنائی دی تو وہ دونوں چوڑے سے ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دو افراد آتے دکھائی دیئے۔ جن میں ایک خاصا بوڑھا آدمی تھا اس نے ہاتھ میں ایک بیگ پکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

''یہ چیف کا آفس ہے جناب اور چیف اندر موجود ہیں۔ مجھے اجازت دیں میں نے آفس میں کام کرنا ہے اور ہاں چیف اگر پوچھیں تو آپ پلیز انہیں بتا دیں کہ میں نے ہیلی پیڈ پر آپ کا استقبال کر کے یہاں آفس تک پہنچایا ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو''...... بوڑھے آدمی نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

کمرہ واقعی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے بڑی سی میز کے عقب میں کوئی آدمی موجود تھا۔ بوڑھا آدمی جو یقیناً اسرائیل کا نامور سائنسدان ڈاکٹر جوزف تھا اندر داخل ہوا تو اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے کے ساتھ کان لگا دیا۔ دروازے میں جھری رہ گئی تھی اس لئے وہاں سے اندر کمرے میں ہونے والی بات چیت بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ عمران کچھ دیر دروازے سے کان لگائے کھڑا رہا۔ پھر اس نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ جو پوری طرح بند نہ تھا ایک دھماکے سے کھلا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ہارگ یا ڈاکٹر جوزف میں سے کوئی حرکت کرتا عمران نے میز پر موجود فائل اور مائیکروفلم اٹھا لی۔

"خبردار۔ اپنے ہاتھ میز سے دور رکھو ورنہ پلک جھپکتے میں موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ کرنل ہارگ نے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کی دھمکی سن کر اس کا ہاتھ اوپر ہو گیا۔

"کون ہو تم"...... کرنل ہارگ نے پوچھا جبکہ ڈاکٹر جوزف اس طرح خاموش تھا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے فائل کو بھی موڑ کر کوٹ کی اندرونی جیب میں

ڈالتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ مگر تمہارا میک اپ تو واش نہیں ہوا تھا''...... کرنل ہارگ نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''میک اپ کا فن اب اتنی ترقی کر چکا ہے کہ اب تمہارا جدید ترین میک اپ واشر بھی اسے واش نہیں کر سکتا۔ گیس کی بجائے اگر تم انتہائی ٹھنڈے یخ پانی سے ہمارے منہ دھوتے تو اصل چہرے سامنے آ جاتے اور تم چونکہ ریڈ وولف کے چیف ہو اس لئے تمہارا خاتمہ ضروری ہے''...... عمران نے رک رک کر کہا اور پھر جیسے ہی اس نے فقرہ مکمل کیا اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور یکے بعد دیگرے تین گولیاں کرنل ہارگ کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ کرسی پر ہی چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

''اور تم ڈاکٹر جوزف۔ تم نے ہمارے سائنسدان کو نہ صرف ہلاک کرایا بلکہ پاکیشیا کا اہم فارمولا بھی حاصل کیا۔ فارمولا تو اب ہمارے پاس واپس آ چکا ہے لیکن ہمارا سائنسدان کیسے واپس آئے گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں میں نے کسی کو ہلاک نہیں کیا''...... ڈاکٹر جوزف نے رک رک کر بڑے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اپنے سامنے کرنل ہارگ جیسے طاقتور انسان کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر اس کے اعصاب پر موت کا خوف اس طرح طاری ہو گیا تھا کہ وہ بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

''مم۔ مم۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھے مت مارو۔ فارمولا لے جاؤ مجھے مت مارو''...... ڈاکٹر جوزف نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران کے ساتھ کھڑے تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور یکے بعد دیگرے تین چار گولیاں ڈاکٹر جوزف کے سینے میں بھی اترتی چلی گئیں اور دل میں لگنے والی گولیوں کی وجہ سے وہ چند لمحے ہی تڑپ سکا پھر ساکت ہو کر کرسی سے نیچے جا گرا۔ عمران واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا اس کے پیچھے تنویر بھی باہر آ گیا اور پھر وہ دونوں واپس اس تہہ خانے کے قریب پہنچے تو وہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

''کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''سب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ آپ سنائیں فارمولا مل گیا''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں میری جیب میں ہے۔ اب ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب یہاں کوئی بم نصب کر دیا جائے تاکہ اس پورے ہارگ مینشن کو اڑایا جا سکے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں ان کی سالم لاشیں ملنی چاہیں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کرنے والا زندہ نہیں رہ سکتا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب عمارت سے نکل کر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب روایت کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب اس بار جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس میں اس نے اس مشن کی کامیابی کو صرف قدرت کی مدد قرار دیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس بار عمران فون نمبرز معلوم ہو جانے کے باوجود ریڈ وولف کے ہیڈکوارٹر اور کرنل ہارگ کے آفس کو ٹریس نہ کر سکا لیکن قدرت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد کی اور سیکرٹ سروس کامیاب واپس لوٹی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''رپورٹ تو درست ہے لیکن تمہیں اس بات کا علم نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ اتنے طویل مشن کی تکمیل کے باوجود بڑی رقم کا چیک خطرے میں پڑ سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ ہونے پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو پہچان گیا کہ یہ سرداور کی آواز ہے۔

"خیال رکھا کریں سرداور کبھی تین بار یس نہ کہہ دیں ورنہ میں آنٹی کو رپورٹ کر دوں گا اور پھر آپ یس کہنا ہمیشہ کے لئے بھول جائیں گے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سنجیدہ مزاج سردار بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ویسے کہہ نہ دینا وہ تمہاری باتوں پر مکمل یقین رکھتی ہے اور پھر میرے لئے واقعی مسئلہ بن جائے گا"......سرداور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ٹوٹل زیرو کا فارمولا آپ نے چیک کیا ہے یا نہیں۔ مجھے بتائیں فارمولے میں کوئی گڑبڑ تو نہیں کی گئی تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ پوائنٹس اور فارمولا دونوں اصل اور درست ہیں البتہ اب یہ سوچنا ہو گا کہ اس اہم فارمولے کو کون مکمل کر سکتا ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر جوزف نے تو اس کے لئے خصوصی مشینری منگوائی تھی۔ کیا یہاں پاکیشیا میں ایسی مشینری پہلے سے موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ویسی مشینری تو نہیں ہوسکتی اور ویسے بھی یہ مشینری اس قدر مہنگی ہے کہ ہمارے ملک کے معاشی حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم لوگوں کے منہ میں جانے والا نوالہ چھین کر اسلحے پر لگا دیں گو یہ اہم ترین فارمولا ہے اس سے انتہائی طاقتور ملک کو بھی انتہائی بے بس اور غیر فعال بنایا جا سکتا ہے اس لئے ہم فارمولے پر کام ضرور کرنا چاہتے ہیں"...... سر داور نے کہا۔

"تو پھر آپ نے اس سلسلے میں کیا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر تم خود اس فارمولے پر کام کرو تو تم کم لاگت میں اسے تکمیل تک لے جا سکتے ہو"...... سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ میری ڈگریوں کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ بے فکر رہیں ڈگریاں تو اصل ہیں البتہ ان پر لکھا ہوا نام شاید گڑبڑ ہو"...... عمران نے کہا تو سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا ایک خیال تھا جو میں نے تمہیں بتا دیا۔ بہرحال اس سلسلے میں سوچتے رہیں گے"...... سر داور نے کہا۔

"اگر میں ایسا کر بھی لوں تو مجھے اس کا معاوضہ کتنا ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"معاوضہ۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم ملک کے مفاد میں کئے جانے والے کام کا معاوضہ طلب کرو گے"...... سر داور نے کہا ان

کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"اگر آپ سرکاری خزانے پر میرے معاوضے کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تو آپ چیف تک میری درخواست پہنچا دیں کہ وہ مشن کے معاوضہ کے چیک میں اضافہ کر دے"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف تو بہرحال چیف ہے اگر وہ تمہیں معاوضہ دیتا ہے تو یہ اس کی مہربانی ہے ورنہ میرا بس چلے تو میں انہیں درخواست کروں کہ وہ تمہیں چیک دے کر دراصل تمہیں بگاڑ رہے ہیں"...... سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ جیت گئے۔ میں نے آپ تک پہنچانے سے پہلے فارمولے کو اچھی طرح پڑھا اور چیک کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ شوگران کے سائنسدان ڈاکٹر شوچنگ سے رابطہ کر لیں۔ میں نے ان سے بات کر لی ہے۔ فارمولے کے لئے ضروری مشینری بغیر کسی معاوضے کے آپ تک پہنچ جائے گی اور اس کی تیاری میں بھی ڈاکٹر شوچنگ مدد کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بھی تم سے یہی امید تھی۔ ڈاکٹر شوچنگ بہت بڑے سائنسدان ہیں وہ جب بھی ملتے ہیں تمہاری تعریف اس طرح کرتے ہیں جیسے تم ان کے ہونہار بیٹے ہو"...... سر داور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ہر کوئی تعریف ہی کرتا رہتا ہے لیکن سر داور کیا صرف

تعریف سے آغا سلیمان پاشا کا قرض اتارا جا سکتا ہے یا کار میں اتنا مہنگا پیٹرول ڈلوایا جا سکتا ہے۔ اوکے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ ہی سرداور سے ایسی ہلکی پھلکی گفتگو کر لیتے ہیں ۔ ورنہ وہ اس قدر سنجیدہ شخصیت ہیں کہ ان کے سامنے بولنے کی بھی جرأت نہیں ہوتی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ میری باتیں سننے کے پابند ہیں کیونکہ آنٹی میری ہر بات پر اس طرح یقین کر لیتی ہیں کہ سرداور لاکھ صفائیاں پیش کرتے رہ جاتے ہیں لیکن آنٹی کسی صفائی کو قبول نہیں کرتیں''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

''عمران صاحب۔ ایسا کیوں ہوتا ہے کسی بھی خاتون کو چاہے وہ خود کتنی بھی بوڑھی ہو اور اس کا خاوند بھی بے حد بوڑھا ہو اس کے باوجود اپنے بوڑھے شوہر کی طرف سے بے وفائی کا خطرہ لاحق رہتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیونکہ نوجوان کی نسبت بوڑھوں کے پھسل جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کو چائے پلاؤں''...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''چائے سے پہلے مجھے بڑی مالیت کا چیک دے دو تاکہ چائے آنے تک میرا دل مضبوط رہے''...... عمران نے کہا۔

''چیک۔ کیسا چیک۔ جولیا کی رپورٹ کے مطابق آپ نے اس مشن میں سوائے انتظار کرنے کے کچھ نہیں کیا۔ جو کچھ ہوا وہ آپ نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے اس لئے چیک تو نہیں مل سکتا البتہ ایک کپ چائے ضرور مل سکتی ہے''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح دونوں ہاتھوں میں سر تھام لیا جیسے وہ بے ہوش ہونے کے قریب ہو۔

''مطلب ہے تمہاری طرف سے بھی ٹوٹل زیرو''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنستے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

سپر ایجنٹس

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سپر ایجنٹس ٭ جو دنیا بھر سے پاکیشیا پہنچ رہے تھے۔ کیوں ——؟
ڈاکٹر آصف رندھاوا ٭ پاکیشیائی سائنس دان جس نے ایک نیا سائنسی ہتھیار ایجاد کیا تھا جس کا فارمولا وہ پاکیشیا کو دینے کی بجائے شوگران کے ایک سائنس دان کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟
ڈاکٹر لی سان ٭ شوگرانی سائنس دان کی بیٹی جو ڈاکٹر آصف رندھاوا سے فارمولا خریدنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گئی۔ لیکن ——؟
عمران ٭ جس پر جلد ہی یہ انکشافات ہونا شروع ہو گئے کہ دنیا بھر کے سپر ایجنٹس پاکیشیا پہنچ رہے ہیں اور ان کا ہدف ڈاکٹر آصف رندھاوا کا فارمولا ہے۔
سپر ایجنٹس ٭ جو فارمولا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے مقابل آ رہے تھے اور ایک دوسرے کو پچھاڑتے ہوئے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔
کارمن سپر ایجنٹ فاکسن ٭ جو دنیا کے تمام سپر ایجنٹوں پر بازی لے گیا۔ اس نے ٹی ایس ای فارمولا حاصل کر لیا۔ مگر کیسے ——؟

فاکسن ٭٭ جو فارمولا لے کر پاکیشیا سے نکل جانا چاہتا تھا۔
عمران ٭٭ جس نے خود فاکسن کو موقع دیا کہ وہ فارمولا لے کر پاکیشیا سے نکل جائے۔ کیوں ——؟ کیا یہ عمران کی حماقت تھی۔ یا ——؟
وہ لمحہ ٭٭ جب فاکسن نے نہایت انوکھے انداز میں فارمولا لے جا کر کارمن ریڈ ایجنسی کے چیف کے حوالے کر دیا۔ اور پھر ——؟

کیا واقعی عمران نے ٹی ایس ای فارمولا کارمن ایجنٹ کو لے کر نکل جانے کا موقع دیا تھا یا یہ اس کی کوئی گہری چال تھی۔ اگر چال تھی تو کیا —؟

ایک حیرت انگیز، نئی اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات پر مشتمل سسپنس، ایکشن اور مزاح سے بھرپور یادگار کہانی جو یقیناً آپ کے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑ جائے گی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

بگ برادرز

مصنف

ظہیر احمد

بگ برادرز ——— ایک طاقتور اور انتہائی فعال تنظیم جو جس ملک میں جاتی تھی تباہی اور بربادی اس ملک کا مقدر بن جاتا تھا۔

بگ برادرز ——— جو پاکیشیا میں موجود تھے۔ کیوں ———؟

جولیا ——— جسے دن دہاڑے عمران کی موجودگی میں اغوا کر لیا گیا۔ اسے اغوا کرنے والے کون تھے ———؟

وہ لمحہ ——— جب ایک ایک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان اغوا ہوتے جا رہے تھے۔ کیوں اور انہیں اغوا کون کر رہا تھا ———؟

عمران ——— جسے جولیا کو اغوا کرنے والوں کا ایک سراغ ملا تو اس نے جولیا کی مدد کے لئے خود جانے کی بجائے بلیک زیرو کو بطور ایکسٹو وہاں بھیج دیا۔ کیوں ———؟

وہ لمحہ ——— جب سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز مضبوطی کے ساتھ دشمنوں کے سامنے بندھے ہوئے تھے اور عین وقت پر ان کی جان بچانے کے لئے ایکسٹو وہاں پہنچ گیا۔

بگ برادرز ——— جن کا تعلق تیسری دنیا سے تھا۔ یہ تیسری دنیا کون سی تھی۔ ایک

ایسا سوال جس کا جواب ملتے ہی آپ اچھل پڑیں گے۔

بگ برادرز —— جنہیں عمران نے اپنی بہترین حکمت عملی سے گردنوں سے جا کر دبوچ لیا۔ لیکن ——؟

بگ برادرز —— جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے سے یوں غائب ہو گئے جیسے وہ جادوگر ہوں۔ کیا واقعی وہ جادوگر تھے۔ یا ——؟

بگ برادرز —— جنہوں نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا یقین دلا دیا کہ وہ جادوگروں کے بھی جادوگر ہیں اور ان کی مرضی کے بغیر انہیں موت بھی نہیں آ سکتی۔ کیا واقعی ایسا ہی تھا۔ یا ——؟

وہ لمحہ —— جب تنویر اور جولیا نے بگ برادرز پر لوڈڈ گنوں سے فائرنگ کرنی چاہی لیکن۔ ایک حیرت انگیز سچوئیشن۔

اپنی نوعیت کا ایک انتہائی منفرد اور یادگار ناول جو اس سے پہلے صفحۂ قرطاس پر نہ ابھرا ہو گا۔ ایک ایسی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا اور آپ کہانی کے تیز دھارے کے بہاؤ کے ساتھ خود بھی بہہ جائیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف

بلیک اسپارک

ظہیر احمد

بلیک اسپارک ـــــ صامالیہ کی ایک کرمنل تنظیم جو اغوا برائے تاوان اور ہر قسم کے غیر قانونی دھندے کرتی تھی۔

بلیک اسپارک ـــــ ایک ایسی تنظیم جس کے پنجے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔

بلیک اسپارک ـــــ جس نے پوری دنیا میں اپنے سیکشن قائم کر رکھے تھے۔

بلیک اسپارک ـــــ جس نے ساڈان سے پاکیشیا کے وزیر خارجہ کو اغوا کر لیا۔ کیوں ـــــ؟

بلیک اسپارک ـــــ جن کا ایک بھی ممبر آج تک کسی کے ہاتھ نہ آیا تھا۔

عمران ـــــ جو ٹائیگر کے ہمراہ پاکیشائی وزیر خارجہ سر ابراہیم کو تلاش کرنے اور بازیاب کرانے ساڈان جا رہا تھا اس پر بلیک سپارک کے پاکیشیائی گروپ نے جان لیوا حملے کرنے شروع کر دیئے۔

عمران ـــــ جو ٹائیگر کے ساتھ ساڈان پہنچا تو بلیک اسپارک تنظیم کا سیکشن فائیو حرکت میں آ گیا اور ساڈان میں بھی عمران کے خلاف بھرپور اور خوفناک ایکشن شروع ہو گیا۔

وہ لمحہ —— جب ٹائیگر کو ایک ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا۔

ٹائیگر —— جو دشمنوں کی قید میں تھا اور آزاد ہونے کے باوجود وہاں سے فرار ہونے کی کوشش نہ کر رہا تھا۔ کیوں ——؟

عمران —— جسے بلیک سپارک تنظیم کے سیکشن فائیو کی تلاش تھی۔

کرنل افلاک جاہ —— جو ساڈانی سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ اس نے عمران کو اپنی مدد کے لئے ایک سپیشل آن ڈیوٹی آفیسر کے تحت ساڈان بلوالیا۔

میجر ابدال —— جو عمران کے ہمراہ تھا اور وہ دونوں پاکیشیائی وزیر خارجہ سمیت ٹائیگر کو بھی ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

فریڈی —— بلیک سپارک تنظیم کے سیکشن فائیو کا انچارج جو عمران کو ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟

کیا —— عمران، پاکیشیائی وزیر خارجہ سر ابراہیم اور ٹائیگر کو ساڈان میں تلاش کر سکا۔ یا ——؟

سسپنس اور ایکشن سے بھرپور نیا ناول

جسے پڑھ کر آپ عش عش کر اٹھیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

کوڈ باکس

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

کوڈ باکس —— ایک ایسا باکس جو ایکریمیا کی ایک لیبارٹری سے چوری کیا گیا تھا۔

کوڈ باکس —— جسے چوری کرنے والا ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر کاظم تھا۔

ڈاکٹر کاظم —— جو کوڈ باکس لے کر پاکیشیا پہنچا تھا لیکن پاکیشیا آتے ہی وہ غائب ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

کوڈ باکس —— جسے کھولنا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ کیوں ——؟

کوڈ باکس —— جسے کھولنے کے لئے اگر غلط کوڈ لگا دیا جاتا تو باکس بلاسٹ ہو جاتا۔

کوڈ باکس —— میں آخر ایسا کیا تھا جس کی تلاش میں ایکریمین ایجنسی کے ساتھ روسیاہ کی ایجنسی بھی میدان میں اتر آئی تھی۔

وہ لمحہ —— جب ایکریمین ایجنسی ہاٹ واٹر اور روسیاہ کی ایجنسی ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئیں اور پھر ——؟

کیا —— کارٹر اور لیزا، ڈاکٹر کاظم کو تلاش کرنے اور اس سے کوڈ باکس واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یا ——؟

ہاٹ واٹر ـــــ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی، جسے ڈاکٹر کاظم اور کوڈ باکس کو تلاش کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔

ہاٹ واٹر ـــــ جس کے دو ایجنٹ کارٹر اور لیزا، ڈاکٹر کاظم کو تلاش کرنے اور اس سے کوڈ باکس واپس حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گئے۔

عمران ـــــ جسے ڈاکٹر کاظم کا پتہ ملا لیکن جب وہ ڈاکٹر کاظم کے خفیہ ٹھکانے پر پہنچا تو وہاں ڈاکٹر کاظم کی لاش پڑی تھی۔

وہ لمحہ ـــــ جب عمران کے سامنے ایک کے بعد ایک ڈاکٹر کاظم آ رہے تھے کیوں ـــــ ؟

بلیک ڈان ـــــ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایکریمین ایجنٹوں کو بھی تگنی کا ناچ نچا رکھا تھا۔

ڈاکٹر کاظم ـــــ کہاں تھا اور اس نے کوڈ باکس کہاں چھپایا ہوا تھا۔

کیا عمران کوڈ باکس اور ڈاکٹر کاظم کو تلاش کر سکا۔ یا ؟

ایک نئے اور منفرد موضوع پر لکھا گیا حیرت انگیز ناول جسے آپ مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com